بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حافظ سید فضل الرحمٰن

فرہنگِ سیرت

﴿الف﴾

آبارِ زَاھِرْ: یہ وادیٔ ذی طوٰی کا نیا نام ہے۔

اَبْطَحْ: وادی جب پہاڑی خطہ میں ہو تو اس کو اَبْطَحْ یا بَطْحَاء کہتے ہیں جیسے ابطحِ مکہ یا بطحاء مکہ یعنی وہ وادی جس میں مکہ شہر واقع ہے۔

ابن خُلْدُوْن: عبدالرحمٰن ولی الدین۔ ولادت تیونس یکم رمضان ۷۳۲ ہجری، وفات قاہرہ، ۱۵ رمضان ۸۰۸ ہجری، عمر ۷۶ سال۔ ۴۲ سال کی عمر میں اپنی مشہور تاریخ لکھنا شروع کی جس کا عربی نام کتاب العِبَر ہے اور مقدمہ کے ساتھ آٹھ جلدوں میں ہے۔ یہ کتاب انسانی تاریخ کا احاطہ کرتی ہے۔

ابن زُنَیم: حُدَیْبِیَہْ میں قیام کے دوران ایک روز مشرکوں کی ایک جماعت نے مسلمانوں پر پتھر اور تیر پھینکنے شروع کر دئے حضرت ابن زُنَیم پہاڑی پر چڑھ گئے تھے۔ مشرکوں نے ان کو تیر مار کر شہید کر دیا۔

ابن سعد: محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البَصْری۔ ولادت بصرہ ۱۶۸ ہجری، وفات بغداد ۴ جمادی الآخرہ ۲۳۰ ہجری، عمر ۶۲ سال۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ان کی مشہور کتاب طبقات الکبریٰ یا طبقات ابن سعد ہے جسے سیرت طیبہ اور سیرت صحابہ و تابعین پر مستند ماخذ سمجھا جاتا ہے۔

ابن صُوْرِیَا: ایک یہودی عالم، اسی نے کہا تھا کہ یہود خوب جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں مگر یہ لوگ آپ ﷺ سے حسد کرتے ہیں۔

ابن قَمِیَّہْ: غزوۂ احد میں اسی بد بخت کے پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خود کی دو کڑیاں ٹوٹ کر

رخسار مبارک میں گھس گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابن قُمَیَّۃ پر ایک پہاڑی بکرے کو مسلط کر دیا تھا جس نے اس کو سینگ مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔

اُبْنیٰ: شام کے علاقے میں بَلْقَاءُ کی جانب سرزمین شَرَاۃُ کی ایک جگہ کا نام ہے۔

اَبْوَاءُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک مقام کا نام جہاں آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کا انتقال ہوا اور وہ وہیں دفن ہوئیں۔

ابو جَنْدَلُ بن سُهَيْل بن عَمْرو: حدیبیہ کا معاہدہ جب لکھا جا رہا تھا تو یہ بیڑیاں پہنے ہوئے آ گئے۔ سُهَيْل نے کہا کہ آپ ﷺ اس کو مجھے واپس کر دیں۔ اگرچہ ابھی صلح کی تحریر مکمل نہیں ہوئی تھی مگر سُهَيْل کے اصرار پر آپ ﷺ نے ابو جندل کو اس کے حوالے کر دیا۔ کچھ عرصے بعد پھر یہ کفار سے چھٹکارا پا کر آ رہے تھے کہ راستے میں ابو بصیر مل گئے اور یہ انہیں کے ساتھ ٹھہر گئے۔

ابو الْحَيْسَرُ انس بن رافع: خِزْرَجُ کا ایک شخص جو جنگِ بُعَاثُ سے پہلے چند نوجوانوں کے ہمراہ اپنی قوم خزرج کی طرف سے قریش کے کسی قبیلے کو اپنا حلیف بنانے کے لئے مدینے سے مکے آیا تھا۔

ابو رَافِعْ: اس کا نام عبداللہ بن ابی الْحُقَيْق تھا۔ اور ابو رافع کنیت تھی۔ اس کو سَلَّامُ بن ابی الْحُقَيْق بھی کہتے تھے۔ یہ بڑا مالدار یہودی تاجر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا۔ ارضِ حجاز میں واقع خیبر کے قریب اپنے قلعے میں جمادی الآخرہ ۳ھ میں عبداللہ بن عُتَيْک کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

ابو رِغَالْ: بنو ثقیف کی طرف سے ابرہہ کی راہنمائی کے لئے مقرر ہوا۔ یہ وہی شخص ہے جس کی قبر پر پتھر مارے جاتے ہیں۔

ابن زَغْبَاءُ: یہ عدی بن ابی الزَغْبَاءُ ہیں۔ ان کا تعلق قبیلہ جُهَيْنَۃ سے تھا اور یہ انصار کے حلیف تھے۔

ابو سِنَانُ اَسَدِیُ: حُدَيْبِيَۃ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو سب سے پہلے ابو سِنَانُ اَسَدِیُ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائیے۔ آپؐ نے فرمایا کس چیز پر بیعت کرتے ہو۔ ابو سنان نے عرض کیا میں اس وقت تک تلوار چلاتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو غلبہ نصیب فرمائے یا میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت فرمایا اور اسی پر سب نے بیعت کی۔ اسی کو بیعت رِضْوَانُ کہتے ہیں۔

ابو قُبَیْس: مکے کے ایک مشہور پہاڑ کا نام۔ اس کو ابوقبیس اس لئے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے قبیلہ

مَــذْحِـجْ کے ایک شخص ابوقبیس نے اس پر مکان بنایا تھا۔ یہ مکے کے مشرقی جانب واقع ہے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے جب مشرکین مکہ کے مطالبے پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کے طور پر آپؐ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا تو اس کا ایک ٹکڑا اسی پہاڑ پر تھا اور دوسرا ٹکڑا جبل قُعَیْقِعَانْ پر تھا اور دونوں کے درمیان کوہ حرا حائل تھا۔

ابو قُحَافَۃْ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کی کنیت۔ فتح مکے کے موقع پر اسلام لائے۔

ابــو مَــحْذُوْرَۃْ: ان کا نام سلمہ بن معیر تھا۔ یہ نہایت خوش الحان اور بلند آواز تھے۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے تمسخر کے طور پر اذان کہی۔ آپ ﷺ نے آواز سن کر ان کو اپنے پاس بلوایا اور حکم دیا کہ اذان دو۔ آپؐ نے ان کو ایک تھیلی عنایت فرمائی جس میں کچھ درہم تھے۔ پھر آپؐ نے ان کے سینے اور پیشانی پر اپنا دست مبارک پھیرا تو فوراً ان کا دل ایمان سے بھر گیا۔ ابومحذورہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپؐ مجھے مکہ کا مؤذن مقرر فرما دیجئے۔ آپؐ نے ان کی درخواست قبول فرمالی اور ان کو مکے کا مؤذن مقرر فرما دیا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۶ سال تھی۔ ابومحذورہ اپنی وفات تک اہل مکہ کے مؤذن رہے پھر ان کے خاندان میں ان کی اولاد در اولاد اذان کی وراثت منتقل ہوتی رہی۔

ابو مَرْثَدْ الغَنَوِیْ: سریۂ حمزہ میں یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ماتحت علم بردار تھے۔ بدری صحابی ہیں۔

ابو نَائِلَۃْ: یہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ محمد بن مسلمہ جب کعب کو قتل کرنے گئے تھے تو ابو نَائِلَۃْ ان کے ساتھ تھے۔

ابو الْھَیْثَمْ بن التَّیِّھَانْ: یہ انصار کے ان تہتر مردوں میں شامل تھے جنہوں نے نبوت کے تیرھویں سال ایام تشریق میں عَـقَـبَۃْ کی اسی گھاٹی میں آپ ﷺ سے بیعت کی جس میں گزشتہ سال انصار کے بارہ آدمیوں نے بیعت کی تھی۔ بیعت کے وقت انہوں نے یہ کہا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ جب اللہ تعالیٰ آپؐ کو فتح و کامرانی نصیب فرمادے تو آپؐ ہمیں چھوڑ کر مکے واپس چلے جائیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ میرا جینا اور مرنا تمہارے ساتھ ہوگا۔ تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں۔ جس سے تمہاری جنگ ہے اس سے میری بھی جنگ ہے اور جس سے تمہاری صلح ہے اس سے میری بھی صلح ہے۔

اُثَایَۃْ: ذُوالْحُلَیْفَۃْ کے بعد رُوَیْثَۃْ اور عَرْج کے درمیان ہے۔ محلی میں تحریر ہے کہ یہ جُحْفَۃْ کے راستے میں مدینے سے ۷۷ میل کے فاصلے پر ہے اور معجم البلدان میں ۲۵ فرسخ (۷۵ میل) کا

فاصلہ مذکور ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر مدینے سے روانہ ہوکر یہ آپؐ کی تیسری منزل تھی۔

الاَثَیل: بدر اور وادی الصفراء کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔

اَجْرَاد: مدینے اور شام کے درمیان جُھَیْنَہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔ اَجْرَد ایسی زمین کو بھی کہتے ہیں جس میں کوئی چیز نہ اُگتی ہو۔

اَجْیَاد: ابو القاسم خوارزمی کہتے ہیں کہ مکے میں صفا پہاڑی سے متصل ایک مقام کا نام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں۔

الْاَجْیَادَان: یہ اجیاد کا تثنیہ ہے۔ اور مکے کے دو محلّے ہیں۔ ایک کو اجیاد الکبیر کہتے ہیں اور دوسرے کو اجیاد الصغیر۔

اَحْبَار: یہود کے مذہبی پیشوا۔ واحد حبر

اَحْقَاف: یمن کا ایک علاقہ۔

اَحْمد ابن حَنْبَلُ: دیکھئے حَنْبَلُ۔

اَخْرَم بن ابی العَوْجاءؓ: ایک صحابی کا نام ہے جن کی سربراہی میں سَرِیَّۃُ اَخْرَمْ نجد کے علاقے میں بنو کِلَابْ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

اَخْشَبَیْن: یہ لفظ مکہ کے دو مشہور پہاڑوں ابو قُبَیْس اور قُعَیْقِعَانُ پر بولا جاتا ہے۔ یہ دونوں پہاڑ علی الترتیب حرم کے مشرق اور مغرب میں آمنے سامنے واقع ہیں۔ اس وقت مکہ کی عام آبادی ان ہی دو پہاڑوں کے درمیان میں تھی۔

اَخْنَسْ بن شُرَیْق: مکہ کے ایک مشرک سردار کا نام۔ طائف سے واپسی پر آپ ﷺ نے پناہ کے لئے اسی کو پیغام بھیجا تھا مگر اس نے یہ کہہ کر معذرت کر لی تھی کہ وہ قریش کا حلیف ہے اس لئے پناہ دینے کا اسے حق نہیں ہے۔

اَذَاخِرُ: ابن اسحاق کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے قریب پہنچے تو آپؐ اَذَاخِرُ سے داخل ہوئے یہاں تک کہ آپؐ نے مکہ کے بالائی علاقے میں قیام فرمایا اور وہاں آپؐ کے لئے ایک قبہ بھی بنایا گیا۔

اِذْخِرُ: ایک خوشبودار گھاس۔

اَذْرُحْ: شام کے نواح میں الشَّرَاۃُ کے قریب ایک شہر کا نام۔ البَلْقَاءُ کے نواح میں بھی اس نام کا ایک شہر تھا۔ عمان میں ارض حجاز سے ملحقہ علاقے میں بھی ایک شہر تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دُوْمَۃُ الْجَنْدَلْ کے پاس تھا۔

اِرَاشِیْ: قبیلہ خثعم کی ایک شاخ اِرَاشَۃْ کی طرف منسوب ایک شخص۔

اُرْوٰی: عبدالمطلب کی لڑکی کا نام۔ عبدالمطلب کی نواسی اور حضرت عثمان کی ماں کا نام بھی اُروٰی تھا۔

اِرَمْ: عَادْ ایک شخص کا نام تھا جس کی طرف قوم عاد منسوب ہے۔ اس کے اجداد میں ایک شخص کا نام ''اِرَمْ'' تھا۔ قوم ارم اسی کی طرف منسوب ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ قوم عاد میں جو شاہی خاندان تھا اسے ارم کہتے تھے۔ واللہ اعلم۔

اَرْمِیَاءُ: بخت نصر کے زمانے میں پیغمبر تھے۔

اِرْیَاطُ: حبشہ کا ایک سرادر۔

اَزْلَامْ: فال کے لئے مخصوص تیروں کو اَزْلَامْ کہتے ہیں۔ ان تیروں کے پَر نہیں ہوتے۔ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس کا واحد زَلَمْ ہے۔

اِسَافْ: ایک بت کا نام جو حرمِ کعبہ میں قربان گاہ کے قریب نصب تھا۔

اِسْتِلَامْ: حجر اسود کو بوسہ دینا۔ یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے کناروں پر رکھ کر حجر اسود کو اپنے منہ سے آہستہ سے چومنا یا ہاتھ سے چھوکر ہاتھ کو چومنا یا ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف کر کے ہاتھوں کو چومنا۔ رکن یمانی کے استلام میں رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا۔

اُسَدْ: خُزَیْمَۃْ بن مُدْرِکَۃْ کے لڑکے کا نام جو ایک عرب قبلہ کا پدرِ اول ہے۔

اُسَدَۃُ: 〃 〃 〃 〃 〃 〃

اَسْرَاءُ: شب معراج میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر براق پر ہوا۔ اس سفر کو اسراء کہتے ہیں۔ لفظی معنی رات میں سفر کرنا۔

اَسْعَدْ بن زُرَارَۃْ: یہ مدینے کے نہایت معزز رئیس تھے۔ مدینے پہنچ کر حضرت مُصْعَبْ بن عُمَیْر نے ان ہی کے مکان پر قیام کیا تھا۔

اُسَیْبُخْت بن عبد اللہ: یہ ھَجَرْ کا بادشاہ تھا جو کسی زمانے میں بڑا اور مشہور شہر تھا۔ یہ بحرین کا پایۂ تخت بھی رہ چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نامۂ مبارک کے ذریعہ پیغام اسلام دیا اور وہ بخوشی اسلام لے آیا۔

اُسَیْد بن حُضَیْر: قبیلۂ بنی عبد الْاَشْھَلْ کے سردار۔ (مشہور صحابی)

اُسَیْر بن رِزَامْ: ایک یہودی کا نام جو خیبر میں رہتا تھا۔

اَشْجَعْ: ایک عرب قبلہ جو مدینے کے قریب رہتا تھا۔

اَشْرَمْ: وہ شخص جس کی ناک اور ہونٹ کٹے ہوئے ہوں۔ ابرہہ کا لقب

اِشْعَارْ: اونٹ کی کوہان کو دائیں جانب سے شق کرنا۔ زمانہ، جاہلیت میں یہ بھی قربانی کا جانور ہونیکی علامت تھی۔

اِشْنَاقْ: خون بہا اور مالی تاوان کا انتظام۔ قریش کی شہری ریاست کا ایک عہدہ

اَصَافِرْ: مدینے سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے جُحْفَہْ کے قریب پہاڑی سلسلہ۔

اَصْحَابِ صُفَّہْ: جو لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، اور دین سیکھنے کے لئے مسجد نبوی میں واقع صُفَّہْ پر رہتے تھے ان کو اصحاب صفہ کہتے ہیں۔

اَصْحِمَہْ: حَبْشَہْ کے اس بادشاہ کا نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حَبْشَہْ کا بادشاہ تھا۔

اُصَیْرَم: ان کا نا عمرو بن ثابت تھا اور اُصَیْرَمْ لقب تھا۔ یہ قبیلہ بنی عبد الْاَشْهَلْ سے تھے۔ ہمیشہ اسلام سے منحرف رہے۔ غزوۂ احد کے دن ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی، مسلمان ہوئے اور تلوار لے کر قتال میں شریک ہوگئے۔ کافروں سے خوب قتال کیا اور شہید ہوگئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں سے دریافت فرمایا کرتے تھے کہ وہ کون شخص ہے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور جنت میں داخل ہوگیا۔ جب لوگ جواب نہ دے پاتے تو حضرت ابوہریرہؓ فرماتے کہ وہ بنی عبد الْاَشْهَلْ کے اصیرم تھے۔

اُضَاخْ: یمامہ کی بستیوں میں سے بنی نُمَیْر کی ایک بستی۔

اِضْطِبَاعْ: احرام کی چادر کا وہ حصہ جو داہنے کندھے پر ہوتا ہے اس کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

اِضَمْ: مدینے کی ایک وادی یا ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جو مدینے سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے۔

اَطْلاحْ: یہ وادی القُرٰی سے آگے سرزمین شام میں واقع ہے۔

اَعْصَمْ: (غُرَابِ اَعْصَمْ) ایسا کوّا جس کے ایک پیر میں سفیدی ہو۔

الْفَاضِحَہْ: غزوۂ تبوک کو غزوۃ الْفَاضِحَہْ بھی کہتے ہیں۔

اِفْرَادْ: جب حج کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے یعنی حج کے دنوں میں میقات یا اس سے پہلے صرف حج کا احرام باندھ کر صرف حج کے مناسک و اعمال ادا کرنا۔

اُکَیْدَرْ: ہرقل کی طرف سے دُوْمَۃُ الْجَنْدَلْ کا گورنر۔

اُمِ اَیمَنْ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی کا نام جو آپؐ کو اپنے والد کے ترکہ میں ملی تھیں۔

امّ عُنَیس: یہ بنی زُھرَۃ کی کنیز تھی۔ اسود بن عبدیغوث ان کو تکلیفیں دیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر ان کو آزاد کیا۔

ام قِرْفَۃ: یہ وادی القریٰ کے علاقے میں واقع ہے۔

ام مَعْبَدْ: سفرِ ہجرت کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قُدَید میں واقع ام مَعْبَد عاتِکَہ بنت خالد خُزاعِیْ کے خیمے پر ہوا۔ یہ عورت نہایت شریف، بڑی عقلمند اور مہمان نواز تھی۔ اپنے خیمے کے دروازے پر بیٹھ کر مسافروں کی مہمان نوازی اور خاطرداری کیا کرتی تھی اور انہیں کھانا اور پانی دیا کرتی تھی۔

اُمّ ھَانِیْ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن اور ابوطالب کی لڑکی۔

اَمَجْ: بنی سُلَیم کے پتھریلے علاقے میں ایک وادی۔

اَمَیمَۃ: عبدالمطلب کی لڑکی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی کا نام۔

اَنطَابُلُسْ: اسکندریہ اور بَرْقَۃ کے درمیان ایک شہر۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بَرْقَۃ کے نواح میں ہے۔

اَنمَارْ: مُعَدّ کے لڑکے کا نام۔ ایک عرب قبیلہ کا پدرِ اول۔

اَوْس: مدینے کا ایک مشہور قبیلہ جس کا سلسلہ قحطان سے جا ملتا ہے۔ اور انصارِ مدینہ کی ایک شاخ۔

اَوْطَاسْ: ھَوَازِنْ کے علاقے میں حُنَینْ کے قریب ایک وادی جہاں غزوۂ اَوْطَاسْ ہوا۔ بعض حُنَین اور اوطاس کو ایک ہی وادی کہتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ اَوْطَاسْ اور حنین دو علیحدہ وادیاں ہیں۔

اُوْقِیَّۃ: ایک پیمانہ۔ ۳۴ گرام۔ ۱۲ درہم یا ۸ مثقال۔ رَطْل کا بارھواں حصہ۔ جمع اَوَاقِیَ۔

اُولاتُ الْجَیْش: ذُوالحُلَیفَۃ سے آگے ایک وادی۔ غزوہ بدر کے موقع پر بدر جاتے ہوئے اور غزوۂ بنی مُصطَلِقْ سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا۔ یہیں سے آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گمشدہ ہار تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجے تھے۔ اور یہیں تیمّم کی آیت نازل ہوئی۔

اَھْرمَنْ: فاعلِ شر۔ خالقِ شر۔ زردشتیوں کا برائی کا دیوتا۔

اَیادْ: مُعَدّ کے لڑکے کا نام۔

اَیَاسْ بن مُعَاذْ: حج کے دنوں میں یہ ابوالحَیْسَرْ کے ہمراہ مدینے سے آنے والے نوجوانوں میں سے تھے۔ آپؐ کی دعوتِ اسلام سنتے ہی بولے اے میری قوم خدا کی قسم جس کام کے لئے تم

یہاں آئے ہو یہ تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر ہے۔ اس پر ابو اُلحَیسَرُ انس بن رافع نے کنکریاں اٹھا کر اَیَاسْ کے منہ پر ماریں اور کہا کہ ہم اس کام کے لئے یہاں نہیں آئے۔ اَیَاسْ خاموش ہوگئے اور مدینے واپس جانے کے چندروز بعد انتقال کر گئے۔ مرتے وقت ان کی زبان پر تسبیح، تحمید اور تکبیر کے کلمات جاری تھے۔

اَیَّامِ تَشْرِیق: تشریق کے معنی تکبیر کے ہیں اس لئے ۹ سے ۱۳ ذی الحجہ تک ۵ دنوں کو جن میں تکبیر پڑھی جاتی ہے ایام تشریق کہتے ہیں۔

ایام نَحر: نَحر قربانی کو کہتے ہیں اس لئے دس ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک تین دنوں کو جن میں قربانی کی جاتی ہے ایام نحر کہتے ہیں۔

اِیْسَارُ: بتوں سے استخارے کی خدمت۔

اِیْسَالَۃُ: مدینہ سے تقریباً پچاس کلومیٹر پر ایک جگہ کا نام۔

اِیکْسُوم: ابرہہ کا بیٹا جو ابرہہ کے مرنے کے بعد یمن کے تخت پر بیٹھا۔

اَیْلَۃُ: شام کا ایک شہر جو ساحل بحر پر مصر سے مکہ کی طرف نصف راستے پر واقع ہے۔

اِیْلِیَاءُ: بیت المقدس کو کہتے ہیں۔

﴿ب﴾

بَاقُوم: ایک رومی معمار کا نام جو بیت اللہ کی جدید تعمیر کے زمانے (سن ۳۵ میلادی) میں جدہ کی بندر گاہ سے ٹکرا کر ٹوٹنے والے جہاز میں سوار تھا۔ جدہ پہنچ کر ولید بن مغیرہ نے کعبہ کی چھت کے لئے اس تباہ شدہ جہاز کے تختے حاصل کئے اور اس رومی معمار کو بھی ساتھ لے لیا۔ اس نے بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ لیا تھا۔

بَائِدَۃُ: وہ عرب قبائل جو ایک عرصے تک دنیا میں رہنے کے بعد ختم ہو کر بالکل فنا ہوگئے اور ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا جیسے طَسْم: جَدِیس جو آپس میں لڑ کر ختم ہوئے۔

اَلبَتْرَاء: ابن ہشام کہتے ہیں کہ غزوۂ بنی لِحیَان کے لئے جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غُرَابْ سے گزرے پھر مَخِیْض سے اور پھر البَتْرَاءُ سے گزرے۔

بُجَیر بن زُهَیر: کعب بن زُهَیر کے بھائی کا نام جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ پھر انہوں نے اپنے بھائی کعب بن زُهَیر کو اسلام کی ترغیب دی۔ اور وہ مدینے پہنچ کر اسلام لے آئے۔

بَحرِ قُلزَم: بحرِ ہند کا ایک حصہ۔ اس کے دور والے کنارے پر مصر کے قریب قُلزَم شہر ہے۔ اسی لئے اس کو بحرِ قُلزَم کہتے ہیں۔

بَحرِ اَحمَر: بحرِ قُلزَم ہی کو بحرِ اَحمَر کہتے ہیں۔

بُحَیرَا: ایک عیسائی راہب کا نام جس نے آپ ﷺ کو دیکھتے ہی کہا تھا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے بارے میں آسمانی کتابوں میں خبر دی گئی ہے۔

بَدر: مدینے سے ۱۴۸ کلومیٹر پر ایک چھوٹی سی بستی جہاں اسلام کی سب سے پہلی جنگ لڑی گئی۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ اور کفار کی تعداد ۱۰۰۰ تھی۔ اس میں مسلمانوں کو عظیم الشان فتح ہوئی۔

بُدنَہ: پورا اونٹ یا پوری گائے قربانی کرنا۔

بُرَّاق: ایک چوپایہ جو گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا، سفید رنگ اور برق رفتار، اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں اس کی انتہائے نظر پہنچتی تھی۔ اس کی دونوں رانوں میں دو پر تھے جن سے وہ اپنی ٹانگوں کو ہنکاتا تھا۔ معراج کے موقع پر بیت الحرام سے بیت المقدس تک کا سفر آپ ﷺ نے براق پر کیا تھا۔

بَرَّۃ: وسیع وکشادہ۔ زم زم کا نام۔

بَرَّۃ بنت قُصَیّ: قُصَیّ بن کِلاب کی لڑکی کا نام۔

بَرَّۃ بنت عبد المطلب: عبد المطلب کی لڑکی کا نام۔

بُرُد: یہ بَرِید کی جمع ہے اور بَرِید چار فَرسَخ (یعنی ۱۲ میل) کا ہوتا ہے اور فَرسَخ تین میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ کا۔

بَرزَۃ: طائف کے رئیس مسعود ثقفی کی بیٹی کا نام۔

بَرقَۃ: اسکندریہ اور افریقہ کے درمیان بہت سی بستیوں اور شہروں پر مشتمل ایک علاقہ۔ برقہ میں کثرت سے پھل اور میوے ہوتے ہیں مثلاً اخروٹ، بادام، لیمو اور بہی وغیرہ۔

بُرقَہ: مدینے میں ایک جگہ جہاں صدقے کے اموال رکھے جاتے تھے۔

بَرک: ان پتھروں کو کہتے ہیں جو سفید اور حَرَّہ کے پتھروں کی طرح سخت اور نوکیلے ہوتے ہیں۔ ان میں چلنا بہت دشوار ہوتا ہے۔

بَرْکُ الْغِمَادُ: مکہ سے یمن کے راستے میں ایک مقام کا نام۔

بُرَیْدَہُ اَسْلَمِیْ: یہ اپنی قوم کا سردار تھا۔ سُرَاقَہُ کی طرح اپنے ستر آدمیوں کے ساتھ آپؐ کی تلاش میں نکلا تھا تاکہ قریش سے سو اونٹ انعام میں حاصل کرے۔ بُرَیْدَہُ آپؐ کو پہچانتا نہ تھا۔ وہ آپؐ کے قریب پہنچا تو آپؐ نے اس سے کچھ سوالات کئے پھر بُرَیْدَہُ اپنے ستر آدمیوں سمیت اسلام لے آیا اور آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔

بَزْوَاءُ: مکہ کے راستے میں جُحْفَہُ کے قریب ایک جگہ کا نام۔

بَسْبَس بن عَمْرو: یہ قبیلہ جُھَیْنَہُ سے تھے اور انصار کے حلیف تھے۔

بُسْر بن سُفْیَانْ: عمرہ حدیبیہ کے سفر کے دوران میں مدینے سے روانہ ہونے کے بعد ذوالحلیفہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قریش کی خبریں معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

بُصْرٰی: شام کا ایک قدیم اور مشہور شہر۔

بَطْحَاءُ: دیکھئے ابطح۔

بَطْنِ رِیْغ: دیکھئے ریغ۔

بَطْنِ عُرَنَہُ: عرفات کے قریب ایک وادی ہے جس میں وقوف (حج کا وقوف عرفات) درست نہیں کیونکہ یہ حدودِ عرفات سے خارج ہے۔

بَطْنُ الْعَقِیْق: مدینے کی ایک وادی جو مدینے کے جنوب مغرب سے شمال مشرق تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں مدینہ منورہ کی ساری وادیاں آکر شامل ہو جاتی ہیں۔

بَطْنُ الْقَاحَۃُ: مدینے سے تین منزل پر سُقْیَا سے تقریباً ایک میل پہلے ایک شہر ہے۔

بَطْنِ نَخِلُ: مدینے کے قریب (۱۲ میل) بصرہ کے راستے پر ایک بستی۔

بَطْنِ اِضَمُ: مدینے کی ایک وادی جو مدینے سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے۔

بَطْنِ یَاجَجْ: یہ مکہ سے آٹھ میل پر واقع ہے۔ عمرۃ القضا کے موقع پر مسلمانوں نے اپنے تمام ہتھیار اسی مقام پر رکھ دئے تھے۔ کیونکہ معاہدۂ حُدَیْبِیَہُ میں عمرۃ القضا کے لئے ہتھیار نہ لانے کی شرط تھی۔ ہتھیاروں کی حفاظت کے لئے آپؐ نے دوسو آدمیوں کا ایک دستہ بھی متعین فرما دیا تھا۔

بُعَاثْ: مدینے کے نواح میں دو رات کی مسافت پر ایک مقام جہاں زمانہ جاہلیت میں اَوْس اور خزرج کے درمیان ایک مشہور جنگ لڑی گئی تھی۔

بَعْث: جس جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریک نہیں ہوئے اس کو بعث کہتے ہیں۔

بَقِیع: اہل مدینہ کا قبرستان جو مسجد نبوی سے متصل ہے اور جنت البقیع کے نام سے مشہور ہے۔

البلاذُرِیُ: احمد بن یحیٰی بن جابر بن داؤد۔ بَلاذُرِیُ کے نام سے مشہور تھے۔ اور ابوالحسن ان کی کنیت تھی۔ ولادت بغداد ۲۰۳، ہجری وفات بغداد ۲۷۹ ہجری، عمر ۷۶ سال۔ بڑے نامور مورخ تھے۔ جغرافیہ، تاریخ، ادب اور روایت و انساب کے ماہر تھے۔ تصانیف میں ایک انساب الاشراف ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر ولید بن عبدالملک کے عہد تک کے حالات ہیں۔ پوری کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہے۔ فتوح البلدان۔ یہ اسلامی فتوحات پر تاریخی معلومات کا مستند ماخذ ہے۔ سیرت میں دونوں کتابوں کے حوالے آتے ہیں۔

بِلالُ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ مشہور صحابی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں۔ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ قریش کا ایک سردار اُمَیَّہ بن خلف ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا۔ کبھی دوپہر کے وقت تپتے ہوئے پتھروں پر لیٹاتا تھا۔ کبھی لاٹھیوں سے مارتا۔ کبھی گائے کی کھال میں لپیٹتا اور کبھی زرہ پہنا کر تیز دھوپ میں بٹھا دیتا مگر وہ کسی طرح متزلزل نہ ہوئے۔ ان کی زبان سے احد احد ہی نکلتا تھا۔ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے ایک غلام کے بدلے میں خرید کر آزاد کر دیا۔

بَلْدَح: مکہ کی طرف جاتے ہوئے تَنعِیم کے راستے میں ایک وادی۔

بَلْقَاءْ: یہ شام کے علاقے میں واقع ہے۔ دمشق سے دو مرحلوں پر اور مدینے سے اٹھائیس مرحلوں پر ہے۔ یہاں کی تلواریں بہت مشہور تھیں۔ یہاں ایک گرم پانی کا چشمہ تھا جس سے نہانے والا شفایاب ہو جاتا تھا۔

بَلِیّ کا وفد: ربیع الاول ۹ ہجری میں یہ وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با سلام ہوا۔ یہ لوگ تین روز ٹھہر کر واپس چلے گئے۔ چلتے وقت آپ نے ان کو زادِ راہ عطا فرمایا۔

بَلِیْعُ الْاَرْضِ: (زمین کا نگلا ہوا) اس سے مراد حضرت خُبَیْب ہیں۔ قریش نے جب ان کو سولی دیدی تو حضرت جبرائیل علیہ اسلام نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقع کی اطلاع دی۔ آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم میں سے کون ایسا ہے جو خُبَیْب کو سولی سے اتار کر لائے اور اس کے بدلے جنت حاصل کرے۔ حضرت زبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور مِقْدادْ بن اَسْوَدْ اس کام کو کریں گے۔ پھر وہ دونوں روانہ ہو گئے۔ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے۔ تَنعِیم پہنچ کر انہوں نے سولی کے پاس ۴۰ پہریداروں کو پایا۔ پھر جب

پہرے دار غافل ہو گئے تو وہ حضرت خُبَیْب کی لاش کو اتار کر گھوڑے پر رکھ کر روانہ ہو گئے۔
حضرت خبیب کی لاش بالکل تر و تازہ تھی۔ ہاتھ زخم پر تھا۔ زخم میں تازہ سرخ خون اور اس میں مشک کی خوشبو تھی حالانکہ سولی کو چالیس روز ہو گئے تھے۔
جب پہریداروں کی آنکھ کھلی تو انھوں نے لاش کو غائب پایا اور جا کر قریش کو اطلاع دی۔ قریش نے ستر آدمی تعاقب میں دوڑائے۔ جب تعاقب کرنے والے قریب پہنچے تو حضرت زبیر نے حضرت خُبیُب کو زمین پر رکھ دیا۔ فوراً زمین شق ہوئی اور حضرت خُبَیْب کی لاش کو نگل گئی۔ اس روز سے حضرت خبیب بَلِیْعُ الْاَرْضِ مشہور ہو گئے۔

بِــنَــزَال (قلعه): یہ خیبر کے دوسرے حصے شَقّ کا ایک قلعہ تھا جہاں سخت مقابلہ ہوا۔ پھر آپؐ نے قلعے پر مٹھی بھر کنکریاں پھینک ماریں جس سے قلعہ لرز اٹھا اور اس کی دیواریں زمین بوس ہوئیں۔ مسلمانوں نے قلعے کے اندر داخل ہو کر اہل قلعہ کو گرفتار کر لیا۔

بنو تَمِیْم بن مُرّ: وَادِیُ الـرُّمَّـهُ کے قریب نجد اور بُـرَیْـدَهُ کے شمال میں آباد تھے۔ یہ عدنانیوں (مضریوں) کا ایک عظیم قبیلہ ہے ان کے متعدد بطون ہیں مثلاً الحارث بن تمیم، بنو الھجیج بن عمرو بن تمیم۔ بنو مالک بن عمرو بن تمیم بنو اسید بن عمیر وغیرہ۔

بنو تَمِیْم کا وفد: چند رؤساسمیت اس وفد میں بنی تمیم کے دس آدمی تھے۔ یہ لوگ اعرابی تھے اور سُقْیَا کے قریب آباد تھے۔ اور آداب رسالت سے واقف نہ تھے۔ مدینے پہنچ کر انہوں نے حجرۂ شریفہ کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ ﷺ کو آواز دی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور یہ آیتیں نازل ہوئیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔
تحقیق جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ﷺ نکل کر ان کے پاس جاتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔
(حجرات آیات ۴،۵)
پھر سب اہل وفد مسلمان ہو گئے اور آپ ﷺ نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا یہ وفد ۹ ہجری میں آیا تھا۔

بنو ثقیف: دیکھئے ثقیف۔

بنو جُذَامُ بن عدی: قحطانیوں میں سے کَہْلَانُ کا ایک بطن۔ یہ وادی القریٰ سے آگے جِبَالِ حِسْمیٰ کے علاقے میں رہتے تھے۔ ۶ ھ میں زید بن حارثہ اور ۸ ھ میں عبد اللہ بن رواحہ کے لشکروں

سے مقابلہ ہوا۔

بنو جَذِیمَہْ: بنوکِنَانَہْ کی ایک شاخ۔ یہ لوگ یَلَمْلَمْ کی جانب مکہ سے ایک دن کی مسافت پر آباد تھے۔

بَنُوْ خُزَاعہْ: یہ لوگ جُدَّہ اور عُسفَان کے درمیان آباد تھے۔

بنودَوْس: قَبائل عُسَیْرُ الکَبِیْرَہْ میں سے ایک قبیلے زَھْرَانْ کا بطن۔

بنوذِبْیَانْ: شمالی حجاز میں یہ تَیْمَاء کے جنوب میں آباد تھے۔

بنوزُھْرَہْ بن کِلَابْ: قریش کے بنومُرَّہْ بن کلاب کا بطن۔

بنوزُھْرَہْ بن یَزِیْد: قَحْطَانِیُوْن میں جُھَیْنَہْ کے بنی کاہل کا بطن۔

بنو ضَمْرَہْ: یہ مدینے سے آٹھ منزل کی مسافت پر آباد تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے دفاعی معاہدہ کیا۔

بنوطَیِّئی بن یزید: عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔ یہ لوگ شام کے قریب آباد تھے۔

بنوعبد الْمَدَانْ: قبیلہ بنوحارث کی ایک شاخ۔ یہ یمن میں آباد تھے۔

بنوفَزَارَہْ بن ذِبْیَانْ: عدنانیوں میں سے غَطْفَانْ کا بطنِ عظیم۔ یہ نجد اور وادی القُریٰ میں آباد تھے۔
پھر منتشر ہوگئے اور مصر وغیرہ چلے گئے۔

بنوفزارہ کا وفد: دس پندرہ افراد پر مشتمل یہ وفد تبوک سے واپسی کے بعد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ
لوگ اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

بنو قُرَیْظَہْ: یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے میں آباد تھا۔

بنو قَیْنُقَاعْ: یہ لوگ عبداللہ بن سَلَّامْ کی برادری سے تھے۔ تاجر اور صنعتکار تھے اور مدینے کے مضافات
میں رہتے تھے۔ یہودیوں میں سب سے پہلے ان ہی لوگوں نے آپؐ سے کئے ہوئے معاہدہ
کو توڑا تھا۔

بنو الاَصْفَرْ: اس سے مراد روم کے لوگ ہیں۔ کیونکہ روم کے جس بیٹے سے رومیوں کی نسل چلی وہ کسی وجہ
سے اصفر (پیلا) کے لقب سے مشہور ہوگیا تھا۔

بنو مَحَارِبْ: عرب کے قبیلے بنوغَطْفَانْ کی ایک شاخ کا نام۔ یہ لوگ نجد کے علاقے میں آباد تھے۔

بنو مُدْلَجْ: یہ رَابِغْ کے قریب آباد تھے۔ سُرَاقَہْ بن مالک بن جُعْشَمْ کے قبیلے کا نام ہے۔

بنومُرَّہْ: عرب کا ایک قبیلہ جو فَدَکْ میں آباد تھا۔

بنو مُصَابْ: عرب کا یہ قبیلہ بھی فَدَکْ میں آباد تھا۔

بنو نَجَّارْ بن ثَعْلَبَہْ: قَحْطَانِیُوْن میں سے قبیلہ الاَزْدْ کی شاخ الخَزْرَجْ کا بطن۔

بنو نَضِیر : یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے میں آباد تھا۔

بنو ھُذَیل بن مُدرِکَۃ: عدنانیوں میں سے مدرکہ بن الیاس کا بطن۔ طائف کے علاقے میں جبل غَزْوَانْ سے متصل سَرَاۃْ میں آباد تھے۔

بنو اَسَدْ کا وفد: یہ دس آدمی تھے۔ جب یہ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ان لوگوں نے شگونوں وغیرہ سے فال لینے اور کہانت اور رمل وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو ان سب باتوں سے منع فرما دیا۔

بنی حَنِیفَۃ کا وفد: اس وفد میں مُسَیلَمَۃ کَذَّاب بھی تھا جو مدینے پہنچ کر کہنے لگا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنا جانشین مقرر فرمائیں تو میں بیعت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ بیعت نہیں کریگا تو اللہ تعالیٰ اسے تباہ فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا انجام دکھا دیا ہے۔

بنی دُبَ بن جُرھَمْ : عرب کا ایک قبیلہ۔ اسی قبیلے میں مُعَدّ بن عدنان کی شادی ہوئی۔

بنی ذُھل بن شَیبَانْ : عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔

بنی سَالِمْ: قُبا اور مدینے کے درمیان بنی سَالِمْ بن عَوف کے لوگ رہتے تھے۔ ہجرت کے موقع پر قُبا سے مدینے کے لئے روانہ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے اسی جگہ جمعہ کی نماز ادا کی اور نماز سے پہلے نہایت فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ مدینے میں آپؐ کا سب سے پہلا خطبہ اور سب سے پہلی نماز جمعہ تھی جس میں ایک سو اہل مدینہ شریک تھے۔

بنی عَدِیْ بن نَجَّارْ: خِزْرَجْ کے بنی نجار کا بطن۔

بَنِیَّہْ: حجاج کے بیٹے کا نام جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔

بُوَاطْ: مکہ سے شام جانے والے راستے میں جُحفَہ کے قریب مدینے سے ۴۸ میل پر جِبَالِ جُھَینَہْ میں ایک دو شاخہ پہاڑ کی ایک شاخ کا نام جو یَنبُعْ کے قریب ہے۔

بُوق: بگل۔ سینگ۔

البُوَیرَہْ: بنی نضیر کے شہر کے قریب ایک جگہ۔ مدینے کے قریب ایک نخلستان۔

بِئرِ رُوْمَہْ: اس کو رُوْءَ مَہْ بھی کہتے ہیں۔ مدینے کے ایک کنویں کا نام۔ یہ قبیلہ مُزَینَہْ کے ایک شخص کی ملکیت تھا جو لوگوں کو قیمتاً پانی دیتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے پہلے سال چار سو دینار میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔

بِئرِ سُقیا: بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے اس کنوئیں کا شیریں پانی پیا اور صحابہ کرام کو اس کا پانی پینے کا حکم دیا۔ پھر آپؐ نے سُقیا کے گھروں کے پاس نماز پڑھی۔ یہ مدینے سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے۔

بِئرِ عُتبۃ: بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے قیس بن صَعصَعۃ کو مسلمانوں کی گنتی کا حکم دیا۔ قیس نے سب لوگوں کو ابو عُتبۃ کے کنوئیں کے پاس کھڑا کر کے گنتی کی اور بتایا کہ یہ ۳۱۳ ہیں۔ آپؐ یہ سن کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ طالوت کے ساتھ بھی لوگوں کی اتنی ہی تعداد تھی جنھوں نے نہر کو پار کیا تھا۔

بِئرِ مَرق: مدینے کے ایک کنویں کا نام۔

بِئرِ مَعُونۃ: مکہ سے مدینے جانے والے راستہ پر بنی سُلَیم کے علاقے میں ایک کنواں اور اسی نام کی آبادی۔

بِئرِ ابو عِنَبۃ: یہ مدینے سے ایک میل پر واقع ہے۔ غزوۂ بدر کے دن آپ ﷺ نے اسی کنوئیں پر پہنچ کر اسلامی لشکر قائم فرمایا تھا اور جو لوگ کم عمر تھے ان کو واپس کر دیا تھا۔

بَیاضۃ یا بنی بَیاضۃ: انصار کا ایک بطن۔ مدینے میں ان ہی کی زمینوں میں جمعہ قائم ہوا تھا۔

بیت جِبرِین: بیت المقدس اور غزّۃ کے درمیان بیت المقدس سے دو مرحلے پر اور غزّۃ سے دو مرحلے سے کم فاصلے پر ایک بستی۔

بیت الحَرام: خانہ کعبہ۔

بیت اللّحم: بیت المقدس کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش۔

بیت العَتِیق: خانہ کعبہ

بیت المَعمُور: فرشتوں کا قبلہ جو ساتویں آسمان پر ٹھیک خانہ کعبہ کے اوپر واقع ہے۔ ستر ہزار فرشتے روزانہ اس کا طواف کرتے ہیں۔ مسند احمد اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ عبادت کے بعد جب وہ نکل کر چلے جاتے ہیں تو پھر قیامت تک دوبارہ کبھی ان کی باری نہیں آئے گی۔

بیت المُقَدَّس: فلسطین کے شہر قُدس کا مشہور معبد (عبادت گاہ)

بیت اَنعُم: یمن میں صَنعا کے قریب ایک قلعہ۔

البَیداء: مکہ اور مدینے کے درمیان ایک میدانی علاقے کا نام جو مکہ سے زیادہ قریب ہے۔ ذو الحُلَیفۃ سے آگے مکہ کی طرف ایک چڑھائی۔

بِیْشَہْ: بلادِ یمن میں ایک وادی کا نام جس میں کثرت سے لوگ آباد تھے۔ اس میں کھجور کے بے شمار چھوٹے بڑے درخت تھے۔ یہ مکہ سے ۵ مرحلہ پر یمن سے متصل تھی۔

بَیْعَتِ رِضْوَانُ: حُدَیْبِیَہْ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر آپ ﷺ نے ایک درخت کے نیچے جس کے سایہ میں آپؐ تشریف فرما تھے، صحابہ کرام سے انتقامِ خونِ عثمان کی بیعت لی۔

﴿ت﴾

تابِعَہْ: بنی نجار کا ایک شخص جس کے مکان میں آپ ﷺ کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب کو دفن کیا گیا۔

تَبالَہْ: بلادِ یمن میں ایک جگہ۔ تَبالَہْ اور مکے کے درمیان ۸ دن کی مسافت ہے۔

تُبَّعْ: یہ یمن کا بادشاہ تھا اور نیک دل شخص تھا۔ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تُبَّع کو برامت کہو۔ وہ اسلام لے آیا تھا۔

تَبُوکْ: وادی القُریٰ اور شام کے درمیان ایک جگہ جہاں ۹ ھ میں غزوۂ تبوک ہوا جو آخری غزوہ تھا۔ یہ مدینے سے چودہ مرحلے پر اور دمشق سے گیارہ مرحلے پر ہے۔

تُجِیْب: یمن کے قبیلے کِنْدَہْ کی ایک شاخ کا نام۔

تُجِیْب کا وفد: اس وفد میں تیرہ آدمی تھے جو صدقات کا مال لیکر حاضر ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس مال کو واپس لیجاؤ اور قبیلے کے فقرا میں تقسیم کردو۔ انہوں نے عرض کیا کہ قبیلے کے فقرا کو دینے کے بعد جو کچھ بچ گیا ہے وہی لیکر آئے ہیں۔ چند روز قیام کرنے کے بعد جب وہ جانے لگے تو آپؐ نے ان کو عطیات دیکر رخصت فرمایا۔

تَحْلِیْق: حلق کرنا۔ سر کے بال منڈوانا۔ مناسک حج میں شامل ہے۔

تَحَنُّثْ: اس کے معنی عبادت کے ہیں۔ اس سے وہ عبادت مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے پہلے غارِ حرا میں کرتے تھے۔

تَحْوِیْلِ قِبْلَہْ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے ہجرت کرنے کے بعد بھی سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر صحیح قول کے مطابق ۱۵ رجب سن ۲ ھ میں

واقعۂ بدر سے دو ماہ پہلے زوال کے وقت بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کا حکم نازل ہوا۔ اسی کو تحویلِ قبلہ کہتے ہیں۔

تَخْمُرْ بنت قُصَیٰ: قُصَیٰ بن کلاب کی بیٹی کا نام۔

تُرْبَانْ: ذَاتُ الْجُیُشْ اور السَّیَالَۃُ کے درمیان مَلَلْ کے علاقے میں ایک وادی ہے جس میں کثرت سے میٹھے پانی کے کنوئیں ہیں۔ غزوۂ بدر میں جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا۔

تَرِبَۃْ: مکہ سے دو دن کی مسافت پر ایک وادی جہاں بنوھَوَازِنْ آباد تھے۔

تِرمِذْ: بلخ کے قریب دریائے جَیْحُوْن کے کنارے پر ایک مشہور شہر جس کے رہنے والوں میں بڑے بڑے علما گزرے ہیں مثلاً ابوعیسیٰ تِرمِذِیْ، صاحبِ سُنَنْ اور حکیم تِرمِذِیْ وغیرہ۔

تِعْھِنْ: مکے اور مدینہ کے درمیان سُقْیَا سے ۳ میل کے فاصلے پر پانی کے ایک چشمے کا نام ہے۔

تَغْلَمِیْن: بنی فزارہ میں ایک جگہ۔

تَقْصِیر: کٹوانا۔ بالوں کو کتروانا۔

تَمَتُّعْ: جب حج کے ساتھ عمرے کی نیت کر کے دونوں کے مناسک علیحدہ علیحدہ ادا کیے جائیں۔ یعنی آفاقی، حج کے مہینوں میں میقات یا اس سے پہلے عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئے اور عمرہ ادا کر کے احرام کھول دے، اور پھر اسی سال، اسی سفر میں وطن واپس جائے بغیر ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ کر حج کرے۔

تَمِیْم: دیکھئے بنوتمیم۔

تَمِیْم کا وفد: دیکھئے بنوتمیم کا وفد۔

تَنْعِیْم: مدینے کی سمت میں مکہ سے ۳ میل پر ایک جگہ۔ یہ جگہ حدودِ حرم سے باہر ہے۔ مکہ مکرمہ قیام کے دوران یہیں سے عمرے کے لئے احرام باندھتے ہیں۔

تَوِلْ: ذَھْبَانُ کے شمال میں ایک چھوٹا ساحلی مقام ہے۔

تِھَامَۃْ: عرب کا ایک وسیع علاقہ جو بحرِ احمر کے ساحل کے بالمقابل نجران تک پھیلا ہوا ہے۔ شدید گرمی اور لُو کی مناسبت سے اس علاقے کو تہامہ کہتے ہیں۔

تَیْم: غالب بن فِہر کے لڑکے کا نام۔ تَیم کی اولاد کو بنوادْرَمْ کہا جاتا ہے۔

تَیمَاءُ: تبوک کے مشرقی جانب کچھ فاصلے پر شام اور دمشق سے آنے والے حاجیوں کے راستے پر شام اور وادی القُریٰ کے درمیان ایک مقام۔

﴿ث﴾

ثَبِیر: مکہ کے بڑے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام جہاں قریش کے لوگ عبد المطلب کو لیجا کر باران رحمت کی دعا کرتے تھے۔ بنوھُذَیل کے ایک شخص کا نام ثَبِیر تھا جو اس پہاڑ پر مرگیا تھا۔ بعد میں یہ پہاڑ اسی کے نام سے موسوم ہوگیا۔

ثَرِید: ایک قسم کا کھانا جو گوشت کے شوربے میں روٹی چور کر بنایا جاتا ہے۔

ثَعلَبَۃ: قبیلہ غَطفَان کی ایک شاخ کا نام۔

ثُغَامَۃ: ایک درخت کا سفید پھول۔

الثُّغُور: عرب کا ایک علاقہ جہاں اَیَادُ کی اولا درہتی تھی۔ یمن میں حِمیَرُ کا قلعہ۔

ثَقِیف: عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔ یہ لوگ طائف میں آباد تھے۔

ثَقِیف کا وفد: یہ وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک سے واپس آنے کے بعد مدینے پہنچا۔ ان کو مسجد نبوی کے قریب خیمے میں ٹھہرایا گیا جہاں سے یہ لوگ قرآن بھی سنتے تھے اور لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھتے تھے۔ پھر یہ لوگ مسلمان ہو کر اپنے وطن واپس چلے گئے۔

ثُمَامَۃ بن اُثَالُ: بنو حنیفہ کا سردار۔

ثُنیَۃ: وہ موڑ جہاں سے مکے میں داخل ہوتے تھے۔

ثَنِیَّۃ: ٹیلے کا راستہ۔ پہاڑی راستہ۔ پہاڑ کی طرف راستہ۔

ثَنِیَّۃُ ذَاتُ الحَنظَلُ. جدہ اور مکے کے درمیان گھاٹی میں ایک راستہ۔

ثَنِیَّۃُ العُلیَا: مکے کے اوپری جانب سے شہر میں داخل ہونے کا راستہ۔ آج کل اس کو مقام مَبَابَذۃ کہتے ہیں۔

ثَنِیَّۃُ المِذرَارُ: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ، جہاں تبوک جاتے ہوئے آپ ﷺ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔

ثَنِیَّۃُ الْمُرَارُ: حُدَیْبِیَہ پر چڑھتے ہوئے پہاڑی راستہ۔

ثَنِیَّۃُ الْمَرَّۃُ: ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مقام سے گزرے۔ پہلے آپؐ اَمَج کی طرف چلے، پھر خَرّار، پھر ثَنِیَۃُ الْمَرَّۃُ اور پھر لَقِف سے گزرے حضرت زید بن حارثہ کے سریہ میں ہے کہ وہ ۸۰ مہاجرین سواروں کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ ثَنِیَۃُ الْمَرَّۃُ کے نشیب میں حجاز کے پانی پر پہنچے۔

ثَنِیَۃُ الْوَدَاعُ: یہ مقام مدینے میں ہے۔ زمانہ قدیم سے مکے جانے والوں کو اس مقام تک آکرالوداع کہا جاتا تھا۔ اس لئے اس کو ثَنِیَۃُ الْوَدَاعُ کہتے ہیں۔

﴿ج﴾

جُبَارُ: خیبر میں وادی القُرٰی کے قریب جِنَابُ کے نواح میں ایک مقام۔

جِبْرِیْن: بیت المقدس اور عَسْقَلَانُ کے درمیان ایک قلعہ۔

جَبَلُ: پہاڑ۔ پہاڑی زمین۔ جمع جِبَالٌ۔

جَبَلِ ثَوْر: یہ پہاڑ مکہ سے چار پانچ میل کے فاصلے پر مکہ کی نچلی جانب واقع ہے اور اس کی چڑھائی دشوار گزار ہے۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسی پہاڑ کے ایک غار میں جس کو غارِ ثَور کہتے ہیں، تین روز قیام فرمایا۔

جَبَلِ ابی قُبَیْس: مکہ کا ایک مشہور پہاڑ۔ شق القمر کے وقت چاند کا ایک ٹکڑا اسی پہاڑ پر تھا۔

جَبَلِ حَجُوْن: معلاۃ سے متصل ایک پہاڑ۔ اسی نسبت سے اس کے سامنے والے محلّے کو بھی الحَجُوْن کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے مکے کی آبادی اس سمت میں اسی حد تک تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عبدالمطلب کی تدفین بھی حجون ہی میں ہوئی تھی۔

جَبَلِ خُتَمْ: مکے کے قریب ایک پہاڑ۔

جَبَلِ رَحْمَتْ: میدان عرفات میں ایک پہاڑ کا نام۔

جَبَلُ السَّرَاۃ: جَزِیرہ نما عرب کے مغربی رخ پر شمال سے جنوب تک پھیلے ہوئے پہاڑی سلسلے کو جَبَلُ السَّرَاۃ کہتے ہیں۔

جَبَلِ سَلع: مدینے کے ایک پہاڑ کا نام۔

جَبَلِ طَیٔ: دیارِ ثمود میں قبیلہ طَیٔ کے ایک پہاڑ کا نام۔

جَبَلِ قُعَیقِعَان: مکے کے مغربی جانب ایک مشہور پہاڑ۔ شق القمر کی رات چاند کا دوسرا ٹکڑا اسی پہاڑ پر تھا۔ قُعَیقِعَانُ سے مکہ تک بارہ میل کا فاصلہ ہے۔

جَثجَاثَۃُ: بنی عمرو بن کلاب کے علاقے میں دِمَاخ کے پہاڑی سلسلے میں ایک بڑا پہاڑ۔

جُحفَۃُ: رَابِغ سے دس میل پر مدینے کے راستے میں مکہ معظمہ سے تین مرحلے پر اور مدینے سے ۶ مرحلے پر اور غَدِیر خُم سے دو میل پر ایک مقام ہے جو مصر اور شام سے آنے والے حاجیوں کی میقات ہے۔ اب یہاں کوئی آبادی نہیں۔ اسی کو مَھیَعَۃُ بھی کہتے ہیں۔

جَدَاجِدُ: ہموار اور سخت زمین۔ ایک قدیم کنواں جہاں سے ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے راستے کے راہنما کے ساتھ گزرے تھے۔

جَدَّاوَۃُ: مغربی جانب بَرقَۃ کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ اس کے اور وادیٔ مَخِیل کے درمیان ۲۴ میل کا فاصلہ ہے۔

جُدَّۃُ: مکہ مکرمہ کے مغربی جانب ساحلِ سمندر پر آباد ایک شہر۔ یہ حجاز کا ایک بڑا شہر ہے۔ مکے اور جُدَّۃُ کے درمیان ۷۵ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

جَذِیمَۃُ: بنو کنانہ کی ایک شاخ کا نام جو یَلَملَمُ کی جانب مکہ سے ایک دن کی مسافت پر آباد تھے۔

جَربَاءُ: ارضِ شام میں جِبَالُ السَّرَاۃُ کے قریب حجاز کے نواح میں ایک شہر۔

جُرَشُ: یہ یمن میں ہے۔ جہاں جہاں آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مالِ تجارت لیکر گئے یہ ان میں سے ایک مقام ہے۔ آپؐ دو دفعہ جُرَشُ تشریف لے گئے اور ہر دفعہ حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو معاوضے میں ایک اونٹ دیا۔

جُرُف: مدینہ منورہ سے ۳ میل شمال کی جانب ایک جگہ جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کچھ جائداد تھی۔ مکے کے قریب بھی جُرُف نام کی ایک جگہ ہے۔ یمن اور یَمَامَۃُ میں بھی جُرُف نامی مقامات ہیں۔

جُذَامُ: دیکھئے بنو جُذَامُ.

جَسَرِ: کعب بن لوی کی ماں کے دادا کا نام۔

جِعرَانَۃُ: مکہ کے شمال میں مکہ اور طائف کے راستے پر ایک کنوئیں کا نام۔ غزوہ حنین سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ھَوَازِنُ کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا تو آپؐ یہاں ٹھہرے

تھے۔ یہیں سے آپؐ نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور یہاں آپ کی ایک مسجد بھی ہے۔ مکہ سے اس کا فاصلہ ۲۷ کلومیٹر ہے۔

جَمَارُ: یہ جَمْرَہ کی جمع ہے۔ منیٰ میں حج کے دنوں میں جن تین ستونوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں ان کو اجتماعی طور پر جَمَارُ کہتے ہیں۔

الجَمَّاءُ: وادیٔ عقیق کے نواح میں جُرُف کی طرف ایک پہاڑ ہے۔ مدینے سے اس کا فاصلہ ۳ میل ہے۔

جُمَحُ: بنو جُمَح قریش کا ایک بطن تھے۔ یہ لوگ حرم مکی کے شمالی دروازے باب الزیاد کی جگہ پر آباد تھے۔ ان ہی کے نام پر اس دروازے کو باب بنی جُمَح بھی کہتے ہیں۔

جَمَرَاتُ: منیٰ میں تین مقامات پر قدِ آدم ستون بنے ہوئے ہیں۔ جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان کو جَمَرَاتُ کہتے ہیں اور عرفِ عام میں ان کو شیطان کہتے ہیں۔

جَمْرَہ: منیٰ میں تین مقامات پر جو قدِ آدم ستون بنے ہوئے ہیں، جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان میں سے ہر ایک کو جَمْرَہ کہتے ہیں۔

جُمُعَۃ: نبوت کے بارہویں سال اسعد بن زُرَارَہ نے مدینے میں جمعہ قائم کیا اور سب کو نماز پڑھائی اور اس دن کا نام جمعہ تجویز کیا۔ اس سے پہلے اس کو یوم العَرُوبَہ کہتے تھے۔

جَمُوم: وادیٔ فاطمہ (مَرُّ الظَّهْرَان) کے خطے میں بنو سُلَیم کے علاقے میں ایک جگہ تھی جواب بھی اسی نام سے موسوم ہے بصرہ سے مکہ کے راستے پر قبا اور مَرّانُ کے درمیان چشمہ۔

جَنَابُ: السَّمَاوَہ کے علاقے ارضِ کلب میں عراق اور شام کے درمیان ایک جگہ۔

جِنَابُ: خیبر میں سَلَاحَ اور وادیُ القُریٰ کے قریب ایک مقام۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بنی مازن کی منازل میں سے ہے اور نصر کہتے ہیں کہ یہ مدینہ اور فَیْد کے درمیان دیار بنی فزارہ میں سے ہے۔

جِنَایَتُ: اس کے معنی اس خطا اور قصور کے ہیں جو احرام کی حالت میں سرزد ہو جائے۔ مثلاً سلے ہوئے کپڑے پہن لینا، ناخن کاٹنا وغیرہ۔

جَنَّتُ البُقِیع: مدینہ منورہ کا بابرکت قبرستان۔

جَنَّتُ المُعَلیٰ: مکہ معظمہ کا بابرکت قبرستان۔

جَوْشَنُ: مُعَدُ بن عَدْنَانُ کے سسر کا نام۔

جَوِیرِیَۃ: بنی مُصْطَلِقْ کے قیدیوں میں ان کے سردار حَارِثْ کی بیٹی جَوِیرِیَۃ بھی تھی۔ جب مالِ غنیمت تقسیم ہوا تو جویریہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئی۔ ثابت بن قیس نے جویریہ سے

مکاتبت کرلی یعنی طے شدہ رقم ادا کرکے آزاد ہو جائے۔ ادھر حارث نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں قبیلہ بنی مُصطَلِق کا سردار ہوں، میری بیٹی کنیز بن کر نہیں رہ سکتی۔ آپؐ اس کو آزاد فرمادیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس معاملے کو جویریہ کی مرضی پر چھوڑتا ہوں۔ حارث نے جا کر جویریہ سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ تیری مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ جویریہ نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرتی ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے جویریہ کو آزاد کرکے اپنی زوجیت میں لے لیا۔

جِهَادُ: یہ جُہد سے مشتق ہے اور طاقت کے معنوں میں آتا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور محض اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور باغیوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی جانبازی اور جانثاری کے ساتھ لڑنے کو جہاد کہتے ہیں۔ اگر قومیت، وطنیت، حصول مال وزر، اظہار شجاعت و بہادری، دنیاوی نمود اور سلطنت ومملکت میں توسع وغیرہ کے لئے لڑا جائے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ جہاد نہیں بلکہ وہ ایک قسم کی جنگ ہے۔

جُهَیم بن الصَّلت: یہ شخص بنی مطلب بن مناۃ کے خاندان سے تھا اور غزوہ حنین کے وقت مسلمان ہوا۔ بدر کے موقع پر جُحفَہ میں اس نے نیم خوابی کی حالت میں کہا تھا کہ ابھی ایک سوار کہہ رہا تھا کہ ابوجہل، عُتبَہ بن رَبِیعَہ، شَیبَہ، زَمعَہ، ابوالبُختَرِی اور امیہ بن خلف مارے گئے۔ پھر اس سوار نے اپنے اونٹ کے سینے پر تلوار مار کر زخمی کرکے اس کو لشکر میں چھوڑ دیا۔ لشکر میں کوئی خیمہ ایسا نہ رہا جس پر اس اونٹ کے خون کے چھینٹے نہ پڑے ہوں۔ یہ خواب سنکر ابوجہل کہنے لگا کہ پہلے تو تمہیں بنی ہاشم کے جھوٹ سے واسطہ پڑا تھا۔ اب تم لوگ بنی المطلب کے جھوٹ میں مبتلا ہو گئے۔

جُهَینَۃ: یہ قبیلہ مدینہ سے تین منزل کی مسافت پر ساحل سمندر سے قریب پہاڑی علاقے میں آباد تھا۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نے اسی قبیلے سے غیر جانبداری کا معاہدہ کیا۔

جَیحَانُ: ایک نہر کا نام جو سِدرَۃُ المُنتَهیٰ کی جڑ سے نکلتی ہے۔

جَیفَرُ: عمان کے حاکم کا نام جو ذیقعدہ ۸ ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کو پڑھ کر مسلمان ہوا۔ یہ نامہ مبارک حضرت عمرو بن العاص نے اس کو پہنچایا تھا۔

﴿ح﴾

حَارِثْ: فِھرْ بن مالک کے لڑکے کا نام۔

حَارِث بِن ابی ھَالَۃْ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کے بیٹے اور ہند بن ابی ھَالَۃْ کے بھائی تھے۔ یہ اللہ کی راہ کے سب سے پہلے شہید ہیں۔ انہوں نے حرم کعبہ میں رکن یمانی کے قریب اس وقت شہادت پائی جب ایک روز آپ ﷺ نے حرم میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ لوگو! لا الہ الا اللہ کہدو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر مشرکین آپؐ پر حملہ آور ہوئے۔ حارث بن ابی ھَالَۃْ آپ کو بچانے کے لئے آگے بڑھے تو کفار نے انہیں گھیر کر شہید کردیا۔

حارث غَسَّانِیْ: پانچ سو برس تک غَسَّانِي خاندان شام پر حکمران رہا۔ آپ ﷺ کی بعثت کے زمانے میں حارث غَسَّانِیْ شام کا حکمران تھا۔

حارث بن عبدالمطلب: عبدالمطلب کے بیٹے کا نام۔

حَارِثَۃْ بن نُعْمَانْ: ان کے مکانات مسجد نبوی سے متصل تھے۔ جب آنحضرت ﷺ کو ضرورت پیش آتی تو حضرت حارثہؓ اپنے مکانوں میں سے آپ کو نذر کردیتے، اس طرح انہوں نے یکے بعد دیگرے اپنے تمام مکانات آپؐ کی نذر کردیئے

حُبَابْ بن مُنْذِرْ: غزوۂ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے ان کو کفار کی فوج کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے آکر آپؐ کو فوج کی تعداد کے بارے میں مطلع کیا۔

حَبْشَۃْ: بلاد یمن کی غربی جانب طویل مسافت پر واقع ہے۔ کفار کے مظالم سے تنگ آکر مسلمانوں نے مکہ سے دو بار یہاں ہجرت کی۔ پہلی بار ۵ نبوی میں ۱۲ مردوں اور چار عورتوں نے ہجرت کی۔ دوسری بار ۷ نبوی میں ۸۳ مردوں اور ۱۸ عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

حَبِیْب: بنوثَقِیْف کے ایک سردار کا نام۔ یہ عُمَیْر کا بیٹا۔ عبدیَالَیْل اور مسعود کا سگا بھائی تھا۔ طائف میں آپ ﷺ نے اس کو بھی دعوت اسلام دی مگر یہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح نہایت ترش روئی اور بد اخلاقی سے پیش آیا۔ پھر اس نے اور اس کے بھائیوں نے کچھ اوباش لڑکوں کو آپ ﷺ پر پتھر برسانے اور آپؐ کا تمسخر اڑانے کے لئے اکسایا۔ ان بدبختوں نے آپؐ پر اسقدر پتھر برسائے کہ آپؐ زخمی ہوگئے اور آپؐ کی پنڈلیوں سے خون بہنے لگا۔

حَجّ: لغت میں کسی عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کو حج کہتے ہیں۔ یہ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ اس کے معنی کسی خاص زمانے میں مخصوص فعل کے ساتھ مخصوص مکان کی زیارت کے ہیں۔

حِجَابَتْ : کعبۃ اللہ کی دربانی۔

حِجَازْ: عرب کا علاقہ جس کے شمال میں یمن اور مشرق میں تِهَامَۃ ہے۔ اس کو حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ یہ تہامہ کو نجد سے علیحدہ کرتا ہے۔

حَجَّۃُ البَلَاغ: اس حج میں آپ ﷺ نے اسلام کے احکامات کی قولاً اور وعظ و خطاب کے ذریعہ بھی تعلیم دی اور عملاً بھی ان کو کر کے دکھایا۔ اس لئے اس کو حجۃ البلاغ کہتے ہیں۔

حَجَّۃُ التَّمَامْ اور حَجَّۃُ الْکَمَالْ: آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ .... الخ عین اس وقت نازل ہوئی جب آپ ﷺ عرفات میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی لئے اس کو حجۃ التمام اور حجۃ الکمال کہتے ہیں۔

حَجَّۃُ الْوَدَاعْ: آنحضرت ﷺ نے ۱۰ ہجری میں جو حج ادا فرمایا تھا وہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو حجۃ الوداع اس لئے کہتے ہیں کہ اس حج کے بعد آپؐ نے وفات فرمائی اور یہ آپؐ کا آخری حج تھا۔ اس کو حجۃ الاسلام، حجۃ البلاغ اور حجۃ التمام بھی کہتے ہیں۔

حجۃ الاسلام: حج کی فرضیت کے بعد یہ پہلا حج تھا۔ ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے کوئی حج نہیں کیا تھا۔ اس لئے اس کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

حِجْر: حضرت صالح کی قوم ثمود کا علاقہ۔ وادی القریٰ میں تبوک سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر یہ جگہ ہے۔

حِجْر: حطیم۔ کعبہ کا وہ حصہ جو قریش نے کعبہ کی عمارت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتے وقت حلال پیسے کم ہونے کی بنا پر خالی چھوڑ دیا تھا، اسی کو آجکل حطیم کہتے ہیں۔

(ابن) حَجَرْ عَسْقَلَانِیْ: ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی العَسْقَلَانِیْ، ولادت ۱۲ شعبان ۷۷۳ھ، وفات ۱۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ، عمر ۷۹ سال۔ یہ ابن حجر عسقلانی کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو حدیث کے لئے وقف کر دیا تھا۔ ۲۱ برس تک قاضی، پھر قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز رہے۔ ان کی تصانیف کی تعداد پچاس بتائی جاتی ہے۔ بہترین تصنیف ''کتاب فتح الباری فی شرح البخاری'' ہے۔ دوسری کتاب ''الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' صحابہ کرام کے بارے میں ہے۔

حَجرِ اَسوَدُ: یہ جنت کا ایک پتھر ہے جو بیت اللہ کے ایک کونے میں نصب ہے۔ ہر طواف کرنے والا اس کو چومتا ہے یا اس کا استلام کرتا ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ حجر اسود جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے جس کی روشنی اللہ تعالیٰ نے سلب کر لی ہے ورنہ وہ مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو روشن کر دیتا۔

حَجلا بن عبدالمطلب: عبدالمطلب کے لڑکے کا نام۔

حَجُوْن: دیکھئے جبل حجون۔

حُدُوْدِ حَرَمْ: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے۔ اس کی حدود پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ اسی کو حدود حرم کہتے ہیں۔ اس کے اندر شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، جانوروں کو گھاس چرانا حرام ہے۔

حُدَیْبِیَۃ: ایک کنوئیں کا نام ہے جس سے متصل اسی نام سے ایک گاؤں آباد ہے جو مکہ سے ۹ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس گاؤں کا اکثر حصہ حرم میں داخل ہے اور باقی حصہ حِلّ میں ہے۔

حُذَیْفَۃ: رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بہن کا نام۔ یہ آپؐ کی خدمت کیا کرتی تھی اور شِیْمَا کے لقب سے مشہور تھی۔

حِرَا: ایک پہاڑ کا نام جو مکہ میں واقع ہے۔ آج کل اس کو جَبَلِ نُورُ کہتے ہیں۔

حَرْبِ فُجَارُ: اسلام سے پہلے عربوں میں خانہ جنگی ہوتی رہتی تھی۔ ان لڑائیوں میں سے ایک لڑائی حرب فُجَارُ (گناہ کی لڑائی) کے نام سے مشہور ہے، کیونکہ یہ لڑائی حرمت والے مہینوں میں قریش اور قبیلہ قَیس کے درمیان لڑی گئی تھی۔

حَرَّۃ: پتھریلی زمین۔

حَرَّۃُ الوَبْرَۃ: مدینے سے ۳ میل کے فاصلے پر ایک مقام۔

حَرُث: مالک بن نضر کے لڑکے کا نام۔

(ابن) حَزُم: ابومحمد علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری۔ ولادت قرطبہ، ۳۰ رمضان ۳۸۴ھ، وفات ۲۸ شعبان ۴۵۶ھ، عمر ۷۲ سال۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی اور ابن حزم کے نام سے مشہور تھے، بڑے محدث، فقیہ، مورخ، فلسفی اور ادیب تھے۔ چار سو کتابوں کے مصنف تھے۔

حَزُنُ: مدینے اور خیبر کے درمیان ایک راستہ۔ واقدی نے مغازی میں غزوۂ خیبر کے تحت اس کو ذکر کیا ہے۔

حَزْنُ یَرْبُوْع: فَیْد کے قریب کوفہ کی طرف ایک جگہ۔

الحَزْوَرَۃ: مکہ میں ایک بازار تھا۔اب وہ حرم کی توسیع میں آچکا ہے۔

حِسْمٰی: ارض شام میں ایک جگہ۔ حِسْمٰی اور وادی القریٰ کے درمیان دو رات کی مسافت۔ مدینے اور وادی القریٰ کے درمیان ۶ رات کی مسافت۔ ابن السّکیت کہتے ہیں کہ حِسْمٰی قبیلہ جُذَام کے پہاڑ کا نام ہے، اَیْلَۃ اور بنی اسرائیل کی وادیٔ تِیَۃ اور ارض بنی عذرہ کے درمیان تمام علاقے کو حِسْمٰی کہتے ہیں۔

الْحُصَیْب: زَبِیْد کے ایک شہر کا نام۔ زبید ایک وادی ہے۔

حَضَرُ مَوْت: یہ بڑی وادیوں میں سے ہے۔ کئی سو میل لمبی ہے۔ یمن کی طرف سے نکل کر جبال حضرموت کے درمیان ایک بڑے حصے کو طے کرتی ہوئی جنوب مشرق کی طرف چلی جاتی ہے۔ حضرموت کے پہاڑ عموماً بنجر اور غیر شاداب ہیں اور زیادہ بلند بھی نہیں ہیں۔

حَطِیْم: کعبہ کی جدید تعمیر کے وقت مشرکین مکہ کے پاس حلال سرمایہ اور سامان تعمیر کافی نہ تھا اس لئے کعبہ کی عمارت کے ساتھ شمال کی جانب زمین کا کچھ حصہ کھلا چھوڑ دیا گیا اور اس کے گرد چار دیواری بنادی گئی جو نصف دائرہ کی شکل میں ہے۔ اس کو حَطِیْم کہتے ہیں۔ حطیم کو طواف میں شامل کرنا واجب ہے۔ یہ حصہ خانۂ کعبہ میں شامل ہے اس لئے اس میں نماز ادا کرنا خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کی طرح ہے۔

حَکِیْم بن حِزَام: حضرت خدیجہ کے بھتیجے اور قریش کے نہایت معزز رئیس تھے۔ یہ آپ ﷺ کے خاص احباب میں تھے اور دارالندوہ کے مالک تھے، جس کو انہوں نے امیر معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں فروخت کر کے تمام رقم خیرات کر دی تھی۔

حِلّ: حدود حرم اور حدود مواقیت کے درمیان جو زمین ہے اس کو حِلّ کہتے ہیں کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حدود حرم میں حرام ہیں۔

حَلّاق: سر مونڈنے والا۔

الحَلَبِیْ: علی بن بُرہان الدین الحَلَبِیْ. ولادت ۹۷۵ ہجری، وفات ۱۰۴۴ ہجری، عمر ۶۹ سال، ان کی مشہور کتاب اِنْسَانُ الْعُیُوْن فی سِیْرَہ الامِیْنِ المَامُوْن ۳ جلدوں میں عربی میں مختلف اداروں سے طبع ہو چکی ہے۔ یہ بنیادی طور پر سبل الھدیٰ والرشاد کا خلاصہ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ امام السیر سیرت حَلَبِیَّۃ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

حَلْفُ الفَضُوْلُ: حرب فجار کے بعد لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ جس طرح گزشتہ زمانے میں قتل و غارت سے بچنے کے لئے فضل بن فُضَالَہْ، فضل بن وَدَاعَہْ اور فُضَیْل بن حارث نے حلف الفَضُوْل کے نام سے ایک معاہدہ ترتیب دیا تھا، اسی طرح کا معاہدہ اب کیا جائے۔ ابتدا میں جن لوگوں نے یہ معاہدہ ترتیب دیا تھا ان کے ناموں میں لفظ فضیلت کا مادہ موجود تھا چنانچہ اسی مناسبت سے اس کو حلف الفضول کا نام دیا گیا تھا۔

حَلَقْ: سر منڈوانا۔

حَلْقِیَاءْ: یہ اِرْمِیَاءْ پیغمبر کے والد تھے۔

حِلِّیْ: مِیْقَات اور حدود حرم کے درمیان جو زمین ہے اس میں کسی بھی جگہ مستقل یا عارضی طور پر رہنے والا۔

حُلَیْس: یہ بنی کِنانہ میں سے تھا اور قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتا تھا۔ حدیبیہ میں اس نے قریش سے مسلمانوں کے پاس جانے کی اجازت لی تھی۔ جب وہ مسلمانوں کے پاس آ رہا تھا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم قربانی کے جانور لے کر اس کے سامنے سے گزرو۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر ان سے کہا کہ میں مسلمانوں کے ساتھ قربانی کے جانور دیکھ کر آیا ہوں۔ ان کی گردنوں میں قلادے پڑے ہوئے ہیں اور ان کا اِشْعَارْ کیا ہوا ہے، سو ان لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا مناسب نہیں۔

حَلِیْمَہْ بنت ابو ذُؤَیْب: ان کا تعلق بنو سعد بن بکر بن ھَوَازِنْ سے تھا۔ ان کے شوہر کا نام عبدالعزیٰ تھا یہ بھی بنو سعد سے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بقول حضرت حلیمہ سعدیہ اپنے نام و نسب کی طرح حلم، وقار اور سعادت سے موصوف تھیں۔

حَمْرَاءْ: بیت المقدس کے نواح میں ایک قلعہ۔ مصر میں ایک بستی کا نام بھی حَمْرَاءْ ہے۔

اَلْحَمْرَاءْ: مُسَیْجِدْ کے جنوب مغرب میں واقع راستہ کی ایک منزل ہے۔ اس میں میٹھے پانی کا ایک چشمہ ہے جس کی وجہ سے یہاں کھجور، لیمو، کیلے اور سبزیوں کی کاشت ہوتی ہے۔

حَمْرَاءُ الْاَسَدْ: مدینے سے آٹھ میل کے فاصلے پر ذوالحُلَیْفَہ جاتے ہوئے راستے کے بائیں جانب ایک مقام جہاں آپؐ غزوۂ احد کے بعد قریش کے تعاقب میں تشریف لے گئے تھے۔

حَمْزَہْ بن عبدالمطلب: عبدالمطلب کے لڑکے اور آپ ﷺ کے چچا کا نام۔

حِمْص: دمشق کے قریب شام کا ایک قدیم، مشہور اور بڑا شہر تھا۔

حِمٰی: محفوظ چراگاہ۔اصمعی کہتے ہیں کہ (مدینے کے) حِمٰی دو ہیں۔ایک حِمٰی ضرِیَّۃ اور دوسری حِمٰی الرَّبَذَۃ۔

حِناطَۃُ حِمْیَرِیُ: ابرہہ کا ایک سفیر۔

حَنَّاکِیَۃُ: مدینے سے تقریباً سو میل مشرق میں ایک مشہور نخلستان ہے۔مدینے کے سفر میں شمالی نجد اور عراق کے قافلے یہاں ٹھہرتے تھے۔

اَلْحَنَانُ: بڑے پہاڑ کی طرح ایک ٹیلہ۔

حَنْبَلُ: احمد بن محمد بن حنبل۔ولادت بغداد ربیع الثانی ۱۶۴ھ، وفات بغداد ربیع الاول ۲۴۱ھ، عمر ۷۷ سال، سب سے عظیم تصنیف مُسْنَدِ احمد ہے، جو دس لاکھ احادیث کا انتخاب ہے۔امام احمد کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔انہوں نے فقہ حنبلی کی بنیاد رکھی۔

حنفیہ کا وفد: دیکھئے بنی حنیفہ کا وفد۔

حَنِیْفِیَتُ: اصطلاح میں حنیف اس مسلمان شخص کو کہا جاتا ہے جو تمام باطل ادیان سے منہ موڑ کر حق کی طرف مائل ہو جائے۔یا اس شخص کو حنیف کہا جاتا ہے جو ملت ابراہیمی کے قبلہ بیت الحرام کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتا ہو۔عرب میں حنیفیت ابتدا ہی سے موجود تھی اگرچہ اس کی شکل بدل چکی تھی اور توحید جیسے بنیادی عقائد کی جگہ شرک و بت پرستی نے لے لی تھی۔

(ابو) حنیفہ: ان کا نام نعمان بن ثابت تھا اور ابو حنیفہ کنیت تھی۔پیدائش ۸۰ ہجری، وفات ۱۵۰ ہجری۔ فقہا کے چار معروف مکاتب فکر میں مشہور ترین مکتب فکر فقہ حنفی کے بانی اور حدیث میں سنن کی طرز پر سب سے پہلی کتاب، کتاب الآثار کے مؤلف ہیں۔

حُنَیْن: طائف کے قریب ذِی الْمَجَازُ کی طرف ایک وادی۔واقدی کے مطابق حنین مکہ سے تین رات کی مسافت پر تھا۔

حوض کَوْثَرْ: ساتویں آسمان کی بالائی سطح پر واقع ایک نہر کا نام جس کے پیالے یاقوت، موتی اور زبرجد کے ہیں۔اور اس پر سبز رنگ کے لطیف پرندے ہیں۔اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

حُوَیْصَۃُ: یہ ابھی اسلام نہیں لایا تھا اور مُحَیْصَۃُ سے عمر میں بڑا تھا کہ مُحَیْصَۃُ نے ابن سَبِیْنَۃ یہودی کو قتل کر دیا جو بڑا تاجر تھا۔حُوَیْصَۃُ نے مُحَیْصَۃُ کو پکڑ کر مارنا شروع کر دیا۔مُحَیْصَۃُ نے کہا مجھے ایک ایسی ذات نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا کہ اگر وہ تیرے قتل کا حکم دیتی تو میں

ضرور تیری گردن مار دیتا۔ حُوَیْصَۃُ یہ سن کر حیران رہ گیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آیا۔

حُوَیْطَبْ بن عبد العُزّٰی: قریش کے ایک سردار کا نام۔

حَیْدَانْ: معد کے لڑکے کا نام۔ (ابن سعد کے مطابق)۔

حِیْرَہْ: اسلام سے پہلے شاہانِ عراق کی تخت گاہ۔

اَلْحِیْرَہْ: کوفے سے تین میل پر ایک نیا شہر۔

حِیْس: ایک عمدہ حلویٰ جو کھجور، آٹے اور مکھن سے تیار کیا جاتا ہے۔

حَیَّۃُ بنت ہاشم: ہاشم کی بیٹی کا نام۔

حُیَیُّ بن اَخْطَبْ: یہ یہودی تھا۔ یاسر بن اخطب کا بھائی اور اپنی قوم بنو نضیر کا سردار تھا۔ اسی نے بنو قُرَیْظَہ کے سردار کعب بن اسد کو غزوۂ احزاب کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی دشمنی پر جمع کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔

﴿ خ ﴾

خَاخْ: مکے اور مدینے کے درمیان حَمْرَاءُ الاَسَد کے قریب ایک جگہ جس کو رَوْضَۃُ خَاخ کہتے ہیں۔

خالدہ بنت حَارِثؓ: عبداللہ بن سَلَّامؓ کی پھوپھی۔ یہ ہجرت مدینہ منورہ کے بعد ابتدائی دنوں میں اسلام لے آئی تھیں۔

خَبَّابُ بن الْاَرَتؓ: ایک مشہور صحابی جن کو ابتدائے اسلام میں مشرکین مکہ نے بے پناہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ ۳۷ ہجری میں کوفہ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

خُبَیْب بن عَدِیؓ: ایک مشہور صحابی جو واقعہ رَجِیع میں شہید ہوئے اور بَلِیْعُ الْاَرْض (زمین کے نگلے ہوئے) کے لقب سے مشہور ہیں۔

خُبَیْب بن اِسَافؓ: ہجرت مدینہ کے موقع پر قبا پہنچ کر حضرت ابو بکرؓ نے ان کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔

خَرَّارْ: یہ جُحْفَۃُ اور رَابِغ کے قریب ایک وادی ہے۔ غَدِیْرِ خُمْ بھی اسی کے قریب واقع ہے۔

خِرَاش بن اُمَیَّۃُ خُزَاعِیْ. حُدَیْبِیَۃُ میں قیام کے بعد آپ ﷺ نے ان کو اپنے ایک اونٹ پر سوار

کر کے اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ ان کو بتا دیں کہ ہم صرف بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں، جنگ کے لئے نہیں۔

خَزْوَرَۃُ: حرم مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام تھا۔ اب یہ حرم کی توسیع میں آچکی ہے۔

خُزَاعَۃُ: دیکھئے بنو خُزَاعَۃُ.

خَزْرَجْ: مدینے کے ایک قبیلے کا نام جس کا سلسلہ قَحْطَانُ سے جاملتا ہے۔ اسلام کے بعد یہ لوگ انصار کہلائے۔

خُزَیْمَۃُ: مُدْرِکَۃُ کے ایک لڑکے کا نام جو ملت ابراہیمی پر تھا۔

خُسْرُوْ نَوْشَیْروَانْ: یہ قُبَاذ کے بعد ایران کا حاکم بنا۔

خُشُبُ: مدینے سے ایک رات کی مسافت پر ایک وادی۔ احادیث اور مغازی میں کثرت سے اس کا ذکر آتا ہے۔

خُثْعَمُ: عرب کا ایک قبیلہ۔

خَضِرَۃُ: نجد کے علاقے میں بنو مَحَارِب کی زمین کا نام۔

اَلْخُطّ: بحرین میں عبدالقیس کا محلّہ، جہاں کثرت سے کھجور پیدا ہوتی تھی۔ مکے کا ایک پہاڑ۔

خُلَیْص: مکے اور مدینے کے درمیان ایک قلعہ۔

خَلِیْفَۃُ بن خَیَّاطُ: وفات ۲۴۰ ہجری۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط کے مؤلف۔ یہ کتاب فتوحات وغزوات کے سلسلے میں اہم ابتدائی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں ۱۰۰ ہجری تک کے واقعات ہیں۔ سن وار تاریخ پر یہ پہلی اور مستند کتاب ہے۔

خَلِیْقَۃُ: مدینے اور دیار بنی سُلَیم کے درمیان مدینے سے ۱۲ میل پر ایک منزل۔

خُمّ: رَابِغْ کے قریب جُحْفَۃُ سے دو میل جنوب میں مکے اور مدینے کے درمیان ایک مقام ہے۔ یہاں ایک غَدِیْر (تالاب) ہے جہاں حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ سے واپسی میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو جمع کر کے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

خَنَاسُ: حضرت مصعب بن عمیرؓ کی ماں کا نام۔

خَنْدَفْ: مُدْرِکَۃُ، طَابُخَۃُ اور قَمْعَۃُ کی ماں کا نام ہے جو یمن کی رہنے والی تھی۔

اَلْخَنْدَمَۃُ: مکے کا ایک پہاڑ۔

خُوْزِسْتَانُ: ایران کے ایک صوبے کا نام۔ ھُرْمُزَانُ، اسلام لانے سے قبل اسی صوبے کے گورنر تھے۔

خَوْلَانْ کا وفد: یہ وفد شعبان ۱۰ ہجری میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس میں دس آدمی تھے۔ جب یہ لوگ اسلام کی تعلیم حاصل کر کے واپس جانے لگے تو آپؐ نے ان کو زادِ راہ دیا۔

خَیْبَرْ: مدینے سے تقریباً ۹۶ کلومیٹر شمال میں شام کی طرف جاتے ہوئے ایک حرّے (کالی پتھریلی زمین) کے قریب واقع ہے۔ یہاں یہودیوں کے بہت سے قلعے تھے، جن میں سے بعض کے آثار اب بھی باقی ہیں۔ ان قلعوں کو مسلمانوں نے غزوۂ خیبر میں فتح کیا تھا۔ یہ علاقہ نہایت زرخیز اور یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز تھا۔

خَیْزُوم: حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام۔

خَیْف: پہاڑ کا نشیبی حصہ جو عام سطح زمین سے بلند ہو۔

خَیْفُ الحُمَیْرَاءُ: یہ ارض حجاز میں ہے۔

خَیْفِ ذِی الْقَبْر: یہ خیف سَلَّامْ سے نیچے کی جانب تھا جہاں کھجور، کیلے اور انار کے درخت کثرت سے ہوتے تھے اور بنو مَسْرُوح، سعد اور کِنَانَۃ کے لوگ رہتے تھے۔

خَیْفِ سَلَّامْ: عُسْفَانْ کے قریب مدینہ منورہ کے راستے پر ایک بستی۔ خُزَاعَۃ کے لوگ بڑی تعداد میں یہاں رہتے تھے۔

خَیْفِ بَنِی کِنَانَۃ: وادیٔ مُحَصَّبْ کو کہتے ہیں جو مکہ اور منیٰ کے درمیان، منیٰ سے زیادہ قریب ہے۔ آج کل اس کو مَعَابِدَۃ کہتے ہیں۔

﴿د﴾

دَارُ النَّدْوَۃ: اب یہ مسجد حرام کے اندر شامل ہو گیا ہے۔ اس کی جائے وقوع باب الزِّیَارَۃ کے اندرونی حصے میں ہے۔ اسلام کے غلبہ سے پہلے دَارُ النَّدْوَۃ قریش کی مجلس شوریٰ تھی۔ اس میں بیٹھ کر قریشی سردار اپنے مسائل پر غور کرتے اور فیصلے کرتے تھے۔ قریش کی یہ مجلس شوریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد اعلیٰ قُصَیٰ نے قائم کی تھی۔

دَارِ اَرْقَمْ: یہ حضرت عبداللہ بن الارقم مَخْزُومیؓ کا گھر تھا اور کوہِ صفا کے دامن میں حرم سے متصل تھا۔ علانیہ تبلیغ اسلام سے پہلے مسلمان یہاں جمع ہوتے تھے اور چھپ کر عبادت کرتے تھے۔ خفیہ تبلیغ اور

عبادت کا یہ سلسلہ تین برس تک جاری رہا۔ اس کے بعد علانیہ تبلیغ کا حکم نازل ہوا۔ بعد میں اسے منصور خلیفہ عباس نے چھین لیا اور اس کی بہو خیزران کے نام سے دَارُ الخَیزُرَان کہا جانے لگا۔

دَانِقُ: دانگ۔ درہم کا چھٹا حصہ۔

دَانِیَالُ: ایک پیغمبر کا نام۔

دَبَّابَۃ: لکڑی کا ایک مضبوط و محفوظ اور بند گاڑی نما ڈبہ جس میں نیچے سے کئی آدمی گھس کر قلع کی فصیل کو جا پہنچتے تھے اور دشمن کی زد سے محفوظ رہتے ہوئے فصیل میں شگاف کرتے تھے۔ اب ٹینک کو دَبَّابَۃ کہا جاتا ہے۔

دِحیَہ کَلبِیؓ: مشہور صحابی ہیں۔ قَیصَرُ روم ہرقل کے نام آنحضرت ﷺ نے ۶ ھ میں جو نامہ مبارک روانہ کیا تھا وہ حضرت دِحیَہ ہی لیکر گئے تھے۔

دِرْھَمُ: چھ دانگ کے برابر۔ چاندی کا ایک سکہ جس کا وزن ۸/۱۱ اونس ہوتا ہے۔ جمع دَرَاھِمُ.

دُعثُور: قبیلہ غَطَفَانُ کے سردار کا نام جو غزوۂ غطفان کے موقع پر اسلام لایا۔

دِمَاخ: نجد کے بڑے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔

دَمُ: احرام کی حالت میں بعض ممنوع کام سرزد ہو جانے سے (جرمانے کے طور پر) بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہو جاتی ہے، اس کو دَم کہتے ہیں۔

دِمیَاطِیُ: مشہور سیرت نگار جن کی سیرت کی کتاب، سیرت دِمیَاطِیُ کے نام سے مشہور ہے۔

دُومَۃُ الجَندَلُ: شام اور مدینے کے درمیان جَبَلِ طَیُ کے قریب ایک قلعہ اور بستی جو مدینے سے پندرہ سولہ دن کی مسافت پر اور دَمِشق سے پانچ دن کی مسافت پر، شام کے قریب واقع ہے۔

دِیَتُ: خون بہا۔ مقتول کا خون بہا، دینا۔ جمع دِیَاتُ.

دَیَۃ: ایک بستی کا نام جو اَصَاخِر کی پہاڑیوں کے نشیب سے آگے واقع ہے۔

﴿ذ﴾

ذَاتُ الحُمَامُ: مکہ اور مدینے کے درمیان ایک مقام۔

ذَاتُ السَّلَاسِلُ: مدینہ منورہ سے دس منزل پر اور وادی القریٰ سے آگے قبیلہ جُذَامُ کے علاقے میں

ایک کنویں کا نام۔

ذَاتِ عِرْق: مکہ مکرمہ سے تقریباً تین روز کی مسافت پر نَجد وتِہَامَۃ کی سرحد پر واقع ایک مقام کا نام ہے جو عراق، ایران، خُرَسانْ سے آنے والے حاجیوں کی میقات ہے۔ آج کل یہ ویران ہے۔

ذَاتِ اَطْلاَحْ: یہ وادی القُریٰ سے آگے سرزمین شام میں واقع ہے۔

ذِبْیَانْ: بَلْقَاءْ سے ملا ہوا ایک شہر۔

ذَرِیْرَۃْ: ایک خوشبو کا نام۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ذُوالحُلَیْفَۃْ میں غسل کے بعد حج کا احرام باندھنے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے جسم اطہر اور سر مبارک پر یہ خوشبو لگائی تھی۔

ذَفِرَانْ: مدینے کے نواح میں وادیٔ صَفْرَاءْ کے قریب ایک وادی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے لئے روانہ ہوئے تو آپ وَادِیٔ الصَّفْرَاءْ کو بائیں طرف چھوڑ کر دائیں جانب وادیٔ ذَفِرَان کی طرف چلے۔

ذَکْوَانْ: بنی سُلَیْم کی ایک شاخ۔

ذَنَائِبْ: ارض بنی بُکَاءْ میں بصرہ سے مکے کے راستے پر ایک جگہ۔

ذُوالْحُلَیْفَۃْ: یہ مدینے کے جنوب میں ۳ یا ۶ میل کے فاصلے پر ہے اور مدینے والوں کی میقات ہے۔ آج کل اس کو بِئْرِ عَلِیْ کہتے ہیں۔ حجۃ الواداع کے موقع پر آپ ﷺ نے یہیں سے حج کا احرام باندھا تھا۔

ذُو السَّرْحْ: مکے اور مدینے کے درمیان مَلَلْ کے قریب ایک وادی۔

ذُوْشِمَالَیْن بن عبد عمرو (مہاجر): جمہور محدثین کے نزدیک ذُوْشِمَالَیْن جنگ بدر میں شہید ہوئے۔

ذُوْ غُمَرْ: نجد کی ایک وادی کا نام۔

ذُوْ قَرَدْ: ایک کنوئیں کا نام جو خیبر کے راستے میں غطفان کے قریب مدینے سے ایک منزل پر واقع ہے۔

ذُوالقَصَّۃْ: مدینے سے چالیس میل کے فاصلے پر رَبْذَۃْ کے راستے میں واقع ہے۔

ذُوالْکَتِیْفَۃْ: بدر کے دن حضرت سعد بن ابی وقاص نے سعید بن عاص کو قتل کر کے اس کی تلوار لے لی تھی، اس تلوار کا نام ذُوالْکَتِیْفَۃْ تھا۔

ذُوالْکَفَّیْن: قبیلہ بنو دُوسْ کا بت جو لکڑی سے بنا ہوا تھا۔

ذُوالْمَجَازْ: عرب کا ایک مشہور بازار اور میلہ۔ مَجَنَّہ میں بیس روز قیام کرنے کے بعد لوگ اس میلے

میں آتے اور ایام حج تک مقیم رہتے تھے۔

ذُو المَجَنَّۃ: زمانہ جاہلیت کا عربوں کا ایک بازار تھا جو مکہ مکرمہ سے مغرب کی جانب واقع تھا۔

ذُوالـمَرْوَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان ارضِ جُھَیْـنَہ میں سِیفُ البَـحْر سے متصل ایک جگہ اور کہا جاتا ہے کہ خُشُبْ اور وادیٔ القریٰ کے درمیان ایک بستی۔

ذُونَفَرْ: یَمنْ کا ایک سردار۔

ذُونَوَاسْ: قوم حِمْیَرْ کا آخری بادشاہ جو یہودی تھا اور نصاریٰ پر سخت مظالم ڈھاتا تھا۔

ذُوْاَمَرْ: نجد کے علاقے میں ایک چشمے کا نام۔

ذُوْاَوَانْ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

ذَھْبَانْ: جُدَّہْ کے شمال میں جُدَّہْ سے کچھ آگے، ساحل سمندر پر ایک بستی۔

ذِیْ سَلَمْ: حجاز میں ایک وادی کا نام۔ اسی نام کی ایک وادی بصرہ سے مکے کے راستے پر بنی بُکَاءُ کے علاقے ذَنَائِبْ میں بھی تھی۔

ذِیْ طُوٰی: حجۃ الوداع کے موقع پر سَرِفْ سے روانہ ہو کر آپ ﷺ وادیٔ ذی طویٰ پہنچے۔ یہ آپ کی آخری اور آٹھویں منزل تھی۔ پھر شمال کے رخ کَـدَاءْ کے راستے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔ آج کل یہ مقام آبَارِ زَاھِر کے نام سے معروف ہے۔ ذی طُوٰی جَبلِ قُعَیْقِعَانْ اور کَدٰی سے شمال کی جانب ایک کنواں ہے۔ ظہور اسلام کے وقت یہ جگہ شہر سے باہر تھی۔

ذِیْ مُرَّہْ کا وفد: اس وفد کا سردار حارث بن عوف تھا اور اس میں تیرہ آدمی تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہم آپؐ کی قوم و قبیلہ ہیں۔ ہم لوی بن غالب کی اولاد ہیں۔ آپؐ یہ سن کر مسکرائے۔ جاتے وقت آپؐ نے ہر ایک کو دس اُوْقِیَہْ چاندی دی اور حارث بن عوف کو بارہ اوقیہ چاندی دی۔

﴿ر﴾

رَابِغْ: مکے اور مدینے کے تقریباً وسط میں ساحل سمندر پر ایک بستی۔ مکہ مکرمہ سے اس کا فاصلہ ۱۸۵ کلو میٹر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بَزْوَاءْ اور جُحْفَہْ کے درمیان ایک وادی ہے۔ سفر ہجرت کے دوران جب آپ ﷺ رابغ کے قلعے اور ساحل سمندر کے درمیان سے گزر رہے تھے تو

سُرَاقَہ بن مالک بن جُعْشَم کِنَانِی نے آپؐ کا تعاقب کیا۔ بقول واقدی رَابِغ، جُحْفَہ سے دس میل کے فاصلے پر اَبْوَاء اور جُحْفَہ کے درمیان واقع ہے۔ ابن السکیت کے بقول رَابِغ، جُحْفَہ اور وَدَّان کے درمیان ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رَابِغ جُحْفَہ کے قریب ایک وادی ہے، جس سے حجاج گزر کر جاتے ہیں۔

رَاعِنَہ: سواروں کے رسالے کی سپہ سالاری۔

رَانُوْنَاءُ: دیکھئے وادیٔ رَانُوْنَاءُ.

رَاکِس: ایک وادی کا نام جو عُکَاظ کے قریب واقع تھی۔

الرَّبَذَۃُ: حجاز کے راستے میں، مدینے سے ۳ دن کی مسافت پر، ذَاتِ عِرْق کے قریب ایک بستی کا نام۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی قبر اسی جگہ ہے۔

رَبِیْعَہ: نِزَار کے لڑکے کا نام جو ملت ابراہیمی پر تھا۔ اسی نام کے قبیلوں کے گروپ کا پدر اول۔

الرَّجِیْع: مکے اور عُسْفَان کے درمیان قبیلہ ھُذَیل کے علاقے میں پانی کی جگہ جہاں عَضَل اور قَارَہ کے کچھ لوگوں کی درخواست پر دین سکھانے کے لئے ان کے ہمراہ بھیجے ہوئے سات آدمیوں میں سے پانچ کو ھُذَیل کی ایک شاخ بنی لِحْیَان کے سو تیر اندازوں نے گھیر کر شہید کر دیا اور دو آدمیوں کو یعنی حضرت زید بن دثنہ اور حضرت خبیب کو مکے لے جا کر فروخت کر دیا۔

الرَّجِیْع: خیبر کے قریب ایک وادی۔

رُجَیْع: بلاد عرب میں ایک جگہ۔

رَحْرَحَان: عُکَاظ کے قریب غَطْفَان کے ایک پہاڑ کا نام جو عَرَفَات کے بعد واقع ہے۔

رُحْقَان: نازیہ کے قریب ایک مقام۔ غزوۂ بدر جاتے ہوئے رسول اکرم ﷺ یہاں سے گزرے تھے۔

الرَّس: کنواں۔ ایک وادی۔ ابواسحاق کے بقول ایک قوم جس نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور اسے کنویں میں ڈال دیا تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ رَس۔ ثمود میں سے ایک گروہ کا علاقہ تھا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ رَس یمامہ میں ایک بستی ہے۔

رِضْوَان: دَارُوغَہ جنت کا نام۔

رَضْوٰی: شام کے راستے میں جُحْفَہ کے قریب مدینے سے سات مرحلوں پر جُھَیْنَہ کے کوہستانی سلسلے کے ایک دوشاخہ پہاڑ کی ایک شاخ کا نام۔

رَطْل: وزن کا ایک پیمانہ۔ آدھا سیر۔ ۴۰ تولہ۔ جمع اَرْطَال.

رَعْل: بنی سُلَیم کی ایک شاخ۔

رِفَادَۃ: فقیروں، مسکینوں، حاجیوں اور مسافروں کی مدد کرنا۔ بنو ہاشم کا ایک عہدہ۔

رِفَاعَۃ: یہ قبیلہ خزرج کے ان چھ انصار سے پہلے اسلام لائے جو نبوت کے گیارہویں سال موسم حج میں مکہ آکر مسلمان ہوئے

رَکُوبَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان عَرج کے قریب ایک مشکل پہاڑی راستہ۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول ﷺ جَبَل وَرِقَانْ اور قُدْسُ الْاَبْیَض کے قریب اس راستے سے گزرے تھے۔

الرَّوْحَاءُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ جہاں تُبَّع نے اہل مدینے کے قتال کے بعد مکے جاتے ہوئے، اتر کر آرام کیا تھا۔

رَوْضَۃ: سرسبز خطہ، باغ۔ جمع رَوْض و رِیاض

رَوْضَۃ خَاخ: مکے اور مدینہ کے درمیان حَمْرَاءُ الاَسَد کے قریب ایک جگہ۔

رُوْمَۃ: سرزمین مدینہ کا وہ علاقہ جو الجُرُف اور زَغابَۃ کے درمیان واقع ہے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر مشرکین یہیں اترے تھے۔ یہیں وہ مشہور کنواں تھا۔ جس کو بِئرِ رُوْمَۃ کہتے تھے۔ یہ کنواں قبیلہ مُزَیْنَۃ کے ایک شخص کی ملکیت تھا جو لوگوں کو قیمتاً پانی دیتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے پہلے سال چار سو دینار میں خرید کر مسلمانو کے لئے وقف کیا تھا۔

رُوَیْثَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک مقام کا نام جو مدینے سے ایک رات کی مسافت پر ہے۔ العَرْج کے بعد قافلے یہاں قیام کرتے تھے۔

رُھَاطُ: یہ جگہ ساحلِ سمندر پر مکے سے تین رات کی مسافت پر تھی۔ یہاں بنو ھُذَیل کا سُوَاعُ نامی بت نصب تھا۔

رِئَامُ: ابن اسحاق کہتے ہیں کہ اسلام کے ظہور سے پہلے رِئَامُ یمن میں ایک مقدس گھر تھا۔ وہاں کے لوگ اس کی تعظیم کرتے تھے اور اس کے پاس قربانی کرتے تھے۔

رِءَمْ: مدینے میں ایک وادی۔

رِیْطَۃ: حضرت عمرو بن العاص کی زوجہ کا نام۔ رِیْطَۃ بہت سی مشہور عرب خواتین کا نام تھا۔

رِیْغ: مغرب میں جِبَالُ البَرْبَر میں بنی حَمَّادُ کے قلعے کے قریب ایک علاقہ۔

﴿ز﴾

زُبَالَۃ: کوفہ سے مکے کے راستے میں ایک مشہور منزل۔ ابوعبید اَلسَّکُوْنِیْ کہتے ہیں کہ زُبَالَۃ کوفے سے قَاعُ کے بعد اور شُقُوْق سے پہلے ہے۔ اس میں بنی اسد کے بنی غَاضِرَۃُ کی ایک جامع مسجد اور قلع ہے۔

زَبِیْد: ایک وادی کا نام جس کے ایک شہر کو الحُصَیْب کہا جاتا تھا۔ پھر وادی کا نام شہر کے نام (الحُصَیْب) پر غالب آ گیا اور الحُصَیْب شہر وادی ہی کے نام پر پہچانا جانے لگا (یعنی اس کو زَبِیْد کہنے لگے) جو خلیفہ مامون کے زمانے میں یمن کا ایک مشہور شہر تھا۔ بہت سے علما اس کی طرف منسوب ہیں مثلاً ابوقُرَّۃَ، موسیٰ بن طارق الزبیدی۔

زُبَیر (قلعہ): خیبر میں نطاۃ کا ایک قلعہ۔ یہودی صَعْب اور نَاعِمْ کی شکست کے بعد اس قلعے میں منتقل ہوگئے تھے۔ یہ قلعہ پہاڑی چوٹی پر تھا۔ تین روز اس کا محاصرہ رہا۔ پھر ایک یہودی نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہوں بشرطیکہ آپؐ مجھے بمع اہل وعیال یہاں سے امن کے ساتھ جانے کی اجازت دیدیں۔ آپؐ نے اس کو مع اہل وعیال امن دینے کا وعدہ فرمایا۔ یہودی نے بتایا کہ ان کے پاس زمین کے اندر پانی جمع ہے۔ یہ لوگ رات کو وہاں سے اپنے لئے پانی لے آتے ہیں۔ اگر آپؐ ان کا پانی کا راستہ کاٹ دیں تو وہ باہر نکل آئیں گے۔ پھر آپؐ نے ان کا پانی کا راستہ کاٹ دیا تو انہوں نے باہر نکل کر سخت مقابلہ کیا، آخر قلعہ فتح ہو گیا۔

زُبَیرُ بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے بڑے بیٹے کا نام۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے عبد المطلب کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی کفالت کی۔

زُبَیرُ بن العَوَّامُ بن خُوَیْلَدٌ: یہ صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ۱۶ سال کی عمر میں چوتھے یا پانچویں نمبر پر اسلام لائے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے، جنگ جَمَلْ میں وادی السَّبَّاعْ میں شہید ہوئے۔

زَرْ تَشْت: مجوسیت کا بانی۔

زُرْ قَانْ: حَضَرْ مَوْت کے علاقے میں ایک مقام کا نام۔

زُرقَانِیُ: علامہ محمد بن عبدالباقی الزُّرقَانِیُ۔ ان کی مشہور کتاب علامہ قُسطَلانِی کی مواہب لدنیہ کی شرح ہے، جو شرح زرقانی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا شمار سیرت طیبہ کی معروف کتابوں میں ہوتا ہے۔

زَغَابَۃُ: مدینہ کی وادی العقیق میں مجتمع الاسیال کے پاس ایک جگہ۔ جبل احد کے جنوب مغربی حصے سے گزرنے والی وادی مدینہ منورہ کی کئی وادیوں کا سنگم ہے۔ اس کا میدان زَغابَۃُ کے نام سے موسوم ہے۔ غزوۂ احد میں کفار کے لشکر کا پڑاو مجتمع الاسیال کے پاس اسی میدان میں تھا، اور اسی جگہ وادیٔ قَناۃُ کے راستے سے خالد بن ولید کا دستہ گزر کر مسلمانوں پر عقب سے حملے آور ہوا تھا۔

زَکوٰۃ: لغت میں زکوٰۃ کے معنی بڑھنے کے ہیں اور شرعی اعتبار سے اپنے مخصوص مال کا کسی مخصوص شخص کو مالک بنادینے کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

زَمْزَمْ: پانی کا مشہور کنواں جو حرم مکی کے صحن میں مطاف سے متصل واقع ہے۔

زِندہ شہید: احد کے دن جب آپ ﷺ ابو عامر فاسق کے بنائے ہوئے گڑھے میں گر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپؐ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپؐ کی کمر تھام کر آپؐ کو سہارا دیا تب آپؐ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص زمین پر چلتے پھرتے زندہ شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہ کو دیکھ لے۔ احد کے دن جب سب مسلمان منتشر ہو گئے تو اس وقت آپؐ کے ساتھ صرف گیارہ آدمی رہ گئے تھے جن میں حضرت طلحہ بھی تھے۔ احد کے دن تیر چلاتے چلاتے ان کے ہاتھ سے ۲ یا تین کمانیں ٹوٹیں۔ جو شخص ترکش لئے ہوئے ادھر سے گزرتا آپؐ اُس سے فرماتے کہ تیر طلحہ کے لئے ڈال جاؤ۔

زِنِیرَہؓ: یہ حضرت عمر کے گھرانے کی کنیز تھیں۔ اس لئے حضرت عمرؓ ان کو دل کھول کر ستاتے تھے۔ ابو جہل نے ان کو اس قدر مارا کہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں۔ یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کہنے لگے کہ لَاتُ و عُـزّٰی نے اس کو اندھا کر دیا۔ حضرت زِنِیـرَہُ نے ان کو جواب دیا کہ لَاتُ و عُـزّٰی کو تو یہ خبر بھی نہیں کہ کون ان کی پرستش کرتا ہے۔ یہ تو محض اللہ کی طرف سے ہے۔ اگر اللہ چاہے تو میری بینائی کو واپس فرما سکتا ہے۔ خدا کی قدرت اگلی صبح اٹھیں تو بینا تھیں۔ اس پر مشرکین کہنے لگے کہ محمد ﷺ نے اس پر سحر کر دیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر اُن کو آزاد کر دیا۔

الزَّوْرَاءُ: مسجد نبوی کے قریب سوق مدینہ کے پاس ایک جگہ۔

زُهَير: عرب کا ایک مشہور شاعر جس کو گھر میں محبوس کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔

زِیَادُ بن سَکَنؓ: معرکہ احد میں جب قریش نے آپ ﷺ پر ہجوم کیا تو آپؐ نے فرمایا کون ہے جو ہمارے لئے اپنی جان فروخت کرے۔ پس زیادہ بن سکن اور انصار کے پانچ آدمی کھڑے ہوگئے۔ وہ یکے بعد دیگرے اپنی جانبازی کے جوہر دکھاتے رہے اور شہید ہوتے رہے۔ سب سے آخری میں زیادہ بن سکن زخمی ہو کر گرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کو میرے قریب لاؤ۔ سو لوگوں نے ان کو آپؐ کے قریب کر دیا۔ انہوں نے اپنا رخسار آپؐ کے قدم مبارک پر رکھا کر اسی حالت میں جان دیدی۔

زِیَالُ: ایک یہودی کا نام جو خیبر کے قلعے صَعْبَ کے محاصرے کے دوران یُوشَعُ یہودی کے بعد قلعے سے نکل کر آیا۔ عمارہ بن عقبہ غِفَارِیؓ نے اس کا کام تمام کیا۔

زَیْد بن عَمروُ بن نُفَیل: انہوں نے بت پرستی سے انکار کر دیا تھا اور کہتے تھے کہ میں بتوں کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور اور بتوں کے چڑھاوے نہیں کھاتا بلکہ صرف وہ چیز کھاتا ہوں جس پر صرف اللہ کا نام لیا جائے۔

الزَّیْمَۃ: دیکھئے نَخلَۃُ الشَّامِیَۃ۔

﴿ س ﴾

سَاقَۃ: لشکر کا پچھلا حصہ۔

سَائِبُ بن ابی حُبَیْش: یہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں جب قریش شکست کھا کر بھاگے تو میں بھی ان کے ساتھ بھاگا۔ مجھے گورے رنگ کے ایک لمبے آدمی نے پکڑ لیا جو گھوڑے پر سوار آسمان و زمین کے درمیان معلق تھا۔ پھر اس نے مجھے باندھ دیا۔ اور مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا تجھے کس نے گرفتار کیا ہے۔ میں نے اصل بات بتانی نہیں چاہی اور جواب میں کہہ دیا کہ مجھے نہیں معلوم۔ آپؐ نے فرمایا تجھے فرشتے نے گرفتار کیا ہے۔

سَایَۃ: حجاز کی حدود میں ایک عظیم وادی کا نام۔ اس کو وادی اَمَج بھی کہتے ہیں۔ یہاں ستر سے زیادہ چشمے ہیں۔

سَبُوحَۃ: مکے کے ناموں میں سے ایک نام۔ ایک وادی کا نام جو نَخْلَۃُ الیَمَانِیَۃ سے بُستَانِ ابن

عامر تک جاتی ہے۔

سِدَانَۃ: خانہ کعبہ کی دربانی وکلید برداری۔

سِدْرَۃُ الْمُنْتَهٰی: یہ بیری کا ایک درخت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ساتویں آسمان میں اور ابن مسعودؓ کی روایت کے مطابق چھٹے آسمان میں ہے۔ اس کے پھل (بیر) مقام حجر کے مٹکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کی طرح تھے۔ زمین سے جو چیز اوپر جاتی ہے وہ سِدْرَۃُ الْمُنْتَهٰی پر جا کر رک جاتی ہے اور پھر اوپر اٹھائی جاتی ہے ملاءِ اعلیٰ سے جو چیز اترتی ہے وہ بھی سِدْرَۃُ الْمُنْتَهٰی پر آ کر ٹھہر جاتی ہے اور پھر نیچے اترتی ہے۔ اسی لئے اس کا نام سِدْرَۃُ الْمُنْتَهٰی ہے۔ اگر اس کا ایک پتہ زمین پر گر جائے تو زمین کے سارے رہنے والوں کو روشن کر دے۔

سَدُوم: قوم لوط کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام جو شام کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔

سَدھارتَھ: بدمت کے بانی کا اصل نام ہے۔ گوتم بدھ، تعظیمی نام ہے جس کے معنی بیدار کے ہیں۔

السَّرَاۃ: عرب کا ایک بڑا پہاڑ جو عرب کے مغرب میں شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے۔

سُرَاقَۃ بن مالک بن جُعْشُم کِنَانِیُّ: یہ بنی مُدْلَج میں سے تھا اور اپنے دادا کی وجہ سے جُعْشُم مشہور تھا۔ رَابغ کے علاقے پر اسی کا قبیلہ قابض تھا۔ سُرَاقَۃ، جِعْرَانَہ کے مقام پر مسلمان ہوا۔ سفر ہجرت میں عُسْفَانُ کے قریب اس نے رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کیا تھا۔

السَّرح: مکے اور مدینے کے درمیان مَلَلُ کے قریب ایک وادی۔

السُّرَرُ: مکے سے چار میل پر ایک وادی۔

سَرِفْ: حجۃ الوداع میں مدینے سے یہ آپ ﷺ کی ساتویں منزل تھی جو تنعیم کے قریب مکے سے ۶ میل، ۷ میل، ۹ میل یا دس میل کے فاصلے پر ہے۔

السَّرَوَاتُ: یہ تین سَرَاۃ کا مجموعہ ہے۔ سَرَاۃ اونچے پہاڑی سلسلے کو کہتے ہیں۔ تینوں سراۃ تہامہ کے اس حصہ کی جانب واقع ہیں جو یمن سے متصل ہے۔ پہلا سَرَاۃ هُذَیل کا ہے۔ پھر ثَقِیف کا علاقہ آتا ہے۔ آخر میں اَزْد شَنُوءَۃ کا علاقہ پڑتا ہے۔

سَرِیَّۃ: جس معرکۂ جہاد میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس شریک نہیں ہوئے، اس کو سَرِیَّۃ کہتے ہیں۔

سَعْد: دیکھئے ابن سعد،

سَعْد بن مُعَاذ: قبیلہ بنی عبد الاَشْهَلُ کے سردار کا نام۔

سَعِیٌ: صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوگا اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر، اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

سَفَانَہْ: حاتم طائی کی لڑکی اور عدی بن حاتم کی بہن کا نام جو سریہ علی ابن ابی طالب کے قیدیوں میں شامل تھی۔

سَفْوَانُ: دیکھئے وادیٔ سَفْوَانْ.

سِقَایَہْ: حاجیوں کو پانی پلانا۔ بنی ہاشم کا ایک عہدہ۔

سُقْیَا: مکے اور مدینے کے درمیان مدینے سے دو دن کی مسافت پر فُـرُع کے قریب ایک آبادی ہے جسے بیوت سُقْیَا کہتے ہیں۔ یہاں مختلف باغات ہیں۔ اس کا موجودہ نام اُمُّ البَرکْ ہے۔

سَکْبٌ: آنحضرت ﷺ کے ایک گھوڑے کا نام۔

سَلاحْ: خیبر کے نیچے کی جانب کا علاقہ۔ شوال ۷ ہجری میں حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ کا سَرِیَّہْ جو یمن اور جُبَار بھیجا گیا تھا، وہ سَلاحْ سے گزرا تھا۔

سَلافَہْ بنت سَعِیْد: حضرت عاصم نے غزوۂ احد میں سَلافَہْ بنت سعید کے دو لڑکوں کو قتل کیا تھا اس لئے اس نے منت مانی کہ عاصم کے سر کا پیالا بنا کر اس میں شراب پیوں گی۔ نیز اس نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص عاصم کا سر لائے گا اس کو سو اونٹ انعام دوں گی۔ چنانچہ قبیلہ بنی ھُـذَیل کے کچھ لوگ حضرت عاصم کا سر لینے کے لئے روانہ ہوئے تا کہ سَلافَــــہْ کے ہاتھ فروخت کر کے بھاری قیمت وصول کریں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کو بھیج دیا اور وہ لوگ ان کی لاش میں سے کچھ بھی نہ لے سکے۔

سَلالِمْ (قلعہ): خیبر کا ایک قلعہ جہاں طویل محاصرے کے بعد یہود نے آپ ﷺ سے صلح کر لی۔

سَلْعٌ: مدینے کے ایک پہاڑ کا نام۔ وادیٔ موسیٰ میں ایک قلعہ۔ دیار ھُذَیل میں ایک پہاڑ۔

سَلِیْط: ان کا پورا نام سَـلِیْط بن عَـمْرو ہے۔ انہوں نے ہی یمامہ کے گورنر ھَوْذَہْ بن علی کو آپ ﷺ کا والا نامہ پہنچایا تھا۔

سُلَیْم: ایک عرب قبیلہ جو مدینے کے قریب رہتا تھا۔

السَّمَاوَہْ: کوفہ اور شام کے درمیان ایک مسطح اور غیر پتھریلا علاقہ۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ السَّـمَـاوَہْ بنی کلب کے چشمے کا نام ہے۔

سَمُرٌ: ببول کا درخت۔

سَمُوَانُ (قلعہ) یہ نطاۃ کا قلعہ تھا۔اس سے فارغ ہوکرآپ ﷺ خیبر کے دوسرے حصے شَق کی طرف متوجہ ہوئے۔سخت مقابلے کے بعد یہودی بھاگ کھڑے ہوئے اور بِنزَالُ کے قلعے میں قلعہ بند ہوگئے۔

سُمَیَّۃُ: حضرت عَمّارؓ کی والدہ جوضعیف تھیں۔اسلام لانے کے جرم میں ابوجہل نے ان کو برچھی مار کر ہلاک کردیا تھا۔یہ ابتدائی سات مسلمانوں میں سے تھیں۔ابن سعد نے صحیح سند کے ساتھ مجاہد سے نقل کیا ہے کہ یہ اسلام کی پہلی خاتون شہید ہیں۔

سِنُجَارُ: عراق کا ایک مشہور شہر جوشام کے راستے میں آتا ہے۔مَوْصِلُ اور سِنُجَارُ کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔

سُنُح: مدینے کے مضافات میں ایک جگہ جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رہتے تھے اور وہیں ان کا کارخانہ تھا۔یہ جگہ مسجد نبوی سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر تھی۔

سَوَادُ بن غَزِیَۃُ: بدر میں صف بندی کے دوران آپ ﷺ نے سوادُ بن غزیہ کو صف سے تھوڑا باہر نکلا ہوا پایا۔آپ ﷺ نے بطور تلطف ان کے پیٹ پر ایک چھوٹے تیر سے ہلکا سا چوکا دیکر فرمایا اے سواد سیدھا ہوجا۔سواد نے عرض کیا آپؐ نے مجھے تکلیف پہنچائی اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حق اور عدل کے ساتھ بھیجا ہے آپؐ میرا بدلہ دیجئے۔آپؐ نے اپنا شکم مبارک کھول کر سواد سے فرمایا اپنا بدلہ لے لو۔سواد آپ ﷺ سے گلے ملے اور آپؐ کے شکم کو چومنے لگے۔آپ ﷺ نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا، انہوں نے عرض کیا شاید یہ آخری ملاقات ہو اس لئے میں نے اپنی جلد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد سے مس کیا۔آپؐ یہ سن کر خوش ہوئے اور سواد کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

سَوَارِ قِیَّۃُ: مکے اور مدینے کے درمیان حاجب کے راستے میں ایک بستی۔یہ بہت زرخیر علاقہ ہے۔یہاں میٹھے پانی کے چشمے اور مختلف قسم کے پھل ہوتے ہیں۔

سُوَاعُ: یہ بنی ھُذَیل کا بت تھا۔

سَوُدَۃُ: یہ عَکّ کی لڑکی اور مُعَدُ اور اَیَادُ کی ماں تھی۔

سُوقِ حَضرُ مَوُت: حضرت موت ایک بڑی اور مشہور وادی ہے جو حضر موت کے سلسلہ کوہ کو درمیان سے قطع کرتی ہوئی سیکڑوں میل تک چلی گئی اور اس میں حضر موت کی بہت سی بستیاں ہیں۔جاہلیت کے زمانے میں یہاں بھی بازار لگتا تھا جس میں عرب قبائل جمع ہوتے تھے اور انکے

شعراء آکر اپنا کلام سناتے تھے اور تفاخر کرتے تھے۔

سُوقِ عُکَاظ: دیکھئے عُکَاظ۔

السُّوَیْدَاءُ: مدینے سے دو رات کی مسافت پر ایک جگہ۔

سِهَامُ: جوئے کا تیر جس سے قرعہ ڈالتے ہیں۔ یہ جمع ہے، اس کا واحد سَهْمٌ ہے۔

سُهَیل بن عَمرو: یہ نہایت فصیح و بلیغ مقرر تھے۔ لوگ ان کو خطیب قریش کہتے تھے۔ بیعت رضوان کی خبر سے مرعوب ہو کر قریش نے صلح کے لئے ان کو سفیر بنا کر بھیجا۔ کافی دیر تک صلح کی شرائط پر گفتگو ہوتی رہی۔ بالآخر چند شرطوں پر اتفاق رائے ہو گیا۔ بعد میں سُہَیل مسلمان ہو گئے تھے۔

سُهَیلی: مشہور سیرت نگار اور ابن ہشام کی السیرۃ النبویہ کی مقبول ترین شرح رَوْضُ الْاُنُف کے مؤلف۔

السَّیَالَۃُ: یہ مقام مدینے سے مکہ جانے والوں کی پہلی منزل پر صُخَیرَاتُ الثُمَام سے آگے واقع ہے۔ یہ ایک وادی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے یہاں سے گزرے تھے۔ یہ مدینے سے ۲۹ میل پر ہے۔

سِیفُ البَحر: مقام عِیص کے نواح میں ساحل سمندر۔

سَیلِ العَرِمُ: یمن کا مشہور سیلاب جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ السبا آیت ۱۶ میں بھی ہے۔

سُیُوطِی: عبدالرحمٰن۔ ان کا لقب جلال الدین سیوطی ہے۔ ولادت قاہرہ یکم رجب ۸۴۹ ہجری، وفات الروضہ (جزیرۂ نیل) ۱۸ جمادی الاول، ۹۱۱ ہجری، عمر ۶۲ سال۔ ان کا خاندان ایرانی الاصل تھا جو مصر کے قصبہ سُیُوط میں آباد ہو گیا تھا۔ اسی نسبت سے سیوطی کہلائے۔ تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ علوم پر دسترس حاصل تھی۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۵۶۱ بتائی جاتی ہے اہم کتابوں میں الاتقان فی علوم القرآن، تاریخ الخلفاء، الخصائص الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ۔

سِیءُ: مکہ مکرمہ سے تین منزل پر بصرہ کی جانب ذَاتِ عِرْق کے قریب ایک مقام جہاں بنو ھَوَازِنُ کی ایک شاخ بنو عامر بن مُلَوِّح کے لوگ آباد تھے۔

﴿ش﴾

شَافِعی (امام): پیدائش ۱۵۰ ہجری، وفات ۲۰۴ ہجری۔ فقہ شافعیہ کے بانی اور حدیث میں مسند شافعی اور

اصول فقہ میں رسالۂ اصولیہ و کتاب الام کے مئولف ہیں۔

شَامَۃ: مکے کے قریب ایک پہاڑ۔اسی کے قریب ایک اور پہاڑ تھا جس کو طَفِیْل کہتے تھے۔

الشِّحرُ: تنگ کنارہ۔ بحر ہند کے ساحل پر یمن کی جانب ایک کنارے یا چھوٹے گاؤں کا نام۔ اِصْمعی کے بقول یہ عَدَن اور عُمَان کے درمیان واقع ہے۔اس کی طرف کئی راوی منسوب ہیں۔

الشَّراۃُ: شام کی ایک جانب، دمشق اور مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک پہاڑی سلسلہ۔ عُسْفَان کے بائیں جانب بنی لیث کا ایک بہت بلند پہاڑی سلسلہ جہاں کثرت سے بندر پائے جاتے تھے اور مختلف قسم کے درخت اگتے تھے۔

شُرَحبِیل بن عمرو غَسَّانِیْ: یہ قیصر کی طرف سے شام کا امیر تھا۔

شِعب: پہاڑی درہ۔ یہ شین کی زیر اور پیش دونوں طرح آتا ہے۔دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ جگہ کو شِعب کہتے ہیں۔

شِعبِ ابی طالب: بنو ہاشم کا موروثی پہاڑی درہ جہاں مقاطعۂ بنی ہاشم کے دوران دو یا تین سال تک ابو طالب آنحضرت ﷺ اور اپنے خاندان کے ساتھ رہے۔اس کو شِعبِ ابو یوسف بھی کہتے ہیں۔

شُعَیْبَۃ: جدہ کے قریب ایک مقام کا نام جو حجاز کے بحری ساحل پر جدہ سے پہلے مکے کی طرف کشتی یا جہاز کے کنارے پر آنیکی جگہ ہے۔

شِفَا بنت ہاشم: ہاشم بن عبد مناف کی لڑکی کا نام۔

شَقّ: خیبر کے دو حصے تھے۔ایک حصے کا نام شق تھا۔اس میں چار قلعے، بِنزَال، قَمُوص، وَطِیح اور سَلالِم تھے۔ان میں سب سے مستحکم ابو الحُقَیق کا قلعہ قَمُوص تھا جو حضرت علی کے ہاتھ پر فتح ہوا۔اور یہیں فیصلہ کن جنگ لڑی گئی۔

شَقِّ صَدر: آنحضرت ﷺ کے سینے مبارک کو کھول کر آب زم زم سے دھونا اور اس میں ایمان وحکمت ڈال کر ٹھیک کر دینا۔آپ کے ساتھ یہ واقعہ تین مرتبہ پیش آیا۔پہلی مرتبہ اس وقت پیش آیا جب بنی سعد میں پرورش پا رہے تھے۔دوسری بار بعثت کے وقت اور تیسری مرتبہ شب معراج میں پیش آیا۔

شَقُّ القَمَر: چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔علماء امت بالاجماع متفق ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا رسول اللہ ﷺ

کے زمانے میں واقع ہوا اور یہ آپؐ کا عظیم معجزہ تھا۔ یہ واقعہ ہجرت مدینہ سے پہلے کا ہے، جب آپؐ منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ مشرکین مکہ جمع ہو کر آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ سے نبوت کی نشانی طلب کی۔ نشانی طلب کرنے والوں میں قریش کے بڑے بڑے سردار شامل تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ مشرکین مکہ کہنے لگے کہ اگر آپؐ سچے نبی ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں یہ معجزہ دکھا دوں تو ایمان بھی لاؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئیں گے۔ اس وقت چودھویں کا چاند نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پھر شہادت کی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسی وقت چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا جبل ابی قُبَیس پر تھا اور دوسرا ٹکڑا جبل قُعَیقِعَانْ پر تھا اور درمیان میں کوہ حِرا تھا۔ اس وقت لوگوں کی حیرت کا یہ عالم تھا کہ وہ بار بار اپنی آنکھیں کپڑے سے صاف کرتے تھے اور چاند کی طرف دیکھتے تھے تو دو ٹکڑے نظر آتے تھے۔ کئی گھنٹے تک چاند اسی حالت میں رہا۔

شُقُوق: یہ شَقّ یا شِقّ کی جمع ہے۔ کوفہ سے مکے کے راستے پر واقِصَہ کے بعد ایک منزل۔ ارض یمامہ میں بنوضَبَّہ کے ایک کنویں کا نام بھی شُقُوق ہے۔

شُقَیقَہْ: یہ عَکّ کی لڑکی تھی اور ربیعہ اور انمار کی ماں۔

شَکّ: مُعَدّ کے لڑکے کا نام (ابن سعد کے مطابق)

شُمَاخْ: ایک یہودی کا نام جس نے وَطِیح وسَلالِم کے قلعوں کے محاصرے کے بعد یہود کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح کی بات کی تھی۔

شَنُوکَہْ: ایک پہاڑ کا نام۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے موقع پر السَّیَالَہْ سے گزرے پھر فَجّ الرَّوحَاءْ، پھر شَنُوکَہْ سے گزرے۔

شَنُوءَہْ: شب معراج میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ شَنُوئَہ کے لوگوں کے مشابہ تھے۔

شُودَرْ: ہندمذہب میں شودر سب سے نچلے طبقے کو کہتے ہیں۔

شَوط: حجر اسود سے شروع کر کے بیت اللہ کے گرد ایک چکر لگانے کو شَوط کہتے ہیں۔ ایک طواف میں سات شوط یعنی سات چکر ہوتے ہیں۔

شَیبَہ بن رَبِیعَہْ: طائف کے سفر میں جب اوباش لڑکوں نے آپ ﷺ کو پتھر مار مار کر شدید زخمی کر دیا تو

آپ ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لی تھی اور ایک درخت کے سایہ میں آرام فرمایا تھا۔ غزوۂ بدر میں یہ دونوں کافر مارے گئے۔

الشِیُحَۃُ: دریارِ بنی یَرْبُوع میں حَزْنُ کے قریب ایک جگہ۔

شیخ نَجدِیْ: ہجرت مدینہ سے پہلے جب مشرکین مکہ آپ ﷺ کے بارے میں مشورے کے لئے دارالندوہ میں جمع ہوئے تو مجلس شروع ہوتے ہی ابلیسِ لعین ایک سن رسیدہ نجدی بزرگ کی شکل میں دارالندوہ کے دروازے پر آکر کھڑا ہوگیا تھا۔ جب لوگوں نے اس کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کون ہو تو اس نے بتایا کہ میں اہل نجد میں سے ایک بزرگ ہوں، میں نے سنا ہے کہ تم ایک اہم مشورہ کر رہے ہو، اس لئے میں بھی حاضر ہوگیا۔ شاید کوئی مفید مشورہ دے سکوں۔ پھر لوگوں نے اس کو اندر بلالیا۔

شَیْخَیْن: شیخین دو ٹیلوں کا نام تھا جو مدینے اور احد کے درمیان واقع تھے۔ ان ٹیلوں میں سے ایک پر ایک نابینا یہودی رہتا تھا اور دوسرے پر ایک نابینا یہودیہ رہتی تھی۔ اس لئے یہ ٹیلے شیخین کے نام سے مشہور تھے۔

شِیْمَاءُ: دیکھئے حُذَیْفَۃُ:

﴿ص﴾

صَابِئِیَّتُ: ستارہ پرستی۔ یہ عراق کا قدیم مذہب تھا۔

الصَّادِقْ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔ آپ ﷺ کی امانت و دیانت، راست بازی و حسن معاملہ اور پاکیزہ اخلاق کی بنا پر لوگ آپؐ کو الصادق کہنے لگے۔

صَاعْ: تقریباً ساڑھے تین سیر وزن کا ایک پیمانہ۔

صُحَارُ: یہ اسم ہے اور صَحْرَاءُ سے مشتق ہے۔ عُمَانُ میں پہاڑ سے متصل ایک قصبہ۔

صُخَیْرَاتُ الثُّمَامُ: یہ بدر اور ذاتُ العُشَیْرَۃُ کے راستوں کی ایک منزل ہے جو السَّیَالَۃُ سے پہلے فَرْشُ اور السَّیَالَہ کے درمیان واقع ہے۔

صُخَیرَاتُ الیَمَامُ: یہ بھی بدر اور ذاتُ العُشَیرَۃُ کے راستوں کی ایک منزل ہے۔ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا۔

صَدَقَۃُ الفِطر: رمضان المبارک کے اختتام پر ہر مسلمان پر جو ایسے نصاب کا مالک ہو جو اس کی اصل حاجتوں سے زائد ہو، اپنے اور اپنے زیرِ کفالت چھوٹی اولاد کی طرف سے، صدقۃ الفطر واجب ہوتا ہے۔ اس کی مقدار گندم میں نصف صاع (تقریباً پونے دو سیر) اور جو، کھجور اور کشمش میں ایک صاع ہے۔

صَرِیفُ الاَقْلاَمْ: لکھتے وقت قلم سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کو صریف الاقلام کہتے ہیں۔ ساتویں آسمان سے اوپر یہ وہ مقام ہے جہاں فرشتے امور الٰہیہ اور احکام خداوندی کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔

صَعْب (قلعہ): خیبر کے علاقے نَطَاۃُ کا دوسرا قلعہ صَعْب بن معاذ ہے۔ قلعہ نَاعِمُ کی فتح کے بعد آپ ﷺ نے قلعہ صعب کا محاصرہ کیا۔ تین روز تک اس کا محاصرہ جاری رہا۔ اس کے بعد قلعہ فتح ہو گیا۔ خیبر میں اس سے بڑھ کر غلہ اور چربی کسی قلعہ میں نہیں تھا۔

صَفَا: بیت اللہ کے قریب ایک پہاڑی جہاں سے حج وعمرے کی سعی شروع کی جاتی ہے۔

الصَّفرَاءُ: بدر اور مدینے کے درمیان ایک وادی کا نام جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کا تمام مالِ غنیمت مسلمانو میں برابر برابر تقسیم فرمایا تھا۔ اس وادی میں کھجور کے درخت اور کھیتی باڑی کثرت سے ہوتی ہے۔ اس میں جُھَینَہ، انصار اور بنی فہر کے لوگ آباد تھے۔ اس کے اور بدر کے درمیان ایک مرحلے کا فاصلہ ہے

صَفوَانُ بن اُمَیَّۃُ: اسی نے معرکہ بدر کے بعد عُمَیر بن وہب کے ساتھ مقتولین کا تذکرہ کر کے اس کو آنحضرت ﷺ کے (العیاذ باللہ) قتل پر آمادہ کیا تھا اور اس نے عمیر کے قرض کی ادائیگی اور اس کے بچوں کی کفالت کا ذمہ لیا تھا۔ پھر جب عمیر بن وہب اپنے ارادے کی تکمیل کے لئے مدینے روانہ ہو گیا تو صفوان بن امیہ لوگوں سے کہتا تھا کہ میں تمہیں آئندہ چند دنوں میں ایسی خوشخبری سناؤں گا کہ تم بدر کا واقعہ بھول جاؤ گے۔ ان دنوں یہ ہر سوار سے عمیر کے بارے میں پوچھتا تھا یہاں تک کہ ایک سوار نے اس کو اس کے اسلام کے بارے میں بتایا تو اس نے قسم کھالی کہ اب وہ عمیر سے کبھی بات نہیں کرے گا۔

صُفَّۃُ: لغت میں صُفَّـہ سایہ دار جگہ کو کہتے ہیں۔ تحویل قبلہ کے بعد مسجد نبوی میں قبلہ اول کی طرف

والی دیوار اور اس سے متصل جگہ ان اصحاب کے لئے چھوڑ دی گئی تھی جنہوں نے اپنی زندگی صرف عبادت اور آپ ﷺ کی محبت کے لئے وقف کردی تھی اور جن کا کوئی گھر بار اور ٹھکانا نہ تھا۔ اسی کو صُفَّه کہتے ہیں۔

صَفِیَّہْ بنت عبدالمطلب: عبدالمطلب کی بیٹی کا نام۔ آپ صحابیہ ہیں۔

الصُّلْصُلُ: ذوالحُلَیْفَه سے آگے چڑھائی پر مقام بَیْدَاءُ کے پاس ایک مشہور پہاڑ۔

صَلوٰۃ: نماز۔ لغت میں حرکت کرنے کو نماز کہتے ہیں۔ فقہی اصطلاح میں مخصوص طریقے سے عبادت کرنے کا نام ہے۔ یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔

صَلٰوۃ الخَوْف: حالتِ جنگ کی نماز کو صلوٰۃُ الخَوْف کہتے ہیں۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آدھی فوج ہتھیار بند ہوکر امام کے پیچھے نماز پڑھتی ہے اور باقی آدھی فوج ہتھیار باندھے دشمن پر نظر رکھتی ہے۔ ایک رکعت کے بعد پہلی آدھی فوج دشمن پر نظر رکھنے کے لئے چلی جاتی ہے اور دوسری آدھی فوج امام کے پیچھے آجاتی ہے۔ امام جب دوسری رکعت پوری کرلے تو فوج کے دونوں حصے باری باری اپنی نماز پوری کریں۔

صَنْعَاءُ: یمن کا دارالحکومت۔

صَوْرَیْن: مدینے کے قریب ایک جگہ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں پہنچنے سے پہلے راستے میں صَوْرَیْن کے پاس کچھ صحابہ آپؐ کو ملے۔ یمن میں حضارمہ کی ایک بستی۔ اس کے اور صنعاء کے درمیان ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔

الصَّهْبَاءُ: مدینے سے خیبر جاتے ہوئے عصر سے آگے ایک جگہ۔

صُهَیْب: قریش نے ان کو بھی سخت تکلیفیں دیں، انہوں نے ربیع الاول کے شروع میں سب مسلمانوں کے بعد ہجرت کی۔ ہجرت کے وقت کفار نے پیچھا کر کے ان کا راستہ روکا تو انہوں نے مشرکوں کو مال کی پیش کش کی جو انہوں نے قبول کرلی اور مال لے کر ان کا راستہ چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صُهَیْب نے تجارت سے خوب نفع کمایا۔ اس پر سورۂ بقرہ کی آیت ۲۰۷ نازل ہوئی۔

﴿ض﴾

ضَبّ: مسجد الخَیف کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

ضَجْنَانُ: مکے سے ۲۵ میل کے فاصلے پر ایک مقام کا نام۔ بعض مفسرین کے مطابق اسی مقام پر سورۂ فتح نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ صلح جس کو وہ شکست سمجھ رہے ہیں وہ دراصل فتحِ عظیم ہے۔

ضِحَاکُ: عدنان کے لڑکے کا نام۔

ضِرَارُ بن عبدالمطلب۔ عبدالمطلب کے بیٹے نام۔

ضَرِیَّۃُ: نجد میں بصرہ سے مکے کے راستے پر ایک قدیم بستی۔ جسکی طرف حِمٰی ضَرِیَّۃُ منسوب ہے اور جہاں بصرہ سے آنے والے حجاج ٹھہرتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بصرہ کے راستے میں بنی کِلاب کی ایک بستی کا نام ضریۃ ہے اور وہ مکہ سے زیادہ قریب ہے۔

ضَعِیفَۃُ بنت ہاشم: ہاشم کی بیٹی کا نام۔

ضُغَاطِرُ الْاُسْقُفُ: رومہ میں عیسائیوں کا لاٹ پادری، جس کے پاس ہرقل نے آنحضرت ﷺ کا نامہ مبارک تصدیق کے لئے بھیجا تھا۔ اس نے تصدیق تو کی مگر ایمان نہیں لایا۔ بعد میں اس کے ایمان لانے کے بارے میں اختلاف ہے۔ ممکن ہے وہ دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہوں۔

ضِمَادُ بن ثَعْلَبَۃُ: آپ ﷺ کے خاص احباب میں سے تھے۔ طبابت اور جراحی کے پیشے سے وابستہ تھے۔

ضِمَادُ اَزْدِی: یہ یمن کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے سن رکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنون کا اثر ہے۔ مکے آکر انہوں نے دیکھا کہ بچے آپ ﷺ کے پیچھے چل رہے ہیں۔ ضِمَاد نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں جنون کا علاج کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پہلے مجھ سے سن لو۔ پھر آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ ضماد سنتے ہی مسلمان ہو گئے۔

﴿ط﴾

طَابُخَۃُ: الیاس بن مُضَرُ کے لڑکے کا نام۔ ان کا اصل نام عَمْرو تھا۔

طَائف: مکے سے مشرقی جانب تقریباً ۹۰ کلومیٹر پر ایک مشہور شہر ہے جو جبل السَّرَاۃ کے سلسلہ پر آباد ہے اور حجاز کا پہاڑی شہر ہے۔ یہاں انگور اور دوسرے پھل بکثرت ہوتے ہیں اور بنوثقیف آباد تھے۔

طِبرِیْ: ابوجعفر محمد بن جریر۔ ولادت آمل طبرستان ۲۲۴ھ، وفات بغداد شوال ۳۱۰ھ، عمر ۸۶ سال۔ سات برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ تصانیف کی تعداد ۲۶ جن میں تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ کے موضوعات شامل ہیں۔ بعض کتابیں تین یا چار ہزار صفحات کی ہیں۔ روزانہ ۸۰ صفحے لکھنے کا معمول چالیس سال تک رہا۔ تاریخ الرسل والملوک ۱۳ جلدوں میں یگانہ روزگار تصنیف ہے۔

طَرَف: بنوثَعْلَبَہُ کے ایک کنویں کا نام جو عراق کے راستے میں مدینے سے ۳۶ میل پر واقع ہے۔

طَرْفَاءُ: یہ اَثَـلْ سے ملتا جلتا تناور درخت ہوتا ہے مگر اَثل اس سے چھوٹا اور جھاڑی نما ہوتا ہے۔ اَثل کو اردو میں جھاؤ کہتے ہیں۔

طَفِیْلٌ: مکے سے تقریباً دس میل پر ایک پہاڑ۔ اس کے قریب ایک اور پہاڑ تھا جس کو شَامَۃ کہتے تھے۔

طُفَیْل: تہامہ اور یمن کے درمیان ایک وادی۔ بیت المقدس کے قریب وادیٔ موسیٰ میں ایک قلعہ جس کو طُفَیْل کہتے ہیں۔

طَوَاف: لغت میں کسی چیز کے گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں اور شرعی اصطلاح میں حجر اسود سے شروع کرکے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

طَوَافِ وَدَاع: اس کو طوافِ صدر بھی کہتے ہیں۔

طَوافِ اِفَاضَہ: اس کو طوافِ زیارت، طوافِ فرض، طوافِ رکن اور طوافِ یوم النحر بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کا رکن اعظم ہے۔

طُوبیٰ: سِدْرَۃُ الْمُنْتَھیٰ ہی کو طُوبیٰ کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سِدرَۃُ المُنتَھیٰ۔

طَیّ: لپیٹنا۔ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

طَیِّبَہْ: پاکیزہ۔ زمزم کا نام۔ مدینہ منورکا نام بھی ہے۔

﴿ظ﴾

ظَبْیَۃُ: اس کی جمع ظِبَاءُ ہے۔ دیار جُھَیْنَۃُ میں ایک جگہ ہے۔ یَنْبُعْ اور غَیْقَۃُ کے درمیان ساحل سمندر کے ساتھ بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔

ظُبْیَۃُ: واقدی کہتے ہیں کہ یہ مدینے کے قریب الرَّوْحَاءُ سے ۳ میل پر واقع ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے السَّیَالَۃُ سے گزرے۔ پھر فَجّ الرَّوْحَاءُ، پھر شَنُوکَہ سے گزرے یہاں تک کہ عِرَقِ الظَّبِیَّہ پہنچے۔

ظُفُرٌ: مدینے اور شام کے درمیان شُمِیْط کے پہلو میں دیار فَزَارَۃُ میں ایک جگہ۔ یہیں ام قِرْفَۃُ کو قتل کیا گیا جس کا نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر تھا۔

الظَّھْرَانُ: مکے کے قریب (تقریباً ایک منزل پر) ایک وادی اور اسی کے قریب مَرُّ الظَّھْرَانُ کے نام سے ایک بستی ہے۔

﴿ع﴾

عَادُ: ایک شخص کا نام جس کی طرف قوم عَادُ منسوب ہے۔ حضرت ہود علیہ اسلام اسی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یہ لوگ یمن کے علاقے احقاف میں آباد تھے۔

عَارِبُ: قبیلہ غطفان کی ایک شاخ۔

عَارِبَۃُ: عرب بائدہ کے بعد یہی اصل عرب تھے اور یعرب بن لیث جب بن قحطان کے نسب سے تھے اور قحطانی کہلاتے تھے۔

عَبَابِیب: دیکھئے عَبَابِیْد.

عَبَابِیْد: طریق ہجرت میں ایک مقام کا نام۔ مدینے ہجرت کے وقت آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مُدْلَجَۃُ تَعْھِنَ سے گزرے پھر عَبَابِیْد سے۔ بعض نے اس کو عَبَابِیب کہا ہے اور بعض نے العِثْیَانَۃُ کہا ہے۔ ہجرت کے حوالے سے اس مقام کے مختلف

نام آئے ہیں۔

العِثْیانَۃ: دیکھئے عَبَابِید.

عَدَّاس: عُتْبَۃ بن رَبِیعَہ اور شَیْبَۃ بن ربیعہ کے عیسائی غلام کا نام، جس کے ذریعے عُتْبَۃ اور شَیْبَۃ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس انگوروں کا ایک طبق بھیجا تھا، جبکہ آپ ﷺ نے سفر طائف کے دوران زخمی ہونے کے بعد ان کے باغ میں کچھ دیر قیام فرمایا تھا۔

عَدَن: بحر ہند کے ساحل پر یمن کے نواح میں ایک مشہور تجارتی شہر۔

عَرَب: وہ لوگ جو بحراحمر کی مشرقی جانب آباد تھے۔

عَرْبَۃ: دشت۔ صحرا۔

عَرْج: مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیانی راستے کی ایک گھاٹی جہاں قافلے منزل کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ سفر ہجرت اور حجۃ الوداع میں یہاں سے گزرے تھے۔ یہ رُوَیْثَۃ سے ۱۴ میل کے فاصلے پر ہے۔

عَرَفَات: مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل مشرق کی طرف ایک پہاڑ کا نام جہاں اسی نام سے ایک میدان ہے۔ ۹ ذی الحجہ کو حاجی حج کے لئے اسی میدان میں جمع ہوتے ہیں۔

عِرْق: البَصْرَۃ کے قریب ایک جگہ۔ زَبِیْد کے ایک موضع کا نام۔ بنی حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم کی وادی کا نام۔

عِرْقُ الظُّبْیَۃ: مقام صفراء اور مدینے کے درمیان ایک مقام جہاں جنگ بدر سے واپسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عُقْبَۃ بن ابی مُعِیط کے قتل کا حکم دیا اور عاصم بن ثابت نے اس کی گردن ماری۔

عُرَنَۃ: دیکھئے بَطْن عُرَنَہ.

العُرُوْض: نجد کے شمال میں ایک علاقہ، جو یمامہ، بحرین اور عمان پر مشتمل ہے۔ یہ علاقہ چونکہ نجد اور عراق کے مابین پھیلا ہوا ہے اس لئے اسے عروض کہا جاتا ہے۔

عَرِیْض: مدینہ منور کے مشرق میں ایک چراگاہ۔ غزوۂ احد کے موقع پر قریش کے گھوڑوں نے اس کا صفایا کر دیا تھا۔

عُزّٰی: عرب کا ایک مشہور بت۔

عَزْوَر: جُحْفَۃ کی گھاٹی جہاں سے مکے اور مدینے کی طرف راستہ جاتا ہے۔ ایک پہاڑ کا نام جو معدن بنی سلیم کی طرف سے گزرنے والے حاجیوں کے راستے کے دائیں جانب واقع ہے۔

رضویٰ کے مقابل بھی اسی نام کا ایک پہاڑ ہے۔

العُسرَۃُ: غزوۂ تبوک کو غزوۃ العسرت بھی کہتے ہیں۔

عُسفَان: حجۃ الوداع کے موقع پر مدینے سے روانگی کے بعد وادیٔ عُسفان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی منزل تھی۔ یہ رابغ اور مکے کے درمیانی راستہ پر تقریباً وسط میں ایک چشمہ ہے جو رابغ سے ۸۴ کلومیٹر اور مکہ سے ۱۰۳ کلومیٹر پر ہے۔ آج کل اس کو مَدرَج عثمان کہتے ہیں۔

عَسقَلَانُ: فلسطین کے قریب سمندر کے کنارے شام کا ایک شہر جو غزّہ اور بیت جِبرِین کے درمیان واقع ہے۔

عَسِیبٌ: نجد کے بالائی علاقے میں ایک مشہور پہاڑ۔

العُشَیرَۃُ: اس کو عُسَیرَۃ بھی کہتے ہیں۔ مکے اور مدینہ کے درمیان ینبع کے نواح میں ایک مقام کا نام۔ ابوزید کہتے ہیں کہ العُشَیرۃ ینبع اور ذی المَروَۃ کے درمیان ایک چھوٹا سا قلعہ ہے جہاں کی کھجوریں حجاز کی تمام کھجوروں پر فضیلت رکھی ہیں سوائے خیبر کی الصَیحَانِیْ اور مدینے کی البرنی اور العجوز کے۔

عُصَبَۃُ: ھُمَزَۃ کے وزن پر۔ اس کو عَصَبِیۃ بھی پڑھا گیا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ ایک قلعے کا نام ہے اور بعض حضرات کے مطابق یہ قبا کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

عِصَرٌ: مدینہ اور وادیٔ فُرُع کے درمیان ایک پہاڑ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے غزوۂ خیبر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ عِصَر کے پاس سے گزرے جہاں آپؐ نے ایک مسجد بنائی۔ پھر الصَّھبَاءُ سے گزرے۔

عَصمَاءُ: ایک یہودی عورت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہا کرتی تھی اور آپ ﷺ کو طرح طرح سے اذیتیں پہنچایا کرتی تھی اور لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرتی تھی۔ ابھی آپؐ بدر سے واپس تشریف نہیں لائے تھے کہ اس نے پھر اسی قسم کے اشعار کہے۔ حضرت عُمَیر بن عدی نے یہ اشعار سن کر منت مانی کہ اگر آپ ﷺ بدر سے کامیاب اور صحیح وسالم تشریف لے آئے تو میں اس کو ضرور قتل کر دوں گا۔ چنانچہ جب آپؐ بدر سے کامیاب تشریف لے آئے تو حضرت عُمَیر نے جو نابینا تھے رات کے وقت عصماء کے گھر میں داخل ہو کر اس کو قتل کر دیا۔

عَصِیَّۃُ: بنی سُلَیم کی ایک شاخ۔

عَضَلُ بن الھُوْن: عدنانیوں میں سے ہُون بن خُزَیمَۃ کا ایک بطن۔

عَفْرَاءُ: جنگ بدر میں ان ہی کے بیٹوں مَعَاذ اور مُعَوِّذْ نے ابوجہل کو واصلِ جہنم کیا تھا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ مَعَاذُ بن عمرو بن الجموح اور مُعَوِّذُ بن عَفْرَاءُ نے واصلِ جہنم کیا تھا۔

عُقَابُ: قومی نشان کی علمبرداری۔

عَقَبَۃُ: پہاڑی گھاٹی۔ تنگ پہاڑی گزرگاہ۔ مکے سے منیٰ جاتے ہوئے یا منیٰ سے مکے جاتے ہوئے منیٰ کے مغربی کنارے پر ایک تنگ پہاڑی راستہ سے گزرنا پڑتا تھا۔ یہی گزرگاہ عَقَبَۃُ کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو جس ایک جمرہ کو کنکریاں ماری جاتی ہیں وہ اسی گزرگاہ کے سرے پر واقع ہے، اسی لئے اس کو جمرہ عَقَبَۃُ کہتے ہیں۔ باقی دو جمرے جمرۂ عَقَبَۃُ سے مشرق کی جانب واقع ہیں۔ نبوت کے بارہویں سال حج کے دنوں میں مدینہ منورہ کے ۱۲ آدمیوں نے اسی گھاٹی میں آپ ﷺ سے بیعت کی۔ جس کو بیعت عَقَبَۃُ اولیٰ کہتے ہیں۔

عَقْرَبَاءُ: ارض یمامہ میں نِبَاج کے راستے پر قَرْقَرَی کے قریب ایک مقام۔

عَقْرَبَۃُ: بنی اسد کا ایک کنواں۔

عَقِیْق: مدینے کے قریب ایک وادی۔ خندق کے موقع پر قریش اور ان کے حامی اسی وادی میں اترے تھے جہاں ان کو اپنے گھوڑوں کی خوراک کے لئے کچھ نہ ملا۔

عُکَاشَۃُ بن مِحْصَنُ: بدر کے دن لڑتے لڑتے ان کی تلوار ٹوٹ گئی۔ پھر یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا اے عُکَاشَۃُ اسی کے ساتھ قتال کرو۔ پھر جب حضرت عُکَاشَۃُ نے اس شاخ کو حرکت دی تو وہ ایک لمبی، نفیس اور چمکدار تلوار بن گئی۔ انہوں نے اسی تلوار سے قتال کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار فرمایا۔ اس تلوار کا نام عَوْن رکھا گیا جو حضرت عُکَاشَۃُ کے پاس ہمیشہ رہی۔

عُکَاظُ: زمانہ جاہلیت میں عرب کے بازاروں میں سے ایک بازار جہاں ہر سال عرب قبائل جمع ہوتے تھے اور ان کے شعراء آکر مفاخرت کرتے تھے اور اپنا کلام سناتے تھے۔ یہ میلہ شوال میں نخلہ اور طائف کے درمیان مقام عُکَاظُ میں لگتا تھا۔ طائف اور عُکَاظُ کے درمیان ایک رات کی مسافت اور عُکاظ اور مکہ کے درمیان ۳ رات کی مسافت ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ عُکَاظُ، نخلہ اور طائف کے درمیان تھا اور ذُو الْمَجَازُ عرفات کے پیچھے اور مَجَنَّۃُ مَرُّ الظَّھْرَانُ کے پاس تھا۔ یہ قریش اور عرب کے بازار تھے۔ ان میں سب سے بڑا بازار

عُکَاظ کا تھا۔ کہتے ہیں کہ عکاظ کے بازار میں عرب پورا شوال کا مہینہ قیام کرتے تھے۔ پھر مَجَنَّہ کے بازار کی طرف منتقل ہو جاتے اور وہاں بیس ذیقعدہ تک قیام کرتے پھر ذی المجاز کے بازار کی طرف منتقل ہو جاتے اور وہاں ایام حج تک قیام کرتے۔

عُکل: عدنانیوں میں سے طابخہ کا ایک بطن۔

اَلْعَلاءُ: خیبر کے شمال میں ایک نخلستانی بستی ہے۔ اس کا جائے وقوع تقریباً وہی ہے جو دیار ثمود کا ہے۔

عَمّارُ: یہ یمن کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد یاسر مکے آئے تو ابو حُذَیفَہ مَخزُومِی نے اپنی کنیز سُمَیَّہ سے ان کی شادی کر دی۔ حضرت عمار انہی کے بطن سے تھے۔ قریش حضرت عمار کو بہت تکلیفیں دیتے تھے۔ تپتی ہوئی زمین پر لیٹا کر اتنا مارتے کہ وہ بیہوش ہو جاتے، کبھی پانی میں غوطے دیتے اور کبھی انگاروں پر لیٹاتے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عمار، سر سے پیر تک ایمان سے بھرا ہوا ہے۔

عَمّارَہُ بن ولید: قریش کا نہایت حسین وجمیل اور سب سے زیادہ عقلمند نوجوان جس کو قریش کے لوگ ابو طالب کے پاس لیکر گئے اور ان سے کہا کہ اس کو بیٹا بنالو اور اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم (نعوذ باللہ) اس کو قتل کر کے قوم کو مصیبت سے نجات دلا دیں گے۔ ابو طالب نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ تو بدترین سودا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے پالے ہوئے بیٹے کو قتل کے لئے تمہارے حوالے کر دوں اور تمہارے بیٹے کو لیکر تمہارے لئے اس کی پرورش کروں۔ خدا کی قسم یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

عَمّانُ: دقیانوس کے شہر کا نام۔ اسی کے قریب اصحاب کَہْف اور رَقِیم ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شام کی طرف ارضِ بَلْقَاءُ کا ایک قصبہ ہے۔

عَمرَہْ: بلا دِ ھُذَیل میں ایک پہاڑ کا نام۔

عُمرَہْ: حِلْ یا مِیقَاتْ سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کرنے، صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے اور اس کے بعد سر منڈوانے کو عُمرَہْ کہتے ہیں۔

عُمرَہُ جِعْرَانَہْ: غزوۂ حنین سے واپسی پر جِعْرَانَہ کے مقام سے عمرہ کا احرام باندھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا کیا۔

عمرۃ الحدیبیہ: ہجرت کے بعد یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا عمرہ تھا، مگر مشرکین نے عمرہ ادا کرنے نہ دیا البتہ اس موقع پر آپ ﷺ نے قربانی کی، حلق کرایا اور احرام سے باہر آگئے۔ چونکہ یہ

سفر عمرے کی ادائیگی کی نیت سے کیا گیا تھا۔ اور عمر کا احرام بھی بندھا گیا تھا اس لئے اسے عمروں میں شمار کرلیا جاتا ہے اگر چہ اس موقع پر حقیقت میں عمرہ ادا نہیں کیا گیا۔

عمرۃ القضاء: ٦ ہجری میں قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمرہ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ حُـدَیْبِیَـہ کے معاہدے کے تحت آئندہ سال یعنی ۷ ہجری میں عمرہ ادا کرنے اور مکے میں ۳ دن قیام کی اجازت تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ۷ ہجری میں عمرہ حُـدَیْبِیَـۃ کی قضا کی۔ اسی لئے اس کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں۔

بنو عُوَالُ: یہ مدینے سے چالیس میل کے فاصلے پر رَبُذَہ کے راستے میں موضع ذُوالقَصَّۃُ میں آباد تھے۔

عَوْن: حضرت عُکَاشَۃُ کی تلوار کا نام۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے عُکَاشَۃُ.

عِیص: بحر احمر کے اطراف میں یَنْبُعُ اور مَرْوَہْ کے درمیان مدینے سے چار رات کی مسافت پر ایک مقام۔

عَیْنَیْن: احد کی ایک پہاڑی کا نام ہے۔ اس کے اور احد کے درمیان وادی حائل ہے۔

عُیَیْنَۃُ بن حِصْن فَزَارِیْ: قبیلہ غَطَفَانُ کے سردار کا نام جس نے غزوۂ احزاب کے موقع پر یہود کی اس پیش کش پر جنگ میں شرکت منظور کی تھی کہ وہ خیبر کی کھجور کی ایک سال کی کل پیداوار یا اس کا نصف اس کو دیدیں گے۔

﴿غ﴾

غَابِرْ: یمن کے ایک قلعے کا نام۔

غَابَۃْ: غَابہ کے معنی جنگل کے ہیں۔ یہ شام کی جانب عوالیٔ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے چار میل کے فاصلے پر احد پہاڑ کی پشت پر ہے۔ ایک قول کے مطابق مدینے سے ۹ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اب بھی یہ ایک جنگل ہے۔ یہاں وہ میدان مراد ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ چرا کرتے تھے۔

غَارِ ثَوْر: ایک غار جو مکے کے ایک پہاڑ کوہ ثَـوْرْ پر واقع ہے۔ اس کی چڑھائی دشوار گزار ہے۔ یہ پہاڑ مکے سے چار، پانچ میل کے فاصلے پر مکے کی نچلی جانب واقع ہے۔ ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے نکل کر تین روز

تک اسی غار میں قیام فرمایا تھا۔

غَارِ حِرَا: ایک غار جو مکے کے ایک پہاڑ کوہِ حرا پر واقع ہے۔ آجکل اس پہاڑ کو جبل نور کہتے ہیں۔

غَالِبُ: فِہر بن مالک کے لڑکے کا نام۔ ان کی کنیت ابو تیم تھی۔

غُدَرُ یا غُدُرُ: غدّار، ندا، پکارنا، ندا کے وقت گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

غَدِیْر: تالاب۔ پانی جو سیلاب گزر جانے کے بعد گڑھوں میں رہ جائے۔

غَدِیْرِ خُمّ: یہ رَابِغ کے قریب الجُحفَہ سے دو میل جنوب میں مکے اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ یہاں ایک غدیر (تالاب) ہے جہاں حجۃ الوداع کے موقع پر مکے سے واپسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کر کے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

غَدِیْرُ الْاَشْطَاطُ: عُسْفَانُ کے قریب ایک جگہ۔

غُرَابُ: کوّا۔ جمع غِرْبَانُ. شام کے راستے پر مدینے کے نواح میں بائیں جانب ایک پہاڑی۔

غُرَابِ اَعْصَمُ: ایسا کوا جس کے ایک پیر میں سفیدی ہو۔

الغُرَابَۃُ: یمامہ میں ایک سیاہ رنگ کا پہاڑ۔ اس کی سیاہی کی وجہ سے اس کو غُرَابَۃ کہتے ہیں۔

غُرَانُ: دیکھئے وادیٔ غُرَانُ.

غَزْوَانُ: وہ پہاڑی جس پر طائف شہر آباد ہے۔

غَزْوَۃ: جس جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی اس کو غزوہ کہتے ہیں۔

غَسَّانُ: جُحفَہ کے قریب مُشَلَّلْ میں ایک کنوئیں کا نام۔ ابن کلبی کہتے ہیں کہ یمن میں سُدِّ مَاْرِبْ کے قریب ایک کنوئیں کا نام۔ مکے اور مدینے کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔

غَسِیْلُ الملائکہ: اس سے مراد حضرت حنظہ بن ابی عامر ہیں جن کو غزوۂ احد میں شَدَّاد بن اَسْوَدُ نے شہید کیا۔ ان کی شہادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو آسمان اور زمین کے درمیان سفید ابر کے پانی سے چاندی کے برتنوں میں غسل دے رہے ہیں۔ ابو اُسَید سَاعِدِیْ کہتے ہیں کہ ہم نے جا کر حضرت حنظلہ کی لاش کو دیکھا تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حال معلوم کرنے کے لئے ان کی بیوی کے پاس آدمی بھیجا۔ بیوی نے بتایا کے جب انہوں نے غیبی پکار سنی تو جنابت کی حالت میں ہی جہاد کے لئے نکل گئے تھے اور اسی حالت میں شہید ہو گئے۔

(بنو) غَطْفَانُ: دیار ثمود میں جبال طئے کے جنوب میں آباد تھے۔

غِفَارٌ: ایک عرب قبیلہ جو مدینے کے قریب آباد تھا۔

غَمْرٌ: کثیر پانی۔ مکے میں ایک قدیم کنوئیں کا نام۔ نجد میں جبل طئے کے جنوب مشرق میں بنواسد کے علاقے میں واقع ایک کنوئیں کا نام۔

غَمْرُ ذِیْ کِنْدَۃَ: مکے سے دو دن کی مسافت پر وَجْرَۃ سے پہلے ایک جگہ۔

غَمْرُ بَنِیْ جَزِیْمَۃَ: شام کے نواح میں تَیْمَاءُ سے دو منزل پر۔

غُمَرٌ: چھوٹا پیالہ۔

غُمَیْسُ الْحَمَامُ: بدر کے راستے پر ایک مقام۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوء بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غُزْبَانْ سے گزرے، پھر مَلَلْ اور پھر غَمِیْسُ الْحَمَامُ سے گزرے۔

الْغُمَیْصَاءُ: یہ غَمْصَاءُ کی تصغیر اور اَغْمَصُ کی تانیث ہے۔ مکہ مکرمہ کے قریب بادیہ میں ایک مقام تھا جہاں بنو جذیمہ رہتے تھے۔

غَنْم بن ثَعْلَبَۃَ: عدنانیوں میں سے کنانہ کا بطن۔

غَوْر: تِہَامَۃ کو غَوْر بھی کہتے ہیں۔ غَوْر کے معنی پست زمین کے ہیں۔

غَیْقَۃُ: مکے اور مدینے کے درمیان بلادِ غِفَارْ میں ایک جگہ کا نام۔

﴿ ف ﴾

فَجٌّ: دیار سُلَیْم بن منصور میں ایک جگہ یا پہاڑ۔

فَجُّ الرَّوْحَاءُ: مکے اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر جاتے ہوئے اور فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے سال مکے جاتے ہوئے یہاں سے گزرے۔

فَخٌّ: مکہ مکرمہ کے شمال مغربی کنارے پر ایک وادی جہاں قافلے ٹھہرتے تھے۔

فَدَکُ: مدینے سے ۶ رات کی مسافت پر خیبر کے قریب واقع ہے۔ ۷ ہجری میں غزوہ خیبر کے موقع پر یہ علاقہ جنگ کے بغیر فتح ہوا تھا، اس لئے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت رہا۔

فَرْثٌ: وہ گوبر جو اوجھ میں ہو۔

فَرْسَخٌ: ہاشمی تین میل یعنی ۱۲ ہزار قدم۔

فَرْشٌ: غَمِیْسُ الحَمَامْ اور مَلَلْ کے درمیان سَیَالَۃْ سے پہلے ایک وادی۔ فَرْشٌ و صُخَیْرَاتُ الثُمَامْ وغیرہ ایسی منزلیں ہیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر جاتے ہوئے قیام فرمایا تھا۔

اَلْفُرْع: مدینے کے نواح میں سُقْیَا کے بائیں جانب والے راستہ پر ایک بستی۔ فُرْع اور مدینے کے درمیان شاہراہ مکہ پر آٹھ بُرُدْ کا فاصلہ ہے۔ بُرُدْ جمع ہے بَرِیْد کی اور بَرِیْد چار فَرْسَخْ (یعنی ۱۲ میل) کا ہوتا ہے اور فَرْسَخْ ۳ میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ کا۔

فَزَارَۃْ بن ذِبْیَانْ: عدنانیوں کے قبیلے غَطْفَانْ کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ نجد میں وادیٔ القُریٰ میں رہتے تھے۔

فَزَارَۃْ کا وفد: دس پندرہ افراد پر مشتمل یہ وفد تبوک سے واپسی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ لوگ اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

فَلَجْ: ارض یمامہ میں بنی جَعْدَۃْ و قُشَیْر کے ایک شہر کا نام۔ قَیس بن عیلان بن مضر کے شہر کا نام بھی فَلَجْ ہے۔

فَلْجٌ: ایک شہر کا نام۔ عدی بن جندب کے منازل میں سے بَصْرَۃْ اور حِمیٰ ضَرِیَّۃ کے درمیان ایک وادی۔ یہ مکے کے راستے میں آتی ہے۔

اَلْفُلُسْ: ابن درید اور ابن حبیب کہتے ہیں کہ یہ ایک بت کا نام ہے جو نجد میں فَیْد کے قریب تھا۔ قبیلہ طَیِّءُ کے لوگ اس کو پوجتے تھے۔ ۹ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منہدم کرنے کے لئے حضرت علی کو ۱۵۰ انصار کے ساتھ بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو منہدم کر دیا۔

فِهْر: مالک بن نضر کے بیٹے کا نام۔ قریش ان کا لقب تھا۔

فَیْد: کوفہ سے مکے کے راستے پر (تقریباً نصف فاصلے پر) ایک منزل۔ فَیْد اور وادیٔ القُریٰ کے درمیان ۶ رات کی مسافت ہے۔

﴿ق﴾

قَابَ قَوْسَیْن: شب معراج میں مقامِ صَرِیْفُ الْاَقْلَامْ سے ایک رَفْرَفْ (مسند) پر سوار ہو کر، حجابات طے کرتے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ خداوندی میں مقام قَابَ قَوْسَیْن تک پہنچے۔

یعنی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

قَاحَۃ: مدینے سے ۳ مرحلے پر ایک شہر۔ یہ سُقْیَا سے تقریباً ایک میل پہلے ہے۔ نصر کہتے ہیں کہ یہ الجُحْفَۃ اور قُدَیْد کے دمیان ایک جگہ ہے۔

قَارِنْ: حج قِرَانْ کرنے والا۔ یعنی جو شخص میقات یا اس سے پہلے عمرہ و حج دونوں کی نیت سے احرام باندھ کر عمرہ کر کے سر منڈ وائے اور احرام نہ کھولے اور پھر اسی احرام سے حج کرے تو ایسے شخص کو قَارِنْ کہتے ہیں۔

قَارَہْ: عرب کا ایک قبیلہ جو ھُوْن بن خُزَیْمَۃ کے لڑکوں عَضَلْ اور دِیْش سے مل کر بنا۔

قَاعْ: مکے کی طرف جاتے ہوئے راستے میں عَقَبَۃ کے بعد ایک منزل۔

قُبَا: مدینے سے ۳ میل کے فاصلے پر بالائی آبادی کا نام قُبَا ہے۔ اس کو عَالِیَۃ بھی کہتے ہیں۔ یہاں انصار کے کچھ خاندان آباد تھے۔ ان میں سب سے ممتاز عمرو بن عوف کا خاندان تھا۔ اس خاندان کے سردار کلثوم بن الھَدَمْ تھے۔ قبا پہنچ کر آپ ﷺ نے انہی کے مکان پر قیام فرمایا۔

قُبَاذْ: ایران کا ایک بادشاہ۔

قُبَیْس: مکے کے مشرق میں ایک پہاڑ کا نام۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ابو قُبَیْس.

قَحْطَانْ: اہل یمن کے جد اول دیَعْرُبْ کا باپ۔

قُدْسَانْ: حجاز میں جَبَل وَرِقَانْ کے قریب دو پہاڑ ہیں۔ جن کو قُدْسانْ کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو قُدْسُ الْاَبْیَضْ اور دوسرے کو قدس الاَسْوَدْ کہتے ہیں۔

قُدْسُ الْاَسْوَدْ: حجاز میں جَبَلِ وَرِقَانْ کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

قُدْسُ الاَبْیَضْ: حجاز میں جَبَلِ وَرِقَانْ کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

قُدَیْد: مکے کے قریب ایک قصبے کا نام جو رَابِغْ سے چند میل کے فاصلے پر جنوب میں واقع تھا۔ یہیں پر مشہور بت مَنَاۃْ نصب تھا۔ اہل مدینہ اس بت کی پرستش کرتے تھے۔ سفر ہجرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے گزرے تھے۔

قِرَانْ: جب حج کے ساتھ عمرے کی نیت کر کے دونوں کے مناسک ایک ساتھ ایک ہی احرام میں ادا کئے جائیں یعنی آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) حج و عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھ کر عمرہ کر کے سر نہ منڈ وائے اور نہ احرام کھولے بلکہ حج تک اسی احرام میں رہے اور پھر اسی احرام سے حج کرے۔

اَلْقَرَدْ: مدینہ منورہ اور خیبر کے درمیان ایک مقام جو مدینہ منورہ سے دو راتوں کی مسافت یعنی تقریباً ۳۵ میل کے فاصلے پر ہے۔

قَرَدْ: مدینے سے ایک دن کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ ذاتِ عِرْق کے نواح میں رَبْذَہْ اور عَمْرَۃْ کے درمیان نجد کے علاقے میں واقع ہے۔

قَرْعَاءْ: کوفے سے مکے کے راستے میں مکے کو جاتے ہوئے مُغِیْثَہْ کے بعد وَاقِصَہْ سے پہلے ایک منزل۔

قَرْ قَرَۃْ: مَعْدَنْ کے قریب ایک جگہ کا نام۔

قَرْن: سینگ۔ یہود اس کو بجا کر لوگوں کو عبادت کے لئے جمع کرتے تھے۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۲ میل پر ایک پہاڑ ہے جو نجد، حجاز اور تِہَامَہْ سے حج کے لئے آنیوالوں کی مِیْقَاتْ ہے۔

قَرْنُ الثَّعَالِبْ: مکے سے دو مرحلوں پر یعنی مکے سے ۴۵ کلومیٹر پر ایک جگہ۔

قَرْنُ المَنَازِلْ: اس کو قَرْنُ الثَّعَالِب بھی کہتے ہیں۔ یہ مکے سے دو مرحلوں پر ہے۔

قَرْیَۃُ النَّمْل: چیونٹی کا بل۔ چاہ زمزم کی کھدائی کے لئے عبدالمطلب کو خواب میں چاہ زمزم کے محل وقوع کے بارے میں جو علامتیں بتائی گئی تھیں ان میں سے یہ ایک علامت تھی۔

قُرَیْظَہْ: یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے میں آباد تھا۔

قَزْوِیْن: عراق کا مشہور شہر جو ایران کے صوبہ آذربائجان میں واقع ہے۔ یہ عہد عثمانی میں فتح ہوا تھا۔

اَلْقَسْطَلُ: حِمْص اور دَمِشْق کے درمیان ایک جگہ۔

قَسْطَل: ارض دمشق میں مدینے کے راستے میں البَلْقَاءْ کے قریب ایک جگہ۔

قَسْطَلَّۃْ: اُنْدلُسْ کا ایک شہر۔

القَصَّۃُ: مدینے سے ۲۴ میل پر ایک وادی۔

قُصَیّ بن کِلَابْ: امام شافعیؒ نے ان کا نام زید لکھا ہے۔ قُصَیّ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بچپن میں اپنے وطن سے دور جا کر رہے تھے۔ انہوں نے بڑی عزت واقتدار حاصل کیا۔ عرب کے لوگ ان کے فرماں بردار تھے۔

بنو قُضَاعَہْ: عرب کا ایک مشہور قبیلہ جو مدینہ منور سے دس منزل پر وادی القریٰ سے آگے آباد تھا۔

قَضِیْمَہْ: رَابِغ کے جنوب میں ایک ساحلی بستی۔ یہاں عام طور پر بارش کا جمع شدہ پانی استعمال کیا جاتا تھا۔ اور لوگ عام طور پر سمندر سے مچھلیاں پکڑ کر گزر اوقات کرتے تھے۔

قَطَن: عَنِیْزَہْ (نجد) اور خیبر (حجاز) کے وسط میں ایک پہاڑی، جس کے شمال میں بنو اسد آباد تھے۔

قُلَیْس: وہ عالیشان کنیسہ جو اَبْرَھَۃُ نے بیت اللہ کی رونق کم کرنے کے لئے تعمیر کرایا۔ عرب اس کنیسہ کو قُلَیْس اس لئے کہتے تھے کہ جب کوئی شخص اس کے نیچے کھڑا ہو کر اس کی چوٹی پر نظر ڈالتا تھا تو انتہائی بلندی کی وجہ سے اس کے سر سے ٹوپی گر جاتی تھی۔

قَطِیْف: قبیلہ عبدالقیس کی ایک شاخ جُذَیْمَۃُ بن عَوْف کی بستی کا نام جو بحرین کے قریب تھی۔

قُلْزَمْ: سمندر کا نام جس کے ساحل پر جُدَّۃُ شہر آباد ہے۔

قِلْعَۃُ رَابِغْ: دیکھئے رَابِغْ.

قَلَادَۃُ: مشرکین قربانی کے جانور کے گلے میں جوتا لٹکا دیتے تھے جو اس بات کی علامت ہوتا تھا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

قَمْعَۃُ: الیاس کے بیٹے کا نام۔ ان کا اصل نام عمیر تھا۔

قَنَاصَۃُ: ابن سعد کے مطابق مُعَدُّ کے بیٹے کا نام۔

قَنَصْ: مُعَدُّ کے بیٹے کا نام۔

قَوْرَانْ: چھوٹے پہاڑ۔ سَوَارُ قِیَۃٌ سے چند فرسخ کے فاصلے پر ایک وادی۔ یہ جگہ بہت زرخیز ہے۔

قِیْدَارُ: حضرت اسماعیلؑ کے فرزند کا نام۔ حضرت اسماعیلؑ کے بعد یہی کعبہ کے متولی مقرر ہوئے۔

قِیْرَاطُ: نصف دانق۔ دینار کا تیسرا حصہ۔ کسی چیز کا چوبیسواں حصہ۔

قَیْس بن سَائِبُ مَخْزُوْمِیُ: یہ صحابی ہیں اور زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تجارت تھے۔ یہ نہایت عمدہ الفاظ میں آنحضرت ﷺ کے حسن معاملہ کی شہادت دیتے تھے۔

قَیْصَرْ: روم کے بادشاہ کا لقب۔

قِیْرَاطُ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا ایک سکہ جو مکہ میں رائج تھا۔ نیز ایک مقام کا نام۔

قُعَیْقِعَانْ: دیکھئے جبل قُعَیْقِعَانْ.

قَیْنُقَاعُ: یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے کے مضافات میں آباد تھا۔ یہ عبداللہ بن سَلَامُ کی قوم تھی۔ یہ لوگ تاجر اور صنعتکار تھے۔ یہودیوں میں سب سے پہلے انہی لوگوں نے عہد شکنی کی۔

﴿ک﴾

کُتَیْبَہُ: خیبر میں یہود کی ایک چھاؤنی۔

کَدَاءُ: مکے کے بالائی طرف مُحَصَّبْ کے قریب جبل حَجُوْن سے متصل ایک پہاڑی راستہ (گھاٹی) جو بیرون مکہ سے اندرون مکہ کو اترتا ہے، اس کو کَدَاءُ کہتے ہیں۔

کُدْر: یہ ایک مٹیالے رنگ کی چڑیا ہوتی ہے۔ یہاں بنوسُلَیْم کا چشمہ مراد ہے جو نجد کے راستے مکے سے شام جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔

کُدَیٌّ: مکے کے قریب ایک پہاڑ۔ حج کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف سے مدینہ روانہ ہوئے۔

کُدیٰ: مکے کے اسفلی حصے کی جانب ایک مقام جو جنت المعلیٰ کی طرف خَیْفِ بنی کِنَانَہُ میں تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر اسی جگہ آپؐ کے لئے خیمہ نصب کیا گیا تھا۔ اسی کا نام شعب ابی طالب تھا۔

کَدِیْد: مکے اور مدینہ کے درمیان مکے سے ۴۲ میل عُسْفَانُ اور قُدَیْد کے مابین واقع ایک مقام۔

کَرَّاعُ الغَمِیْم: رَابِغ اور جُحْفَہُ کے درمیان حَرَّۃُ کی طرف ایک سیاہ پہاڑ۔ بعض مفسرین کے نزدیک سورۂ فتح یہاں نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ صلح حُدَیْبِیَہُ جس کو وہ شکست سمجھ رہے ہیں وہ دراصل فتحِ عظیم ہے۔

کِسْریٰ: ایران کے بادشاہ کا لقب۔

کِلابُ بن مُرَّۃُ: مُرَّۃُ بن کعب کے لڑکے اور قُصَیّ کے والد تھے، بڑی تعداد میں شکاری کتے رکھتے تھے اس لئے کلاب کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے علامہ قسطلانی نے حکیم، مغلطائی نے عروہ اور ابن سعد نے مُہذب بیان کیا ہے۔

کلثوم بن الْھَدَمُ: یہ قبیلہ اوس اور عمرو بن عوف کے خاندان سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے قبا میں میں تشریف لائے تھے تو آپ ﷺ نے انہی کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔ انہوں نے ہجرت کے پہلے سال وفات پائی۔

کِنَانَہُ: خُزَیْمَہُ بن مُدْرِکَہُ کے لڑکے کا نام ہے۔ ان کی کنیت ابونضر تھی۔ ان کے علم و فضل کی وجہ سے عرب کے لوگ ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔

کِنْدَہُ: یمن کا ایک قبیلہ۔

کِندۃ کاوفد: ۸۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد دس ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔

کَوثَر: ساتویں آسمان کی بالائی سطح پر واقع ایک نہر کا نام جس کے پیالے، یاقوت، موتی اور زبرجد کے ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

کوہ سَلعٌ: دیکھئے سَلعٌ

﴿ ل ﴾

لَاتٌ: عرب کا ایک مشہور بت۔

لَبِیبَہ: یہ ایک کنیز تھیں۔ اسلام لانے سے پہلے حضرت عمر جب ان کو مارتے مارتے تھک جاتے تو کہتے کہ میں نے تجھے رحم کی بنا پر نہیں چھوڑا بلکہ اس وجہ سے چھوڑا ہے کہ میں تھک گیا ہوں۔

بنو لِحیَانُ: یہ لوگ اَمَجْ کے مشرق میں عُسفَانُ کی جانب آباد تھے۔ جو مکے اور مدینہ کے درمیان مکے سے دو مرحلہ پر واقع ہے۔

لَخم: عرب کا ایک قبیلہ جو وادی القریٰ سے آگے آباد تھا۔

لَطِیفَۃ: یہ بھی کنیز تھیں۔ اور ام عُبَیس کی بیٹی تھیں۔ اسلام لانے کے جرم میں ان کو بھی سخت تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر ان کو آزاد کیا۔

لَقَفٌ: قَورَانُ کے بالائی علاقے میں سَوَارِقِیَّۃ کے نواح میں ایک فرسخ کے فاصلے پر ایک وادی ہے۔ میٹھے پانی کے کثیر چشموں کا علاقہ جہاں کسی قسم کی کھیتی باڑی نہیں ہوتی اور نہ اس میں کھجور ہوتی ہے کیونکہ وہ زمین بہت سخت ہے۔

لُوَیُ بن غالب: غالب بن فِہر کے بیٹے کا نام۔ ان کی کنیت ابوکعب تھی۔

﴿ م ﴾

مالک بن سِنَانُ: یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ غزوۂ احد میں جب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے اور چہرۂ انور پر خون بہنے لگا تو حضرت مالک بن سنان نے تمام خون چوس کر چہرۂ انور کو صاف کر دیا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ جس شخص کے منہ کو میرے خون نے مس کیا اس کو جہنم کی آگ نہیں پہنچے گی۔

مَاوَانُ: یمامہ کے علاقے میں ایک بستی کا نام۔ بنی ہِزّانُ وہاں آباد تھے۔

مَاءُ السَّمَاءُ: عرب کے ایک مشہور قبیلے کا نام۔

مَبَابِدَۃُ: آجکل ثنیۃُ العُلیاءُ کو مَبابِدَۃُ کہتے ہیں۔ یہ مکے کے اوپر کی جانب سے شہر میں داخل ہونے کا مقام ہے۔

مُتَمَتِّعُ: حج تَمَتُّعُ کرنے والا۔

مِثْقَالُ: وزن کا ایک پیمانہ۔ عرف میں ڈیڑھ درہم کے وزن کے برابر۔ جمع مَثَاقِیل۔

مَثْنَاۃُ: موجودہ طائف شہر سے ڈھائی تین میل کے فاصلے پر جنوب مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی بستی جو طائف ہی کا حصہ سمجھی جاتی ہے۔ یہ بستی اس جگہ بتائی جاتی ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اصل طائف شہر آباد تھا۔

مَجَنَّۃُ: عرب کا ایک مشہور میلہ جو مَرُّ الظَّہرَانُ میں عُکَاظُ کے بعد لگتا تھا۔ عرب کے لوگ عُکَاظُ کے بعد مَجَنَّۃُ منتقل ہو جاتے اور بیس روز قیام کرتے۔

مُجَنَّبَۃُ الْجَیْش: لشکر کا وہ حصہ جو مَیْمَنَۃُ اور مَیْسَرَۃُ کے درمیان ہوتا ہے۔

الْمُجَنَّبَتَیْن: لشکر کے دائیں اور بائیں حصے۔

مَجُوسِیَتْ: آتش پرستی۔

مَحَجَّۃُ: جُحفَۃُ سے مکے کی طرف جاتے ہوئے خَرَّارُ کے دائیں جانب غَدِیر خُمّ کے قریب ایک مقام۔

مُحَسَّرُ: یہ وہ جگہ ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ یہ منیٰ اور مُزدَلفہ کے درمیان ہے اور نہ منیٰ کا حصہ ہے، اور نہ مزدلفہ کا، اس لئے یہاں وقوف مزدلفہ کرنا جائز نہیں۔ یہاں سے جلدی گزرنا چاہئے۔

مُحَصَّبُ: مکہ مکرمہ سے متصل منیٰ کی جانب ایک وادی۔ آجکل اس کو مَعَابِدَۃُ کہتے ہیں۔ یہ منیٰ سے زیادہ قریب ہے۔ اس کو خَیفِ بنی کِنَانَۃُ بھی کہتے ہیں۔

مَحِیص: مدینے کے پاس ایک جگہ۔

مُخَابَرَۃ: خیبر کی فتح کے بعد یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ﷺ ہمیں یہیں رہنے دیں تا کہ ہم یہاں رہ کر اس زمین کی خدمت اور اصلاح کریں۔ آپؐ نے یہ دیکھ کر کہ صحابہ کو اتنی مہلت نہیں کہ زمین خود آباد کر سکیں اور نہ غلاموں کی اتنی تعداد ہے کہ ان سے زمین آباد کرالیں۔ آپ ﷺ نے اس شرط پر ان کی درخواست منظور فرمائی کہ اناج اور کھجور کی پیداوار میں سے ان کو نصف دیا جائے گا۔ یہ معاملہ چونکہ سب سے پہلے خیبر میں ہوا اس لئے اس کا نام مَخَابَرَۃ ہو گیا۔

مَخِیْض: غزوۂ بنی لحیان کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے گزرے۔ عبدالملک بن ہشام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غُرَابْ سے گزرے جو شام کے راستے اور مدینے کے نواح میں ایک پہاڑ ہے پھر مَخِیض سے پھر بَتُرَاءُ سے۔

مَخِیْل: ایک وادی کا نام۔ بَرْقَۃَ کے قریب مغربی جانب ایک قلعہ۔ ایک وادی جس کو الشُّعُر کہتے ہیں۔ اس وادی اور اَجْدَابِیَۃ کے درمیان پانچ منزل کی مسافت ہے۔ اسی طرح بَرْقَۃَ کے شہر اَنْطَابُلُس اور مَخِیْل کے درمیان بھی پانچ مرحلے کی مسافت ہے۔

اَلْمُدَجَّج: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہجرت مدینہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے تھے۔

مَدْیَنْ: حضرت شعیب علیہ السلام کی بستی کا نام۔ یہ بحرِ قُلْزُمْ کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ تبوک سے بڑی اور تبوک سے ۶ مرحلوں پر ہے۔ یہیں وہ کنواں ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پانی پیا تھا۔

مَدَایِنْ: کسریٰ کی تخت گاہ۔

اَلْمَرَاضُ کَسَحَابْ: مدینے سے ۳۶ میل پر ایک جگہ یا وادی۔

مَرَّانْ: السکری کہتے ہیں کہ یہ مکے سے بصرہ کی طرف چار مراحل پر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے اور مکے کے درمیان اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے۔ اسی میں تمیم بن مُرّ بن اُدّ بن طابخہ کی قبر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بصرہ کے راستے پر بنی ہلال کے علاقے میں بھی ایک مَرَّانْ ہے جہاں بے شمار چشمے، کنوئیں اور کھجور کے باغات ہیں۔

مُرَّانْ: دمشق کے قریب شام کا ایک موضع۔ غطفانیوں کے کڑوے پانی کے دو چشمے جو ان کے سیاہ پہاڑ کے قریب تھے۔

مَرْجِحُ ذِی الْعَضَوَیْن: سفرِ ہجرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سفر کا راہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لیکر مَحَاج سے مَرْجِحُ مَحَاجُ کی طرف چلا پھر وہاں سے ذی العَضَوَیْن آئے۔

مَرُّالظَّهْرَانُ: مکے کے قریب ایک مقام کا نام۔

مَرَقْ: مَوْصِلُ سے نَصِیْبَیْن کے راستے پر ایک بڑی بستی جہاں قافلے اترتے تھے۔ مَوْصِلُ اور مَرْق کے درمیان دو دن کی مسافت ہے

مَرْوَهْ: بیت اللہ کے شمال مشرقی گوشے کے قریب وہ پہاڑی جہاں سعی کا پہلا چکر پورا ہوتا ہے اور وہاں سے دوسرا چکر شروع ہوتا ہے۔

الْمُرَیْسِیْع: فُرَع سے ذرا آگے قُدَیْد کے اطراف میں ساحل سمندر کے قریب بنو مُصْطَلِق کے ایک چشمے کا نام جہاں ۵ یا ۶ ہجری میں غزوہ بنی مصطلق ہوا۔ اسی غزوے میں واقعہ افک پیش آیا اور تیمّم کا حکم نازل ہوا۔

مَزْدَکُ: وہ شخص جس نے یہ فلسفہ پیش کیا کہ زن، زر، زمین کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں بلکہ ان کو سب کے لئے مشترک ہونا چاہئے۔ یہ فلسفہ عیش پرست امراء اور عوام دونوں میں مقبول ہوا۔

مُزْدَلِفَهْ: یہ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے بطنِ مُحَسَّرْ اور مَاْزِمِیْن کے درمیان ایک جگہ۔ وقوفِ عرفات کے بعد حاجی عرفات سے روانہ ہو کر مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں اور مغرب وعشاء کی نمازیں مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں پڑھتے ہیں۔

مُزَیْنَهْ: ایک عرب قبیلہ جو مدینے کے قریب رہتا تھا۔

مُزَیْنَهْ کا وفد: اس قبیلے کے وفد میں چار سو آدمی تھے۔ یہ سب مسلمان ہو گئے تھے۔

مُسْتَعْرِبَهْ: باہر سے آئے ہوئے عرب۔ اس سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اولاد ہے۔

مُسْتُوْرَهْ: بدر اور رابغ کے درمیان ساحل سمندر کے قریب ایک بستی۔

مَسْجِد ضِرَارُ: ایک مسجد جو مدینے کے یہودیوں نے مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے لئے تعمیر کی تھی۔

مسجد قِبْلَتَیْن: جس مسجد میں ظہر کی نماز کے دوران تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں کیوں کہ اس مسجد میں ظہر کی پہلی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کی گئیں اور آخری دو رکعتیں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے ادا کی گئیں۔

مَسْرُوْح: ثُوَیْبَهْ کے بیٹے کا نام۔ یہ ثوبیہ ابولہب کی لونڈی تھی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

چند روز دودھ پلایا تھا۔

مَسْرُوق: ایکسوم کا بھائی اور ابرہہ کا بیٹا۔

مَسْعیٰ: صَفَا اور مَرْوَہْ پہاڑیوں کے درمیان سعی کرنے کی جگہ۔

المِسْفَلَۃُ: اَسْفَلِ مکہ میں ایک جگہ۔

مُسَیْجِدُ: ذُوالْحُلَیْفَہْ سے ایک منزل پر ایک مقام۔ یہاں میٹھا پانی ہوتا ہے اور آب وہوا مدینہ کی آب وہوا سے مشابہت رکھتی ہے۔ مدینہ منورہ سے اس کا فاصلہ ۵ میل ہے۔

مَشْعَرْ: اس کے معنی شِعارْ اور علامت کے ہیں۔

مَشْعَرُ الحَرَامُ: یہ ایک مقدس پہاڑ کا نام ہے جو مزدلفہ میں واقع ہے۔

(بنو)مُصْطَلِقْ: قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ جو قُدَیْد کے قریب آباد تھے۔ مُرَیْسِیْع ان کے کنوئیں کا نام تھا۔

مُصْعَبْ بن عُمَیْر: یہ ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار کے پوتے اور سابقینِ اسلام میں سے تھے۔ بہت نازو نعم میں پلے تھے اور نہایت قیمتی پوشاک پہنتے تھے۔ بعیت عَقَبَہ اُوْلیٰ کے بعد انصار مدینہ کی خواہش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام سکھانے کے لئے انصار مدینہ کے ساتھ مدینے بھیجا تھا۔ غزوۂ بدر میں لشکر اسلام کی علم برداری کا منصب انہی کو ملا تھا۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

مَضْنُوْنَہْ: نہایت نفیس اور قابل بخل۔ زمزم کا نام۔

مُطَافْ: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

مَعَابِدَہْ: دیکھئے مُحَصَّبْ

مَعَاذَ بن عَمْر و بن جَمُوْح: انہوں نے مُعَوِّذْ بن حارث انصاری کے ساتھ مل کر معرکہ بدر میں ابوجہل کو واصل جہنم کیا تھا۔ ابوجہل کے قتل کے بعد اس کے بیٹے عکرمہ نے جو فتح مکہ میں مشرف با سلام ہوا باپ کی حمایت میں پیچھے سے آ کر مَعَاذْ کے شانے پر تلوار ماری جس سے ان کا بازو کٹ کر لٹک گیا۔ انہوں نے اسی حالت میں عکرمہ کا پیچھا کیا مگر وہ بچ کر نکل گیا۔ معاذ شام تک اسی طرح لڑتے رہے۔ ہاتھ کے لٹکنے سے تکلیف ہو رہی تھی اور لڑنے میں رکاوٹ بھی پیدا ہو رہی تھی، اس لئے انہوں نے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے دبا کر کھینچا اور تسمہ الگ ہو گیا۔ یہ حضرت عثمان کے دورِ خلافت تک زندہ رہے۔ انہی کو ابوجہل کا سلب (اسلحہ وغیرہ) دیا گیا تھا۔

معاذ بن عَفْرَاء: یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

مَعَانْ: یہ مُوْتَہْ سے پہلے واقع ہے۔ اسی جگہ پہنچ کر مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ کافروں کا دو لاکھ سے

زائد کا لشکر جرار ان کے مقابلے کے لئے بَلقَاءُ میں جمع ہے۔ صحابہ کرام دو روز تک یہاں ٹھہرے رہے اور آپس میں مشورہ کرتے رہے۔ آخر مسلمانوں کا یہ مختصر سا گروہ کفار کے دو لاکھ لشکر جرار کے مقابلے کے لئے موتہ کی طرف روانہ ہوگیا۔

مُعْتَمِرْ: عمرہ کرنے والا۔

مَعْدِنْ: حجاز کے علاقے میں فُرُع سے اوپر ایک مقام ہے۔

مَعْدِنُ الْحِجَازُ: یہ مدینہ منورہ سے مشرقی جانب کچھ فاصلے پر واقع ہے۔

مِعْرَاجْ: معراج کی رات میں مسجد اقصیٰ سے آسمانوں اور سدرۃ المنتہی تک جانے کو معراج کہتے ہیں۔ معراج کے معنی سیڑھی کے ہیں۔ مسجد اقصیٰ سے سیڑھی کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے آسمان پر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد باقی آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اس کا ایک قدمچہ چاندی کا اور ایک سونے کا تھا اور یہ موتیوں سے مرصع تھی۔

مُعَوِّذْ: ان کے والد کا نام حارث انصاری تھا اور ماں کا نام عَفْرَاءُ تھا۔ انہوں نے معاذ بن عمرو بن جموح کے ساتھ مل کر معرکہ بدر میں ابوجہل کو واصل جہنم کیا تھا۔ ابوجہل کے قتل کے بعد لڑتے لڑتے خود بھی شہید ہوگئے۔

المُغَمَّسْ: مکے سے طائف جانے والے راستے میں ایک جگہ کا نام۔

مُفْرِدْ: صرف حج کرنے والا۔ یعنی جو شخص میقات یا اس سے پہلے صرف حج کی نیت سے صرف حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور حج کے ساتھ عمرے کو شامل نہ کرے۔

مقام حِجْر: حَطِیم کو کہتے ہیں۔ مدینے اور شام کے درمیان وادی القریٰ کے قریب قوم ثمود کے علاقے کو بھی حِجر کہتے ہیں۔

مَقَامِ حَرَّہْ: پتھریلی زمین۔ ایسی کالی زمین گویا کہ اس کو آگ سے جلا دیا گیا ہے۔

مقام سَرِفْ: دیکھئے سَرِفْ:

مقام شَیْخَیْن: دیکھئے شَیْخَیْن

مقام هَدَّةُ: مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ۔

مقام هَدَةُ: مَرُّالظَّهْرَانُ کا بالائی علاقہ جہاں سے اہل مکہ سفید مٹی اٹھا کر لاتے تھے اور اس کو عورتیں کھاتی تھیں۔

مُقَدَّمَةُ الجَیْش: لشکر کا آگے والا حصہ۔

مَقْنا: شام کے شہر اَیْلَۃ کے قریب ایک بستی۔

مَقوْقِس: مصر کے بادشاہ کا نام جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرنے کے باوجود ملک وسلطنت کی وجہ سے اسلام نہ لایا۔

مَکاتِب: اس غلام یا کنیز کو کہتے ہیں جو اپنے مالک سے یہ طے کرلے کہ وہ ایک مقررہ رقم مالک کو ادا کر کے آزاد ہو جائیگا۔

مکی: حدودِ حرم کے اندر رہنے والا۔

مُلْتَزِم: حَجرِ اَسْوَد اور بابِ کعبہ کے درمیان بیت اللہ کی دیوار کا حصہ جس سے لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے اور یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے۔

مَلَل: مدینے سے ایک رات کی مسافت پر واقع ایک مقام (تقریباً تیس کلومیٹر)

مَناۃ: قبائل اَوس وخِزْرَج کے بت کا نام۔

منیٰ: مکے سے تین میل کے فاصلے پر ایک وادی جہاں حج کے زمانے میں حاجی قیام کرتے ہیں اور جَمَرات (شیطانوں) کو کنکریاں مارتے ہیں۔

مُنبِّہ: حَجّاج کے بیٹے کا نام جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔

مَنْحَر: قربان گاہ۔

مُؤاخاۃ: مہاجرین وانصار میں بھائی بندی کے رشتہ کا قیام۔ یہ مُؤاخاۃ ہجرت کے پانچ ماہ بعد ۴۵ مہاجرین اور ۴۵ انصار کے مابین حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مکان میں ہوئی۔

اَلْمَوْصِل: ایک مشہور شہر جو اپنی کثیر آبادی اور وسیع رقبے کے لحاظ سے بلادِ اسلامیہ میں بہت اہم تھا۔ تمام شہروں سے لوگ یہاں آتے تھے۔ یہ نَیْنَوا کے قریب دجلہ کے کنارے واقع تھا اور بغداد سے ۲۲۲ میل (۷۴ فرسخ) کے فاصلے پر تھا۔ یہاں کے رہنے والے موصلی کہلاتے ہیں اور کثیر اہلِ علم اس عظیم شہر کی طرف منسوب ہیں۔

مَوْقِف: ٹھہرنے کی جگہ۔ حج کے افعال میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

اَلْمَاْزِن: مکے میں مَشْعَرُ الْحَرَام اور عرفات کے درمیان ایک جگہ۔

مُوْءَتَہ: شام کی حدود میں بلقاء کی بستیوں میں سے ایک بستی جہاں ۸ ہجری میں غزوہ مُوْءَتَہ ہوا۔

مِیْثَاقِ مدینہ: ہجرت کے پانچ ماہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے حسد وعناد اور فتنہ وفساد کے انسداد کے لئے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا جس میں لوگوں کے حقوق وفرائض پوری تفصیل سے

بیان کئے گئے تھے۔ اس کو دستورِ نبوی، میثاق مدینہ یا صحیفہ کہتے ہیں۔ اس کا مکمل متن کتاب الاموال اور ابن ہشام میں موجود ہے۔

میدان عرفات: مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف ایک پہاڑ کو عرفات کہتے ہیں۔ اس پہاڑ کے ساتھ ہی ایک میدان ہے جس میں ۹ ذی الحجہ کو حاجی حج کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اسی کو میدانِ عرفات کہتے ہیں۔

مِیْزَابِ رَحْمَتْ: خانہ کعبہ کی چھت کا پرنالہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ پرنالہ حَطِیْم میں گرتا ہے۔

مُنْصَرَفْ: مکے اور بدر کے درمیان ایک جگہ۔

مِیْقَاتْ: وہ مقام جہاں سے مکہ معظّمہ جانے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

مِیْقَاتِیْ: میقات کا رہنے والا۔

﴿ن﴾

نَابْغَہْ: عرب کا مشہور شاعر جسے گھر میں بند کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔

اَلنَّازِیَہْ: آخذ کے راستے میں صَفْرَاءْ کے قریب ایک چشمہ جو مکہ سے مدینے جاتے ہوئے مدینہ سے قریب ہے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَوْحَاءْ سے مُنْصَرَفْ آئے۔ یہاں سے مکے کا عام راستہ بائیں طرف چھوڑ کر النَّازِیَہْ سے ہوتے ہوئے رُحْقَانْ سے ہو کر بدر پہنچے تھے۔

نَاعِم: خیبر کا ایک حصہ نطاۃ کہلاتا تھا۔ اس میں چار قلعے تھے۔ ان میں سے ایک قلعے کا نام ناعم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اسی قلعے کا محاصرہ کیا اور سخت مقابلے کے بعد اس کو فتح کیا۔

نَافِ زمین: مکہ مکرمہ کو کہتے ہیں جو عرب کا بھی وسط ہے۔

نَائِلَہْ: ایک بت کا نام۔

نَبْت: حضرت اسماعیل کے بیٹے اور قیدار کے بھائی کا نام۔

نَبِیْذ: وہ پانی جو کھجور وغیرہ کو بھگو کر بنایا جاتا ہے۔ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔

نَجَّارْ: مدینے کا ایک قبیلہ۔

نَجَّاشِیْ: حبشہ کے بادشاہ کا لقب۔ ہجرت حبشہ کے وقت جو بادشاہ تھا اس کا نام اَصْحَمَۃ تھا۔ اس نے مہاجرین حبشہ کے ساتھ خوب تعاون کیا۔ ہجرت حبشہ کے وقت یہ عیسائی تھا پھر مسلمان ہوگیا تھا۔

نَجْد: یہ ایک نیم صحرائی لیکن شاداب خطہ ہے۔ اس میں متعدد وادیاں اور پہاڑ ہیں۔ یہ جنوب میں یمن، شمال میں صحرائے شام، سَمَاوَہْ، عراق اور عروض تک جا پہنچتا ہے۔ اس کے مغرب میں صحرائے حجاز واقع ہے۔ یہ علاقہ سطح زمین سے ۱۲۰۰ میٹر بلند ہے۔ اس بلندی ہی کی بنا پر اس کو نجد کہتے ہیں۔ یہ جزیرہ نما عرب کا ایک ممتاز ترین اور خاص عربی خصوصیات رکھنے والا علاقہ ہے سمجھا جاتا ہے۔

نَجْرَانْ: یمن کا ایک علاقہ۔

نَحْر: ذبح کرنا۔ قربان کرنا۔

نَخِبْ: طائف کی ایک وادی۔ طائف اور نَخِبْ کے درمیان ایک گھنٹے کی مسافت ہے۔

نَخَعْ: یمن کا ایک قبیلہ۔

نَخَعْ کا وفد: یہ وفد نصف محرم ۱۱ ہجری میں آیا۔ یہ سب سے آخری وفد تھا۔ اس میں دوسو آدمی تھے جو حضرت معاذ بن جبل کے ہاتھ پر مسلمان ہوکر آئے تھے۔

نَخْلْ: مدینہ سے دو مرحلوں کے فاصلے پر بنی ثَعْلَبَہْ کی منازل میں سے ایک منزل۔ ایک رائے یہ ہے کہ ارض غَطَفَانْ میں نجد کے علاقے میں ایک مقام کا نام جس کا غزوۂ ذات الرقاع میں ذکر ہے۔

نَخْلَہْ: مکہ کی مشرقی جانب طائف کے راستے پر ایک مقام جہاں عربوں کا مشہور بت عُزّٰی نصب تھا۔ اس کو نَخلہ یَمَانِیَہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے قریب ایک نَخْلَۃُ الشَّامِیَۃْ تھا۔ اب اس کا نام الزَّیْمَہْ ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں جنات نے آپ ﷺ سے قرآن سنا تھا۔

نَخْلَۃُ الشَامِیَۃْ: مکے سے دو رات کی مسافت پر ھُذَیْل کی دو وادیاں جو بطن مَرّ اور سَبُوْحَہْ پر ملتی ہیں۔ یہ نَخلَۃ الیَمَانِیَہ کے قریب ہے۔ اور آجکل الزَّیمَہْ کے نام سے موسوم ہے۔

نَخْلَۃُ محمود: حجاز میں مکہ کے قریب ایک جگہ جہاں کھجور کے درخت اور انگور کے باغات کثرت سے ہیں۔

نَخْلَۃُ الْیَمَانِیَۃْ: دیکھئے نخلہ۔

نَدْوَہْ: دارالمشورہ۔

نِزَارْ: مُعَدّ کے لڑکے کا نام۔ ان کی کنیت ابوربیعہ تھی۔ بعض کے نزدیک ابوایاذ بھی کنیت تھی۔ بہت حسین جمیل اور لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند تھے۔

نَسْر: یہ حِمْیَر کا بت تھا جو ذوالکلاع کی آل میں سے تھے۔

نَصِیْبَیْن: ایک بڑا شہر جو مَوْصِلْ سے شام جانے والے قافلوں کے راستے میں پڑتا تھا۔ مَوْصِلْ اور نَصِیْبَیْن کے درمیان ۶ دن کی مسافت ہے۔ اس کے اور سِنْجَارْ کے درمیان ۹ فرسخ یا ۲۷ میل ہاشمی کی مسافت ہے۔

﴿و﴾

وادیٔ بَطْحَانْ: مدینے کی ایک وادی کا نام۔

وادی الْحَمَلْ: یمامہ کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

وادیٔ حُنَیْن: مکے کے شمال مشرق میں مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی جس کے اطراف میں پہاڑیاں ہیں۔

وادیٔ رَانُوْنَاءْ: ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے قباء میں چار روز قیام فرمایا، اس کی مسجد کی بنیاد رکھی اور وہاں سے جمعہ کے روز نکلے۔ بنی سَالِمْ بن عَوْف میں نماز جمعہ کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ نے وہیں مسجد میں نمازِ جمعہ ادا فرمائی جو وادی میں بنی ہوئی تھی، اس وادی کو وادیٔ رَانُوْنَاءْ کہتے ہیں۔ یہی آپ ﷺ کا مدینہ میں سب سے پہلا جمعہ تھا۔

وادی الرُّمَّۃ: بالائی نجد میں ایک مشہور وادی۔

وادیٔ رُحْقَانْ: دیکھئے رُحْقَانْ.

وادیٔ السِّبَاعْ: بصرہ اور مکے کے درمیان بصرہ سے ۵ میل پر ایک وادی جہاں جنگ جَمَلْ میں حضرت زبیر بن العَوَّامْ شہید ہوئے۔ کوفہ کے نواح میں بھی اسی نام کی ایک وادی ہے۔

وادیٔ السُّرَرْ: دیکھئے السُّرَرْ.

وادیٔ سَفْوَانْ: بدر کے قریب ہے۔

وادیٔ سَلَمْ: دیکھئے ذی سَلَمْ

وادیٔ الصَّفْرَاءْ: دیکھئے الصَّفْرَاءْ.

وادی العُرَیْض: مدینے کی ایک وادی کا نام۔

وادی العَقِیق: جزیرۃ العرب میں اس نام کی کئی وادیاں ہیں۔ان میں سب سے اہم مدینے کی وادیَ العَقِیق ہے جو مدینے کے جنوب مغرب سے شمال مشرق تک پھیلی ہوئی ہے اوراس میں مدینہ منورہ کی ساری وادیاں آکر شامل ہوجاتی ہیں۔ بنی کِلابُ کی وادی کا نام بھی وادی العَقِیق ہے جو یمن کی طرف مسنوب ہے کیونکہ نجد میں جو ھَوَازِنُ کا علاقہ ہے وہ یمن سے ملا ہوا ہے اورنجد میں جو غَطْفَانُ کا علاقہ ہے وہ شام سے ملا ہوا ہے۔

وادیَ غُرَانُ: عُسْفَانُ کے شمال مشرق میں عُسْفَانُ اور اَمَجْ کے درمیان واقع ہے اور یہ بنی لِحْیَانُ کی منازل میں سے ہے۔

وادیَ فُرُع: دیکھئے فُرُع.

وادیَ الُقُریٰ: بُوَاط کے شمال میں خیبر اور مدینے کے درمیان شام سے آنے والے حاجیوں کے راستے پر واقع ایک طویل وادی جہاں یہودی آباد تھے۔

وادیَ القُصُوْر: بلا دِھُذَیْل میں ایک وادی۔

وادیَ قَنَاۃُ: مدینے کی ایک وادی کا نام۔

وادیَ کَشُر: یہ دو مقام ہیں۔ایک ہجرت کے راستے میں پڑتا ہے اوردوسرا یمن میں۔سفر ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی العَضْوَیْن اور پھر وادیَ کَشُر سے گزرے۔یمن میں جُرَشْ کے قریب ایک پہاڑ کا نام بھی کَشُر ہے۔

وادیَ مُحَسِّرُ: دیکھئے مُحَسِّرُ

وادیَ مُحَصَّبُ: دیکھئے مُحَصَّبُ.

وادیَ نَخْلَۃُ: مکے کی مشرقی جانب مکہ اور طائف کے درمیان مکہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع ہے۔یہ وہی مقام ہے جہاں جنات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا تھا۔

وادیَ النَّمْلَۃُ: بیت جِبْرِین اور عَسْقَلانُ کے درمیان واقع ہے۔

وادیَ وَجّ: طائف کا شہر ایک ریتلیے میدان میں ہے۔اسی میدان کو وادیَ وَجّ کہتے ہیں۔اس میدان یا وادی کو چاروں طرف سے پہاڑ کی چوٹیاں گھرے ہوئے ہیں۔اسی لئے اس کو طائف کہتے ہیں۔

وادیَ اَوْطَاسُ: ھَوَازِنُ کے علاقے میں حُنَیْن کے قریب ایک وادی جہاں غزوہ اَوْطَاسُ ہوا۔

وادیٔ یَکْلا: یمن میں صَنْعَاء کے نواح میں ایک وادی۔

انوَاسِطَۃُ: بدر اور مدینے کے درمیان راستہ کی ایک چھوٹی منزل۔

وَاقِصَۃُ: مکے کے راستے میں قُرعَاء کے بعد، طَیِّ کے بنی شہاب کی عَقَبَۃ سے پہلے مکے کی طرف ایک منزل۔

وَتِیرَۃُ: مکے کا نشیبی حصہ جہاں بنی خُزَاعَۃ کے لوگ رہتے تھے۔

وَجْرَۃ: اِصْمَعِیْ کہتے ہیں کہ یہ مکے اور البَصْرَۃ کے درمیان ہے۔ مکہ اور وَجْرَۃُ کے درمیان چالیس میل کا فاصلہ ہے۔

الوَجه: یہ شمالی حجاز کی ایک بندرگاہ ہے اور تقریباً خیبر کے مغربی جانب ساحل سمندر پر واقع ہے۔ یَنْبُعْ سے پہلے یہ بھی مدینہ منورہ کی بندرگاہ رہ چکی ہے۔ اس کی جاء وقوع بہت خوبصورت ہے۔

وَدّ: دُومَۃُ الجَندَلُ میں بنو کِلاَبُ کا بت۔

وَدَّانُ: رَابِغ کے قریب مَسْتُورَہ سے متصل ایک بستی۔

وَرِقَانُ: مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام عَرْج کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

وَسْق: ۶۰ صَاعُ یا ایک اونٹ کا بوجھ۔

وَقُوف: احکام حج میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا ہے۔

﴿ھ﴾

ھُبُلُ: ایک بت جو بیت اللہ کے اندر نصب تھا۔ یہ سب سے بڑا بت تھا اور سرخ عقیق سے بنا ہوا تھا۔

ھَجَر: مدینے کے قریب ایک بستی کا نام۔ ایک اور بستی کا نام بھی ھَجَرُ ہے جو یمامہ سے دس دن کی مسافت پر اور بصرہ سے ۱۵ دن کی مسافت پر ہے۔

الھَجَرُ: یہ بحرین کے قریب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں علا بن الحضرمی کے ہاتھ پر ۸ یا دس ہجری میں فتح ہوا۔

ھَدَّۃُ: دیکھیے مقام ھَدَّۃُ.

ھَدِیُ: وہ جانور جسے حج وعمرہ کرنے والے مکہ یا منیٰ میں ذبح کرتے ہیں۔ دور جاہلیت میں عرب کا دستور تھا کہ ھَدِیُ کے جانور کے گلے میں علامت کے طور پر قَلاَدَۃُ ڈال دیا جاتا تھا اور

اونٹ کی کوہان کو چیر کر خون کو اس پر مل دیا جاتا تھا، ایسے جانور سے کوئی تعرض نہیں کرتا تھا۔

اَلْهَدَی: عرفات کی طرف سے طائف سے مکہ آنے والے راستے پر عرفات سے پہلے ایک بستی جو ایک بلند پہاڑ پر آباد ہے۔ سطح سمندر سے اس کی بلندی طائف سے بھی زیادہ ہے۔ اسی لئے یہاں کی آب و ہوا بہت اچھی ہے۔

الهَدَاۃُ: عُسفَانُ اور مکے کے درمیان ایک جگہ۔

الهَدَّارُ: یمامہ کے نواح میں ایک جگہ جو مسیلمہ بن حبیب الکذاب کی جائے پیدائش تھی۔

هُذَیم: عرب قبائل میں سے قحطانیوں کا ایک بڑا قبیلہ۔

هِرَقْل: روم کا شہنشاہ۔

هُرْمُزْ: خسرو کے بعد ایران کا ایک بادشاہ ہوا۔

هَزْمُ بَنِی النَّبِیْت: بَیَاضَۃُ کی زمینوں میں وہ مقام جہاں اسعد بن زُرَارَۃُ نے جمعہ قائم کیا تھا۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۴۰ تھی۔

هُصَیص: کعب بن لُوَیّ کے بیٹے کا نام۔ اس کے بیٹے عمرو کی نسل سے قریش کے دو بطون بنو جمح اور بنو سہم تھے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں ان بطون کے بہت سے افراد نامور ہوئے۔

هَمَجْ: خیبر اور فدک کے درمیان ایک کنوئیں کا نام۔

هَوَازِنْ: عرب کے ایک مشہور اور بڑے قبیلے کا نام۔ حلیمہ سعدیہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیر خوارگی میں دودھ پلایا تھا اسی قبیلے سے تھیں۔ اس کی ایک شاخ بنو سعد ہے جو فصاحت و بلاغت میں مشہور تھے۔ یہ لوگ طائف اور مکے کے درمیان مکے کے شمال میں آباد تھے۔

هُوْن: خُزَیمَۃُ بن مُدْرِکَۃُ کے ایک بیٹے کا نام۔

﴿ی﴾

یَاجَجْ: مکے کے قریب ایک وادی۔

یَاسِرْ: حضرت عمار کے والد جو کافروں کے ہاتھوں اذیت اٹھاتے ہوئے شہید ہوئے۔

یَثْرَبْ: مدینہ منورہ کا قدیم نام۔

یَرْمُوکْ: شام کے نواح میں ایک وادی جو غَوْر کی طرف واقع ہے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان یہاں بہت بڑی جنگ ہوئی تھی۔

یَزْدَانْ: فاعلِ خیر۔بھلائی کا خدا۔زرد شتیوں کا خالقِ خیر۔

یَعْرُبْ: تمام اہل یمن کا جداعلیٰ۔

یَعُوقْ: یہ بنی ھَمَدَانْ کا بت تھا۔

یَغُوثْ: یہ بنی مُرَادْ کا بت تھا۔

یَمَانْ: حضرت حُذَیْفَہْ کے والد کا نام جو غزوۂ احد میں مسلمانوں کی غلطی سے انہیں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

یَمَنْ: جنوب میں نجد سے لیکر مغرب میں بحراحمر تک پھیلا ہوا ہے۔اس کے جنوب میں بحرعرب، شمال میں حجاز،نجد اور یمامہ کے علاقے ہیں۔مشرق میں عمان اور بحرین ہیں۔

یَمَنْ: خیبر میں وادی القریٰ کے قریب جِنَابْ کے نواح میں ایک مقام۔

یَنْبُعْ: مدینے سے سمندر کی طرف جاتے ہوئے رَضْوَیٰ سے دائیں جانب ایک رات کی مسافت پر اور مدینے سے سات مرحلوں پر ہے۔ابن درید کہتے ہیں کہ یہ مکہ اور مدینے کے درمیان ہے۔

یَنْبُعُ البَحْر: یہ یَنْبُعُ النَّخْل سے متصل ساحل سمندر پر واقع ایک بندرگاہ ہے۔جو مدینے کی بندرگاہ کہلاتی ہے۔ایک زمانہ میں حجاج اسی بندرگاہ پر اترتے تھے۔

یَنْبُعُ النَّخْل: یہ ساحل سمندر کے قریب واقع ہے۔یہاں کی اصل خصوصیت یہاں کی کھجور کے باغات ہیں۔یہاں کھجور خاصی بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔اسی لئے اس کو یَنْبُع النخل کہتے ہیں اور یہ یَنْبُعْ کا ہی ایک حصہ ہے۔اس کے مشرقی جانب رَضْوَیٰ نامی پہاڑ ہے۔

یُوْشَعْ: ایک پیغمبر کا نام۔

یوم التَّرْوِیَۃْ: ۸ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔یعنی جس روز حج کی عبادت شروع ہوتی ہے۔

یوم عَرَفَۃْ: ۹ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔اس دن حج ہوتا ہے اور حاجی عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یوم النَّحْر: دس ذی الحجہ کو کہتے ہیں یعنی جس روز قربانی ادا کی جاتی ہے۔

یَیْن: مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی۔